

صحیح

شریف

امام شریف بنوری رحمہ اللہ

۳۲۲ء اخلاص بنوری کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

مصحف
شریف
مکرم

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پُر زور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مُشْتَرِف

شرح صحیح نبوی

جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النعمانؒ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔		کتاب الجہاد
۴۵	یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان	۱۱	جہاد اور سفر کا بیان۔
۴۵	جو عہد توڑ ڈالے اس کو ماریا درست ہے۔		امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر
۴۸	جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضرور ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔	۱۲	بتلاوے۔
۴۹	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہوتا۔		معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے
	غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔	۱۳	بارے میں
۵۱	دارالحرب میں	۱۳	عہد شکنی حرام ہے۔
	رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا	۱۶	لڑائی میں کمر اور حیلہ درست ہے۔
۵۱	تھا اسلام لانے کے لیے	۱۶	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت مہر کرنا لازم ہے
۵۷	رسول اللہ ﷺ کے خط کا فر بادشاہوں کی طرف۔	۱۷	دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا۔
۵۷	جنگ حنین کا بیان۔	۱۸	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت
۶۲	طائف کی لڑائی کا بیان۔		رات کو اگر چھاپے ماریں اور عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے
۶۲	بدر کی لڑائی کا بیان۔	۱۸	بشرطیکہ عہد آئند ہو۔
۶۳	مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔	۱۹	کافروں کے درخت کا شوا اور جلانا درست ہے۔
۶۷	مکہ کے ارد گرد کوہوتوں سے پاک کرنے کا بیان	۱۹	اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا۔
۶۷	اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے	۲۱	لوٹ کے بیان میں۔
۶۸	صلح حدیبیہ کا بیان۔	۲۳	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔
۷۳	اقرار کا پورا کرنا۔	۲۸	قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان
۷۳	جنگ خندق کا بیان۔	۲۹	جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔
۷۶	جنگ احد کا بیان	۳۳	رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں.....
۷۸	جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ کا غصہ بہت سخت ہے۔	۳۹	غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا۔
	رسول اللہ ﷺ نے کافروں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو	۳۹	فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور لوٹ کا مباح ہونا
۷۸	تکلیف پائی اس کا بیان۔	۴۲	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے۔	۸۳	رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف
۱۳۴	ایچھے اور برے حاکموں کا بیان۔	۸۵	ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان
۱۳۵	لڑائی کے وقت مسلمانوں سے بیعت لینا مستحب ہے۔	۸۵	کعب بن اشرف کا قتل۔
۱۳۶	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آن کر	۸۷	خیر کی لڑائی کا بیان۔
۱۳۷	وطن بنانا حرام ہے۔	۹۱	غزوہ احزاب کا بیان۔
۱۳۸	مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا۔	۹۳	ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔
۱۳۹	عورتیں کیونکر بیعت کریں۔	۱۰۳	آیت و هو الذی کف یدیہم عنکم کے اترنے کا بیان۔
۱۵۰	بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔	۱۰۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔
۱۵۱	آدی کب جوان ہوتا ہے۔	۱۰۵	جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا۔
۱۵۱	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے۔	۱۰۹	رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔
۱۵۲	گھوڑوں کا بیان۔	۱۱۱	ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔
۱۵۳	گھوڑوں کی فضیلت۔	۱۱۱	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔
۱۵۴	گھوڑوں کی کون سی قسمیں بری ہیں۔		کتاب امارت
۱۵۴	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا	۱۱۳	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔
۱۵۶	اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۱۱۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔
۱۵۸	اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔	۱۱۹	حکومت کی درخواست اور حرم کرنا منع ہے۔
۱۵۹	جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان۔	۱۲۰	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے۔
	شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے	۱۲۱	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔
۱۵۹	قرض کے	۱۲۵	غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔
۱۶۰	شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں۔	۱۲۷	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لے۔
۱۶۱	جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت۔		بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ
۱۶۳	قاتل اور مقتول کب جنت میں جائیں گے۔	۱۲۹	ہو۔
۱۶۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔	۱۳۵	امام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔
۱۶۳	اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔	۱۳۵	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔
۱۶۳	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔	۱۳۷	حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان
۱۶۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان۔		فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے
۱۶۶	معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔	۱۳۸	ساتھ رہنا چاہیے۔
۱۶۷	شہید کے لیے جنت ہونا۔	۱۳۲	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے۔
	جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں	۱۳۳	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۴	ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔	۱۷۰	لڑتا ہے۔
۲۰۴	جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔	۱۷۱	جو شخص نمائش اور دکھاوے کے لیے لڑے وہ جہنمی ہے۔
۲۰۶	کتاب قربانیوں کے بیان میں	۱۷۳	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کھائے اس کا ثواب کم ہے۔
۲۱۰	قربانیوں کی عمر کا بیان۔	۱۷۳	ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔
۲۱۲	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔	۱۷۴	اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔
۲۱۳	ذبح ہر چیز سے بہتر ہے۔	۱۷۵	جو شخص بغیر جہاد یا نیت جہاد کے مر جائے اس کی برائی۔
	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس کے	۱۷۵	جو شخص بیمار یا عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے اس کا ثواب۔
۲۱۴	منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۷۵	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔
۲۱۸	فرع اور عتیرہ کا بیان۔	۱۷۷	اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت۔
	قربانی کرنے والا ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور	۱۷۸	شہیدوں کا بیان۔
۲۱۸	ناخن نہ کتروائے۔	۱۷۹	تیر مارنے کا ثواب۔
	جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون		رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم
۲۲۰	ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔	۱۸۰	رہے گا۔
	کتاب شرابوں کے بیان میں	۱۸۲	جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا۔
۲۲۲	خمر کی حرمت کا بیان	۱۸۳	سزا ایک عذاب ہے۔
۲۲۷	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۱۸۳	مسافر اپنے گھر میں نہ لوٹے۔
۲۲۷	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔		کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں۔ الخ
۲۲۸	بھجور کی شراب بھی خمر ہے۔	۱۸۵	سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔
۲۲۸	بھجور اور انگور ملا کر بھگوانا مکروہ ہے۔		ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا
	مرتبان اور توبے اور سبز لاکھی برتن وغیرہ میں غیذ بنانے کی	۱۸۹	بیان۔
۲۳۱	ممانعت الخ۔	۱۹۱	دریا کے مردے کا مباح ہونا۔
۲۳۷	ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔ اور ہر خمر حرام ہے۔	۱۹۴	شہری گدھوں کا گوشت حرام ہے۔
۲۳۹	جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے۔	۱۹۷	گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۰	جس غیذ میں تیزی نہ آئی اس میں نشہ ہوا وہ حلال ہے۔	۱۹۷	گاوہ کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۳	دودھ پینے کا بیان۔	۲۰۲	نڈی کھانا درست ہے۔
۲۴۴	برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان۔	۲۰۲	خرگوش حلال ہے۔
۲۴۷	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان۔		شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ
۲۵۰	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔	۲۰۳	درست ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے۔
۲۵۱	پانی پیتے وقت برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۱	مونا جھونا کپڑا پہن لینا اور لباس میں تواضع کرنا۔	۲۵۲	دودھ یا پانی اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔
۲۹۲	قالین یا سوزینوں کا بیان۔	۲۵۳	کھانے کے آداب کا بیان۔
۲۹۳	حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا منع ہے۔	۲۵۶	اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفلی ہو جائے تو کیا کرے۔
۲۹۳	غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے۔	۲۵۷	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان کسی دوسرے شخص کے ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔
۲۹۵	کپڑوں وغیرہ پر اترنا اور اکڑ کر چلنا حرام ہے۔	۲۶۳	شور بے اور کدو کا بیان۔
۲۹۶	سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔	۲۶۳	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔
۲۹۸	رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں.....	۲۶۳	کھجور کے ساتھ کلڑی کھانا۔
۲۹۸	انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان	۲۶۵	جب لوگوں کے ساتھ کھانا ہو تو دودھ لقمے یا دودھ کھجوریں ایک ہی بارت کھائے
۲۹۹	ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی	۲۶۶	کھجور یا اور غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔
۲۹۹	وسطی اور اس کے ساتھ والی.....	۲۶۶	مدینہ کی کھجور کی فضیلت۔
۳۰۰	جوتی پہننا مستحب ہے۔	۲۶۷	کھمبے کی فضیلت الخ۔
۳۰۰	پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بائیں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔	۲۶۸	راک کے پھل کی فضیلت۔
۳۰۱	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور احتساب سے ممانعت۔	۲۶۸	سرکہ کی فضیلت۔
۳۰۲	چت لینے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان	۲۶۹	لہسن کا کھانا درست ہے۔
۳۰۲	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔	۲۷۱	مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے۔
۳۰۳	بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے۔	۲۷۷	تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔
۳۰۴	جانور کی صورت بنانا حرام ہے۔	۲۷۷	مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔
۳۱۱	سفر میں گھٹنا اور کتار رکھنے کی ممانعت۔	۲۷۹	کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے۔
۳۱۲	تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔	۲۸۰	اور زینت کے بیان میں۔
۳۱۲	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۲۸۰	مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں۔
۳۱۳	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے۔	۲۸۰	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔
۳۱۴	قرع کی ممانعت۔	۲۸۰	مرد کو ریشم پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔
۳۱۴	راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت۔	۲۸۹	کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں۔
۳۱۴	بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا وغیرہ کی حرمت۔	۲۹۰	یمن کی چادروں کی فضیلت۔
۳۱۸	آن عورتوں کا بیان جو بانی ہوئی ہیں لیکن بیچ ہیں۔ الخ	۲۹۱	
۳۱۸	فریب کا لباس پہننے وغیرہ کی ممانعت۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	زیادہ حق دار ہے۔	۳۳۰	کتاب آداب کے بیان میں
۳۳۶	اگر اجنبی عورت کے پاس نہ جائے۔	۳۳۲	ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت۔
۳۳۷	اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے۔	۳۳۳	برے ناموں کا بیان۔
۳۳۷	درست ہے۔	۳۳۳	برے ناموں کا بدل ڈالنا مستحب ہے۔
۳۳۹	تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں۔ بغیر تیسرے کی رضامندی کے۔	۳۳۵	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔
۳۵۰	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان۔	۳۳۵	بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان۔
۳۵۱	باب جادو کے بیان میں۔	۳۳۹	جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کس کو کنیت رکھنا درست ہے۔
۳۵۳	زہر کا بیان۔	۳۳۹	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا۔ الخ
۳۵۳	بیمار پر منتر پڑھنا۔	۳۳۰	اجازت چاہنے کے بیان میں۔
۳۵۵	نظر اور غلہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے۔	۳۳۳	جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے۔ الخ
۳۵۸	قرآن یا دعا سے منتر کرنا اور اس پر اجرت لینا درست ہے۔	۳۳۳	غیر کے گھر جھانکنا حرام ہے۔
۳۵۹	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا۔	۳۳۵	جو نظر اچانک پڑ جائے۔
۳۶۰	نماز میں شیطان کے وسوسے سے پناہ مانگنا۔		کتاب سلام کا بیان
۳۶۰	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۳۳۶	سوار پیدل کو سلام کرے۔ الخ
۳۶۳	منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان	۳۳۶	راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔
۳۶۵	تلبیہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے	۳۳۷	مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔
۳۶۶	طاعون اور بدقالی اور کہانت کا بیان۔	۳۳۸	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے۔
۳۷۲	بیماری کا لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفر اور نوہ اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھے۔	۳۴۰	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔
۳۷۲	بدقال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہے۔	۳۴۰	یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔
۳۷۵	کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔	۳۴۱	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔
۳۷۷	جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان۔	۳۴۲	اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے۔
۳۷۸	سانپوں کے مارنے کا بیان۔	۳۴۳	جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں اور دوسرے کسی شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو۔
۳۸۱	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔	۳۴۳	جو شخص مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے ورنہ پیچھے بیٹھے۔
۳۸۶	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۳۴۵	جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا
۳۸۷	بلی کے مارنے کی ممانعت۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۹	کتاب شعر کے بیان میں	۳۸۹	جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت
۳۹۰	چوسر کھینا حرام ہے۔	۳۹۰	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔
۳۹۸	کتاب خواب کے بیان میں۔	۳۹۱	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔
۴۰۲	رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا بیان	۳۹۲	عبدیامت یا مسولی یا سیدان لفظوں کے بولنے کا بیان۔
۴۰۳	بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان	۳۹۳	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے مکروہ ہے۔
۴۰۴	خوابوں کی تعبیر کا بیان	۳۹۴	مشک بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔



کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ

جہاد اور سفر کا بیان

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

۳۵۱۹- ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

۴۵۱۹- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَمَتْهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جَوْبَرِيَّةُ أَوْ قَالَ الْبُتَّةُ ابْنَةُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْشِ.

(۳۵۱۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے یہ قول ہے مالکؒ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا۔

۴۵۲۰- حضرت ابن عوف سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے

۴۵۲۱- سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

۴۵۲۰- عَنْ ابْنِ عَوْفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشْكُ.

بَابُ تَأْمِيرِ الْأَمَامِ الْأَمْرَاءِ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآذَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

۴۵۲۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمَلْنَا عَلَيْنَا بِمِثْلِهِ.

۴۵۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ((اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْغُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيُّنَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْغُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْغُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ

۴۵۲۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو۔ جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کرو باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک

(۴۵۲۲) ☆ نووی نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لادیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہو گئے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاویں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعی نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے حصہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبیدہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ اسی مختصر اللہ

أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَى مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتَصِيبُ حُكْمُ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عُلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَبَّانٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے۔ پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہو گئے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدایا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ دے۔ کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

امام نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہوا عجمی یا کتابی ہوا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاتا ہے مگر حرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہوگا مگر اہل کتاب سے یا مجوس سے عربی ہوا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں امام شافعی کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہوا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک کے نزدیک وہ سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتہی۔۔۔

۴۵۲۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

۴۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں

۴۵۲۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے ہیں تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

۴۵۲۶- حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے ان کو اور معاذ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

باب: عہد شکنی حرام ہے

۴۵۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۵۲۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.
۴۵۲۴- عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ

۴۵۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ ((بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا)).
۴۵۲۶- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا ((تُعْسِرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُنْفَرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

۴۵۲۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

۴۵۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنْفَرُوا)).

بابُ تَحْرِيمِ الْعَدْرِ

۴۵۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

(۴۵۲۵) تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط عید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور وہ دانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(۴۵۲۹) امام نووی نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے۔ دغا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغا بازی سے ہزاروں لاکھ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دعا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے فلا نے کی جو فلا نے کا بیٹا ہے۔

۴۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر دعا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ فلا نے کی دعا بازی ہے۔

۴۵۳۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دعا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا۔ کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے فلا نے کی۔

۴۵۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی۔

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ))۔

۴۵۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۴۵۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِيبُ اللَّهُ لَهُ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔

۴۵۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

۴۵۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔

۴۵۳۴- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ((يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔

۴۵۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔

۴۵۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ))۔

اللہ خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ دونوں دعا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دعا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان و مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

۴۵۳۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۸- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے۔

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

۴۵۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

۴۵۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری۔

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت

صبر کرنا لازم ہے

۴۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

۴۵۴۲- ابوالنضر سے روایت ہے اس نے کتاب پر بھی عبد اللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے لکھا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ

۴۵۳۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۵۳۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرٌ أَكْثَرُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ)).

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

۴۵۳۹- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خِدْعَةٌ)).

۴۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَرْبُ خِدْعَةٌ)).

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ

بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

۴۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا)).

۴۵۴۲- عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ

(۴۵۳۸) ☆ کیونکہ اس کی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے کہ اس سے ایک یاد و شخص کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴۵۴۰) ☆ یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے کیونکہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(۴۵۴۱) ☆ اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

گئے خار جیوں کے پاس جو حرو را میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

باب: دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا

۳۵۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵ھ میں اور آپ خندق میں تھے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے! جلد حساب لینے والے! بھگا دے ان جتھوں کو۔ یا اللہ! بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔ ۳۵۴۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۵۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحُرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْنَاهُمْ وَأَنْصِرْنَا عَلَيْهِمْ))

بابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

۴۵۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْنَاهُمْ وَزَلِّلْنَاهُمْ))

۴۵۴۴۔ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هَازِمِ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ))

۴۵۴۵۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ ((مُجْرِي السَّحَابِ))

۴۵۴۶۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ ((اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَاءَ لَا تُعَبِّدُ فِي الْأَرْضِ))

(۳۵۴۶) ☆ اس میں تسلیم ہے امر الہی کی اور رو ہے قدر یہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

٤٥٤٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

٣٥٣٧- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

٤٥٤٨- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

٣٥٣٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدہ نہ ہو

٤٥٤٩- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُسْتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

٣٥٣٩- صعب بن جنامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی تو آپ نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

٤٥٥٠- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

٣٥٥٠- صعب بن جنامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔

٤٥٥١- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أُنْبَاءِ

٣٥٥١- صعب بن جنامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے باپوں میں سے

(٣٥٣٧) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کئے جاویں گے۔

(٣٥٣٩) ☆ یعنی دنیا کے حکم میں ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بوڑھوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں۔ اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ))

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ

وَتَحْرِيقِهَا

۴۵۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ((مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ))

۴۵۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

۴۵۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

۴۵۵۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غَزَا نَبِيٌّ

ہیں) یعنی مشرکوں میں سے۔

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا

درست ہے

۴۵۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوادیے اور کاٹ ڈالے جن کو بوریہ کہتے تھے۔ تب اللہ نے آیت اتاری کہ جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔

۴۵۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹا ڈالے اور جلوادیے۔ اور حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ سہل ہو بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بوریہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)۔

۴۵۵۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوادیے۔

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

۴۵۵۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ

(۴۵۵۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا جلانا اسی طرح انکے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ابو بکر صدیقؓ اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہیں۔

(۴۵۵۵) ☆ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نونؑ تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ نوویؒ نے کہا یہ روکناس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبرؐ کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ

مِنَ النَّبِيِّاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْبِيَ بِهَا وَلَمَّا
يَبْنِ وَلَا آخَرَ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقْفَهَا
وَلَا آخَرَ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ
مُنْتَظَرٌ وَلِأَدَمَا قَالَ فَغَزَا فَأَذْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ
صَلَاةِ الْغَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ
أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْنَهَا عَلَيَّ
شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ
فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ
أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ
قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتِكَ فَبَايَعْتَهُ
قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ
الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ
بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ

شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ
وہ شخص جس نے بکریاں یا گائے بھن اوٹھیاں خریدی ہوں اور وہ ان
کے بننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں
لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر نے
جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا
(جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے
اور میں بھی تابعدار ہوں! یا اللہ! اس کو روک دے تھوڑی دیر
میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام
تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔ پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹنا تھا
اور انگار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ
کھایا۔ پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر
قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ
سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے
ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے
تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو

تھے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرۃ
ابن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیابانوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا دل
لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ الہال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی
اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہی
خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انھوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول
ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو جس شمس سے یہ مراد ہے جس ارض ہو گیا اور صورت گویا جس شمس ہو ا کیونکہ شمس ظاہر
میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ جس تھم جانے سے ہوا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا
دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی توراۃ شریف میں موجود ہے۔
پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ خدائے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک
مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو۔ ایسے خیال وہ لوگ تھے

دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انھوں نے نیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو۔ اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔

باب: لوٹ کا بیان

۴۵۵۶۔ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلواری پھر رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلواری مجھ کو بخش دیجئے؟ آپ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول (یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے)۔

۴۵۵۷۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میرے باب میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک تلواری مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ مجھے عنایت فرمائیے؟ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا رکھ دے اس کو

لَا حُدَّ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا))۔

بابُ الْاَنْفَالِ

۴۵۵۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

۴۵۵۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْلِيهِ فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفْلِيهِ يَا

لہ رتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تمام دیوے یا ان کی حرکت خفیہ کر دیوے۔ افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی یو قونی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

(۴۵۵۷) ☆ سعد نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے واعلموا ان ما غنمتم من شئ فان لله خمسہ وللرسول۔۔۔۔۔ اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ کی ہے پھر لہ

رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعُهُ)) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْلِيهِ أَوْ جَعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ آيَةٌ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۴۵۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ نَحْدٍ فَعَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهُمَانَهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَحْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَحْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَلَبَغَتْ سُهُمَانُنَا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۶۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

لہ دوسری آیت سے ایک شخص اس کا اللہ اور اس کے رسول کے لیے ٹھہرا اور چار شخص مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس کا اور ایک جماعت کا۔ اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنیمت میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی)

(۳۵۵۸) نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا؟ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار شخص میں سے یا شخص کے شخص میں سے۔ اور شافعی کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کے شخص میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد۔ اور ابو ثور کے نزدیک لوٹ میں دیا جاوے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے۔ چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے بھی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملانے کہ سب لوگوں کو سر یہ کے۔ (نووی مختصر)

جہاں سے تو نے لی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دیدیجئے؟ کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لی ہے تب یہ آیت اتری یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول۔

۳۵۵۸- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

۳۵۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۲- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۴۵۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِينُ الْكَبِيرُ.

۴۵۶۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ

۴۵۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَةِ الْحَيْشِ وَالْخُمْسِ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ.

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبِ الْقَتِيلِ

۴۵۶۶- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ.

۴۵۶۷- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ.

۴۵۶۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّفَقْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

۴۵۶۲- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا۔ شارف کہتے ہیں بڑے مسن اونٹ کو۔

۴۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

۴۵۶۶- ابو محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۸- ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جھے رہے)۔ پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو)

(۴۵۶۶) ☆ یہاں امام مسلم نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

(۴۵۶۸) ☆ یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک رحمہما

وَرَأَاهُ فَضَرَبَتْهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ
فَضَمَّنِي ضَمًّا وَحَدَّثَ مِنهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ
أَذْرَكَهُ الْمَوْتَ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ
النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ
فَلَهُ سَلْبُهُ)) قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي
ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ
فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ
الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ
عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ
مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهُ إِذَا
لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ
وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقَ فَأَعْطِيهِ إِيَّاهُ))
فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَتَيْتُ بِهِ مَحْرَقًا
فِي بَيْتِي سَلَمَةً فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ
وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا
يُعْطِيهِ أَضْيَعُ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ
اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلَتْهُ.

میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن
کے بیچ میں۔ اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری
آنکھوں میں پھر گئی۔ بعد اس کے خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ
دیا میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا
بھاگ نکلے)؟ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور
رسول اللہ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا
ہو تو سامان اس کا وہی لیوے۔ ابو قتادہ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا
پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ
نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون
گواہی دے گا۔ میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ میں
کھڑا ہوا آخر رسول اللہ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ! میں نے
سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہ یا رسول اللہ!
اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو کہ اپنا حق
مجھے دے دیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا نہیں خدا کی
قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور رسول اللہؐ کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے
شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا
ابو بکرؓ سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بڑی
فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے فتویٰ دیا
ور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پھر
اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابو قتادہ نے کہا میں نے اس سامان
میں سے زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ کے محلہ
میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور

لہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہو گا مگر جب حاکم حکم ایسا دیوے تو قاتل ہی کو ملے گا۔
نوویؒ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضعیف ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصحیف ہے خلاف قیاس ضعیف کی اور ضعیف گفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں
میں ضعیف ہے ضاد مہملہ اور عین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چیز یا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہر گز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

۳۵۶۹۔ عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو دونوں طرف کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزد بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبا یا اور کہا اے چچا! تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے! اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو۔ عبدالرحمن نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر دوسرے نے مجھ کو دبا یا اور ایسا ہی کہا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواریں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے

۴۵۶۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةً أَسْنَانُهُمَا تَمْنِيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّيْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبِكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَاثْبَدْرَاهُ فَضَرْبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَاهُ فَقَالَ أَتَيْكُمَا قَتْلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا)) سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَتَنَظَّرْ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ

(۳۵۶۹) ☆ نودوی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمروؓ نے پہلے زخم کاری لگایا ہو گا اور ابو جہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہو گا تو آپ نے اس کا سامان معاذ بن عمروؓ ہی کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تھا گودوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دیوے۔ اور امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفرہ کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

عَمْرُو بْنُ الْحَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

کس نے مارا؟ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا۔ آپ نے فرمایا کیا تم
نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ تب آپ نے
دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔
پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے
یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفرہ۔

۴۵۷۰- عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمِيرٍ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ
سَلْبَهُ فَمَنْعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ
بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِحَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تُعْطِيَهُ سَلْبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
(ادْفَعْهُ إِلَيْهِ) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَحَرَّ بِرِدَائِهِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْغَضِبَ فَقَالَ لَا
تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُونَ لِي أَمْرَانِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاَهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرَبَتْ
صَفْوَةً وَتَرَكَتْ كَذْرَهُ فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكَذْرُهُ

۴۵۷۰۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک
قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا
اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر
کے رسول اللہ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن
مالک رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ
نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد نے کہا وہ
سامان بہت تھا یا رسول اللہ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ
جانتا)۔ آپ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد حضرت
ابن عوف کے سامنے سے نکلے اور اس نے ان کی چادر کھینچی اور کہا
جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ سے وہی ہوا (یعنی خالد کو
شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا)۔ یہ سن کر رسول اللہ غصے
ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اس کو۔ اے خالد مت دے
اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو۔ تمہاری ان کی
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا
ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا۔ انہوں نے پینا

(۴۵۷۰) ☆ یہ واقعہ غزوہ موت کا ہے جو ۸ھ میں ہوا۔ رسول اللہ نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک میں بھیجا
اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار سردار ہیں اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہیں۔ چنانچہ موت میں جو شام میں
ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے۔ آٹھ تلواریں ان کی
لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں خوب لڑے تب خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے
حضرت نے عوف کے طعن سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب
باقی رہے۔ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے اللہ

عَلَيْهِمْ))

شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

۳۵۷۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ میں اور میری مدد یمن سے بھی آچکنی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد! تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے۔ خالد نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

۳۵۷۲۔ سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ کے ساتھ ہوازن کا جو ۸ھ میں ہوا۔ ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آلال اونٹ پر سوار اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس (گوسندہ) تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لیے)۔ ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاک رنگ کی اونٹنی پر۔

۴۵۷۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهْتُ.

۴۵۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازَنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى حِمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاحَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلْقًا مِنْ حَقْبِهِ فَقَبِدَ بِهِ الْحِمْلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَعَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرَقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ بِشَتْدٍ فَأَتَى حِمْلَهُ فَأَطْلَقَ قَبْدَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْحِمْلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرَفَاءٍ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكَ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ

ظہ بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی اتنی۔

(۳۵۷۲) اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹنے کا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نودی مختصر)

وَرِكَ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ
الْجَمَلِ فَأَنْخَتُهُ فَلَمَّا وَضَعْتُ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ
اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَتَدَرَّ ثُمَّ
جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ
فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ.

سلمہ نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس
تھا (جو اسکے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک
کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ
اونٹ کی ٹکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا۔ جو نبی اونٹ نے اپنا گھٹنا
زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ
گر پڑا۔ پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت
لے کر آیا۔ رسول اللہ کو لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف
لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا
اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے۔ آپ نے فرمایا اس کا
سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَارَى

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان

٤٥٧٣- عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا
فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ
سَاعَةً أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسَنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ
فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظَرُ إِلَى
عُنُقِ مِنَ النَّاسِ فِيهِمْ الذَّرَارِيُّ فَحَشِشْتُ أَنْ
يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ
أَسْوَقَهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ
مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ
أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ
فَنَقَلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا

۳۵۷۳۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ
سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار
حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر
جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس
پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابو بکرؓ نے ہم کچھلی
رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے۔
وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور چھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو
تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی)۔ میں ڈرا
کہیں وہ مجھ سے پہلے یہاں تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا
ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں۔ تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان
سب کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چڑا پہنٹی تھی
اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت، میں ان سب کو

(۳۵۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں

جدا کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ اتنی مختصر۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہؐ مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دیدے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہؐ بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہؐ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ

آئے اس کا بیان

۳۵۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

۳۵۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور

كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أُعْجِبْتَنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أَسِيرُوا بِمَكَّةَ.

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

۴۵۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَنَهِمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)).

۴۵۷۵۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِحَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

(۳۵۷۴) ☆ اس حدیث میں بیان ہے مال فئی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فئی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں۔ اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے۔ اس کو غنیمت کہتے ہیں (تختہ الاخبار)۔ نووی نے کہا شافعی کے نزدیک فئی میں بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء نے اختلاف کیا ہے کہ فئی میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فئی میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(۳۵۷۵) ☆ نووی نے کہا ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے لفظ

فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ
فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ
فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۴۵۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۵۷۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
مَالِكََ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ
فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفَضِّيًا
إِلَى رُمَالِهِ مُتَكِنًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ
لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أُتَيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ
وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْعِ فَحْدُهُ فَاقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ
قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا
مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفًا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ
وَعَلِيِّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْأَثِمِ

اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے آپ اس میں
سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں
اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

۴۵۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۴۵۷۷- زہری سے روایت ہے کہ مالک اس کے بیٹے نے
حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے
پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی
فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چڑے کے تکیہ
پر۔ انہوں نے کہا اے مالک! تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر
میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو
بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لیوں۔
انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفاء (ان کا عرض
بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! عثمان بن
عثمانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ حاضر ہیں۔ حضر
ت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرفاء غلام آیا
ور کہنے لگا عباسؓ اور علیؓ آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان
کو بھی اجازت دے۔ عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! میرا اور اس
جھوٹے، گنہگار، دغا باز، چور کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس نئے سے

تھ جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۴۵۷۷) ☆ یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت علیؓ کو کہے اور اس کی تائید یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط
مخدوف ہے یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہو گئے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کیوں کہ
عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازنیؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی
وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راست باز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہؐ تھے یا جس کو آپؐ نے
معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تائید نہ ہو سکے تو یہ کہیں
گے کہ راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تائید بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی
نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں
لیکن حضرت علیؓ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ اتنی مختصراً

الْعَادِرِ الْحَاثِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرْخَهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُحِيلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّبِدَا أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقَوْمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً)) قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقَوْمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةً)) قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ جَلٌّ وَعَزٌّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصَّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرُهُ قَالَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ مَا أُذِرِيَ هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النُّضَيْرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةً

راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ نے) عثمانؑ اور عبدالرحمنؑ اور زبیرؑ اور سعدؑ کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباسؑ اور حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ نے جو دیا اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے تم لوگوں کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہؐ ایک سال کا اپنا

حضرت عباسؑ اور حضرت علیؑ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائیداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہؐ کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بنی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؑ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور ست کہا۔

سَنَہُ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أَسْوَدَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ
أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ
عَسَا وَغَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ
ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا
تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أُخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا
مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أُبَيِّهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا
نُورَتْ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةً)) فَأَرَأَيْتُمَا كَاذِبًا
أَتَمَّا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوَفِّي أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي
بَكْرٍ فَأَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا أَتَمًّا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
فَوَلَّيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ
وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْنَاهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا دَفَعْنَاهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ
اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ

خرج نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔
حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے
حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟
انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی
انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہؐ کی
وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب
رسول اللہؐ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا
ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے)
اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال
سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہؓ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت
علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور
سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے
تابع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا
رسول اللہؐ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں، نیک ہوں، ہدایت پر ہوں،
حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس
آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ
تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا ہوں گا جو
جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ
میں حضرت فاطمہؓ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرتؓ سے سنی تھی اس
کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرتؓ کے گھر بار پر صرف
نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد
اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ حاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهَا بِذَلِكَ
قَالَ أَكْذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي
لِأَقْضِي بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا
بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال
ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے
دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب
رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر
حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ
نے کہا پھر تم دونوں اب میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم
اللہ کی میں سو اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک
البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو تا تو مجھ کو پھر دے دو۔

۴۵۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ
الْحَدَّانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَيْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ يَنْخُو حَدِيثَ
مَالِكٍ غَيْرَ أَنْ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً
وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَخْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں
اس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

۴۵۷۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیبیوں نے
حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ
مانگنے کے لیے رسول اللہ کے مال سے، حضرت عائشہؓ نے کہا ان
سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

۴۵۷۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ
ﷺ حِينَ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ
يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ
مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

تہ نہ کرے اور سب مسلمانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیے بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی
خلافت میں وہ سب مال حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی
نیت معاذ اللہ اس مال کو غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر امر میں حضرت عمر فاروقؓ کی رائے پر چلتے تھے۔

۴۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَرِهَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ)) وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى

۴۵۸۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہؐ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہؐ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھاوے گی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہؐ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہؓ کو کچھ دینے اور حضرت فاطمہؓ کو غصہ آیا انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نوویؒ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہؐ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعضوں نے کہا آٹھ مہینے یا نو مہینے

(۴۵۸۰) ☆ نوویؒ نے کہا حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علیؓ نے اس راہیت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ نے بیعت میں دیر کی ابو بکرؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خلافت نہیں کیا تھا مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہؐ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروقؓ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہؐ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علیؓ نے ان کو ابو بکرؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے لڑ

یاد دہینے یا ستر دن) بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ زہراؓ زندہ تھیں تب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ کے)۔ جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزرے تھے انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابو بکرؓ سے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے انکے پاس نہ جاؤ گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا کی میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابو بکرؓ تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ

تُوَفِّيتُ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوَفِّيتُ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوَفِّيتُ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وَجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَاحِبَةً أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ آتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَخَذَ كَرَاهِيَةً مُحْضَرٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَخَذَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنْ يَفْعَلُوا لَأَتَيْنَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهُدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَأَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي

للہ ابو بکرؓ کا دل پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمرؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر عرب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں۔ یہی بات کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہ زہراؓ ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکرؓ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہیں

نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَحَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلْ فِيهَا عَنْ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَنِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَحَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَعَّظَ حَقُّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدُّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسْرٌ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ سے۔ پھر برابر حضرت ابو بکرؓ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہؐ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نصیر اور خمس خیر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہؐ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ پر شک ہے یا انکی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج

ظہر کیا کہ وہ مال و دولت دہا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپ کے پیسوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیقؓ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت پر آپ کی زندگی میں کیوں شمار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے ہاں ہمہ حضرت ابو بکرؓ حضرت علیؓ کے بلانے پر اکیلے انکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروقؓ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؑ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علیؑ کی طرف مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

۳۵۸۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت عباسؑ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہؐ کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

۳۵۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ

۴۵۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلَيٌّ فَعَظَمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبَتْ وَأَخْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۴۵۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً)) قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَكَ وَصَدَقْتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى
أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ
إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ
أَمْرِهِ أَنْ أُزَيِّغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ
إِلَيَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْرٌ
وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْما لِحَقُوقِهِ الَّتِي
تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ مِنْ وَلِيِّ الْأَمْرِ قَالَ
فَهُمَا عَلَيَّ ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

۴۵۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا
يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ
نِسَائِي وَمَنْوَنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ))

۴۵۸۴- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۵۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً))

کا صدقہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں حضرت علیؓ اور عباسؓ کو
دے دیا لیکن حضرت علیؓ نے عباسؓ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں
رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور
یہ کہا کہ یہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے
آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور یہ دونوں
اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک
ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں
رہے۔ حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔
پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہم پر لغو ہو گیا)۔

۴۵۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو
چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت
کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔

۴۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

(۴۵۸۳) ☆ نوویؒ نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بھری سے یہ
منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبرؐ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریاؑ نے دعا کی "یورثنی ویورث من ال یعقوب" اور مراد اس سے مال کی
وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت "وانی خفت الموالی من وراثتی" صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا۔
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "ورث سلیمان داؤد" اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے۔ اور منتظم سے مراد
وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا رسول اللہ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ
بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی۔
تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر
کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القرئی کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ
سب آپ کی املاک تھیں کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ
یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا

۳۵۸۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

۳۵۸۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ
۴۵۸۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.
۴۵۸۷ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفْلِ.

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

۳۵۸۸۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہؐ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعائیں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے۔ یا اللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر توجاہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کی تو پھر نہ پوچھا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جاویں

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ
۴۵۸۸ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَعْبُدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَاذَا

(۳۵۸۶) ☆ تو سوار کے تین حصہ ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے ابن عباسؓ اور مجاہد اور محمد حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاوے گا۔ جمہور کا یہی قول ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو حصہ ملے گا۔ تو وہی ملے گا۔

(۳۵۸۸) ☆ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہؒ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو یوسفؒ نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ستر حویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ھ مقدس میں۔ اور حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نووی)

يَذِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ
مَنْكِبَيْهِ فَأَنَاءَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِذَاءَهُ فَأَلْفَاهُ عَلَى
مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
كَفَاكَ مُنَاشِدَتَكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنَجِّرُ لَكَ مَا
وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفَلَاحِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ
فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ يَنْمَا رَجُلٌ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَنْفِ رَجُلٍ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةَ السَّوْطِ فَوْقَهُ
وَصَوْتُ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْرُومَ فَتَنْظَرُ إِلَى
الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَحَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَتَنْظَرُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ
قَدْ خَطِمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ
فَاحْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ
بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
((صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَقَتُلُوا)) يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو

گے) پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے
یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک موٹدھوں سے اتر گئی۔ حضرت
ابو بکرؓ آئے اور آپ کی چادر موٹدھے پر ڈال دی پھر پیچھے سے
لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی
ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے تب اللہ نے
یہ آیت اتاری اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لکم اخیر تک
یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا
تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے
لگاتار۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے۔ ابو زمیل
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباسؓ نے کہ اس روز ایک
مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں
کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز
سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے
گھوڑے کا نام تھا)۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر چیت گر پڑا اس مسلمان
کے سامنے۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان
تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسے کوئی کوڑا مارا ہے اور وہ سب سبز
ہو گیا تھا (کوڑے کے زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہؐ

ﷺ اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب خدا ہیں ان کے نزدیک بت پوجنا بھی خدا تعالیٰ کا پوجنا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلے کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ
کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔
ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی
کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ
فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک
چچا زاد بھائی دونوں مشرک تھے۔ بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ
شریک ہوں۔ ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی۔ میں نے سنا ایک بے والا کہہ رہا تھا بڑھ
حیزدم۔ یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحاق رحمہ

زُمَيْلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسْرُوا الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ((مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ)) قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنَّ تُمْكِنًا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَنُتَمَكِّنَ عَلَيَّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِنِي مِنْ فُلَانٍ نَسِيًّا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَيْمَةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهُوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَتَكَيَّانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتَ وَإِنْ لَمْ

کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابو زمیل نے کہا ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں؟ ابو بکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ ہماری برادری کے لوگ۔ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطابؓ کے بیٹے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہؐ! وہ رائے نہیں ہے جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ پر رسول اللہؐ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ اور آپ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بیٹائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھائی بتا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاقؓ بن یسارؓ نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پیچھے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقس سے اس نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لگے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حمین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشامؓ نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے تھے

أَجْزُ بُكَاءٍ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخَذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ))
شَجَرَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشْجَنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا فَأَحْلَ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ
بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنْ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ

۴۵۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقَتَّلْتَ تَقَتَّلَ ذَا دِمٍ وَإِنْ تَنْعِمْتَ تَنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ

کے ساتھی کیوں روتے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ کے پاس پھر اللہ نے یہ آیت اتاری ”ما کان لنبی ان یکون له اسری“ اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت

چھوڑ دینا جائز ہے

۴۵۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا۔ پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

لے مگر حضرت جبرائیل کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اتنی

اس حدیث سے حضرت عمر کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجے والے کی رائے بڑے درجے والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ وجہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل کبھی کبھی وحی کی شکل پر آیا کرتے فقط۔

(۴۵۸۹) ☆ نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ اور شافعی کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابل میں یہ حدیث ہے اور یہ لے

مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنْ الْغَدِ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى نَخْلٍ)) قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلُكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ

گزاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگئے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اے محمد! قسم خدا کی تم سے زیادہ کسی کامنہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ سے زیادہ کسی کامنہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برانہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برانہ معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ

لہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ اتنی یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پروا نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ”ذاذم“ ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہو نا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے لہ

فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحَرَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ الْحَنْفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقَتَّلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ

بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ

۴۵۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاذَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتِي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ

کو پکڑ لیا میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں؟ رسول اللہ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ کے ساتھ، قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ اجازت نہ دے دیں۔

۴۵۹۰۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

۴۵۹۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے رسول اللہ کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ کا) اے ابو القاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ نے فرمایا اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ نے پیغام پہنچا دیا اے ابو القاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا)۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم

تھے اگر کفر کی حالت میں وہ جہنمی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع اور حدیث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جہنمی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباباً دیا نہ کہ وجوباً۔ انہی مختصر

لَأَرْضٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ وَإِلَّا
فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ))۔

۴۵۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ
وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ
حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالُهُمْ
وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَتَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْأَمْدِيَّةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ
وَهُمْ قَوْمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودُ بَنِي حَارِثَةَ
وَكُلُّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ۔

۴۵۹۳- عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا
الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَثَمٌ۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۴۵۹۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
((لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا))۔

۴۵۹۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔
بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ
إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمِ

کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے
اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۴۵۹۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے بنی نضیر اور قریظہ کے
یہودی رسول اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ نے بنی نضیر کے
یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر
احسان کیا۔ پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت سے دعا بازی
کی) جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ نے
ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو
مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ سے مل گئے تھے آپ نے
ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ نے مدینہ
سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی
اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

۴۵۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے
کا بیان۔

۴۵۹۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو
عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر
مسلمانوں کو۔

۴۵۹۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے
اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر

(۴۵۹۴) جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی
نے کہا بنی کا فر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور لام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ
دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا۔ اتھمی

عَدَلَ أَهْلُ لِلْحُكْمِ

اتار نادریست ہے

۴۵۹۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ نے انصار سے فرمایا اٹھو! اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں قلعہ سے۔ سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرائیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

۴۵۹۷۔ شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

۴۵۹۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ)) أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۷۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ ((مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

(۴۵۹۶) ☆ قریظہ حلیف تھے اس کے اور اس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے پنجائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو حکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوا خارج کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر نادریست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ انتہی

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔ نووی نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیم پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آدمی مستحب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا ہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتہی مختصراً)

۴۵۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِيقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَنَاءَهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقَاتِلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِيَ الذَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ وَتُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ.

۴۵۹۹- عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلِمُهُ لِلْبَرَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجَرْهَا

۴۵۹۸- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذؓ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا وہ تیران کی اکھ (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگادیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے۔ جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ نے فرمایا کدھر؟ انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف۔ پھر لڑے ان سے رسول اللہؐ اور وہ قلعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ نے ان کا فیصلہ سعدؓ پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعدؓ کے)۔ سعدؓ نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جاویں۔

۴۵۹۹- ہشامؓ نے اپنے باپ عروہؓ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعدؓ سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

۴۶۰۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذؓ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔ یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے)

جو منع ہے) پھر وہ زخم بننے لگا ہنسی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بننے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو۔ قاضی عیاض نے کہا یہ صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اس طرف بنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے؟ (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

۴۶۰۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے؟ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد! بیٹے معاذ کے قریظہ اور نصیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزانہ دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے۔ اہل رہی ہے۔ نیک نفس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ سے ہی قبیحہ کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو قبیحہ والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچاویں۔

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

۴۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ

وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَيْتِي فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ حَيْمَةَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالْدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْحَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغْدُو دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا.

۴۶۰۱۔ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْتِي فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلْتَ قُرَيْظَةَ وَالنَّصِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةً تَحْمَلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ فِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقَدَرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنِقَاعَ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا يَبْلُذُّهُمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِعِطَافِ الصُّخُورِ

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأُمُورِ الْمُتَعَارِضِينَ

۴۶۰۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے۔ بعض لوگ ڈرے
ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ
لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ ﷺ
نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے۔ پھر آپ دونوں گروہوں
میں سے کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان

کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا

مہاجرین کو

۴۶۰۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور
انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور
باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ
آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن
مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی ماں
بھی تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ کو اپنا
ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی
لوٹھی تھیں آزاد کی ہوئی اور اماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس
سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو مثل ہبہ کے دیا
تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے
دیتے)۔ ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک نے پھر
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

انصرفت عن الأحزاب ((أن لا یصلین أحد
الظہر إلا فی بنی قریظہ)) فتخوف ناس فوث
الوقت فصلوا دون بنی قریظہ وقال آخرون لا
نصلی إلا حیث أمرنا رسول اللہ ﷺ وإن
فاتنا الوقت قال فما عتف واحدنا من الفریقین۔

باب رد المهاجرین إلى الأنصار

منانحهم من الشجر والثمر حين

استغنوا عنها بالفتوح

۴۶۰۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله عنه
قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة
قدموا وليس بأيديهم شيء وكان الأنصار أهل
الأرض والعقار فقاسمهم الأنصار على أن
أعطوهم أنصاف ثمار أموالهم كل عام
ويكفونهم العمل والمثونة وكانت أم أنس بن
مالك وهي تدعى أم سليم وكانت أم عبد الله
بن أبي طلحة كان أحبا لأنس لأمه وكانت
أعطت أم أنس رسول الله ﷺ عذاقا لها
فأعطاه رسول الله ﷺ أم أيمن مولاته أم
أسامة بن زيد قال ابن شهاب فأخبرني أنس
بن مالك أن رسول الله ﷺ لما فرغ من قتال
أهل خيبر وانصرف إلى المدينة رد

لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا
کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ اجمعی مختصراً

(۴۶۰۳) ☆ یعنی ساقاۃ کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ
انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: والذين تبوءوا الدار والايمان من قبلهم
ويحبون من هاجر اليهم اخرجهم۔

الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَبَايِحَهُمُ النَّبِيُّ كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثَمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمُّ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَمِينَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوَفِّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوَفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَمْسَةِ أَشْهُرٍ

۴۶۰۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّحْلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أُعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمْرُوَنِي أَنَّ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أُعْطَوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطَاهُ أُمُّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتْ الثُّوبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكَهِنَّ وَقَدْ أُعْطَانِيَهُنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمُّ أَيْمَنَ اتْرُكِهِ وَلَئِكَ كَذًا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلًّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذًا حَتَّى أُعْطَاهَا عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن حارثہؓ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

۴۶۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نصیر کو، آپ نے شروع کیا پھیر دینا ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انسؓ نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگیں قسم اللہ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ام ایمن دے دے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہر گز نہ دوں گی قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا
درست ہے دار الحرب میں

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي
دَارِ الْحَرْبِ

۴۶۰۵۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
ایک تھیلی پائی چربی کی خیر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا
اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو
دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) تبسم فرما رہے
تھے میرے اس کہنے پر۔

۴۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزِمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا.

۴۶۰۶۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک
تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیر کے روز ہماری طرف کسی
نے پھینکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ سے۔

۴۶۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَيْتُ لَأُخْذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

باب: رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے
بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

۴۶۰۷۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ابو سفیانؓ نے ان سے
منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہؐ

۴۶۰۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ

(۴۶۰۵) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے۔ مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی۔ اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھا لینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبح درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعوں کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تودہ حلال نہ ہو گا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نووی)

(۴۶۰۷) ☆ ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور زہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل لڑے

کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں رسول اللہ کی کتاب پہنچی ہر قل کو یعنی روم کے بادشاہ کو اور دجیہ کلبی وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصری کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہر قل کو دی۔ ہر قل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے، ہم ہر قل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا میں۔ (یہ ہر قل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہو گا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہو گا) پھر مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا، بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا۔ (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے، پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ

انطلقت في المدّة التي كانت بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبيننا أنا بالشّام إذ جاء بكتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى هرقل يعني عظيم الروم قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل فقال هرقل هل هاهنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قریش فدخلنا على هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أياكم أقرب نسباً من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا ترجمانيه فقال له قل لهم إني سأئل هذا عن الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبت فكدبوه قال فقال أبو سفيان وإني والله لو لم أخافه أن يزتر عليّ الكذب لكذبت ثم قال لترجمانيه سلّه كيف حسبه فيكم قال قلت

لہ میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دو تہذیبی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوالوئے، آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی خفیل نہ تھا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا کی قدرت کی۔ یعنی یہ لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے رد کیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہو گئے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر نہ کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دجیہ کلبی ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بھی ذکر الہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی ہے

لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی)۔ پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمدؐ کا) حسب کیا ہے یعنی خاندان۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہر قل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعویٰ سے)؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ ہر قل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آکر اور پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہر قل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں سے ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں پھر

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِحَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ لَا نَذَرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أُمَكِّنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابٍ قَوْمِيهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلِكََ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ

ظہ قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی۔ اور زید بن ثابتؓ نے معاویہؓ کے خط میں پہلے معاویہؓ کا نام لکھا تھا۔ اور لفاظہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الی فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت نے ہر قل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ اتھی مختصر۔ یہ آپ نے طریقہ سکھایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے سلام علی من اتبع الهدی۔ بخاری کی روایت میں ”یریسین“ ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مراد ان سے کا شکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہونگے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا۔ ظہ

اب ایک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا سو اس بات کے (تو میں نے اس میں عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں)۔ ہر قل نے کہا ان سے پہلے بھی ان کی قوم یا ملک میں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ تب ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب و نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ پہلے پہل پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے

أَصْعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَفُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعُفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخَطُهُ لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِحَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ اتَّمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَقَابِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي

لہ اور تہمتی کی روایت میں صاف "اکارین" کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہ ہی ہیں مزار عین کے۔ اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیروکار ہیں عبد اللہ بن اریس کے اور ارویہ (روسیہ) اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ واللہ اعلم نووی مع زیادہ۔ یہ ابوسفیان نے حضرت کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ کو مشابہت دی اس شخص لہ

(جھوٹا دعویٰ کر کے)؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے پیروکار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو کوئی قباحت نہیں)۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دعا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دعا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دعا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہو تا تو گمان ہو تا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتواں لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہر قل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بے شک وہ پیغمبر ہیں

أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيُتْلَعَنَّ مَلَكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمَ تَسْلِمَ وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْآرِيسِيِّينَ)) وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأَخْرَجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

لہذا سے کہ آپ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبد العزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نوی) بنو اصفروم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو۔ ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے۔ اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیسو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزر قہ بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

اور میں جانتا تھا اگلی کتابوں میں پڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملنا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آجاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہر قل نے رسول اللہ کا خط منگولیا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔ ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے محمد اللہ کے رسول کی طرف سے ہر قل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دہرا ثواب دے گا اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا اریسین کا۔ اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سو اللہ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہراویں اس کے ساتھ کسی کو آخری آیت تک۔“

جب ہر قل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکیشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا ان سے بنی اصف کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ کا میاب ہو گئے اور غالب ہو گئے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

۴۶۰۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اریسین

۴۶۰۸۔ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شَاكِرًا لِمَا أَنْبَأَهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((مِنْ مُحَمَّدٍ

کے بدلے یریسین ہے اور داعیہ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلا تا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

باب: رسول اللہ کے خط کا فر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں

۴۶۰۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

۴۶۱۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

۴۶۱۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

باب: جنگ حنین کا بیان

۴۶۱۲۔ عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لیے

(۴۶۰۹) ☆ نووی نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور قفقور چین کے بادشاہ کو اور زمرار روم کے بادشاہ کو۔ اتنی مع زیادة۔

(۴۶۱۲) ☆ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا یہی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے کا پانہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خیر آپ کو دیا ایلہ کے بادشاہ نے جس کا نام محنہ بن رذیہ تھا۔ سرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے

رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہداء اور دلدل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہؐ ایزدے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے)۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں آپ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیانؓ آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اے عباسؓ! صاحبِ سرہ کو پکارو اور عباسؓ کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحابِ السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہو گئی) پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خرزج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خرزج! اے بنی حارث بن خرزج! رسول اللہؐ اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کئے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرم گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ

وَسَلَّمَ فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ تَيْصَاءٌ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوْهُ بْنُ نُفَاتَةَ الْجَذَامِيِّ فَلَمَّا التَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِحَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سَفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّ عَبَّاسٍ نَادِيَ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ)) فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيًّا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكَفَّارُ وَالِدَعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَذَا حِينَ حَمَى الْوُطَيْسُ)) قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكَفَّارِ

لہے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نوویؒ نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ کا بیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہو گئی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

ثُمَّ قَالَ ((انْهَزْمُوا وَرَبُّ مُحَمَّدٍ)) قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا.

۴۶۱۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرَوْهُ بَنُ نُعَامَةَ الْجَذَامِيِّ وَقَالَ ((انْهَزْمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ انْهَزْمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ حَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

۴۶۱۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

۴۶۱۵- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شَبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَاؤُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةَ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمَعَ هَوَازَنَ وَبَيْنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحْطِنُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماری تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

۴۶۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۶۱۵- ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابوعمارہ! تم حنین کے دن بھاگے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول اللہؐ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطانہ ہوتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے۔ غرض انہوں نے یک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ

(۴۶۱۵) نوویؒ نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ حَيْثُ لَا يَحْسَبُ حَالُكُمْ شَعْرٌ نَحْنُ نَحْنُ تَبَيَّنَ عِبَادُ الْمَطْلَبِ كَابَيْنَا قَرَارَ دِيَا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھا اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہؓ نے کہا انا بن الاكوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا انا الذي سمتني امي حيدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتہی مختصراً)

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَهُمْ))

۴۶۱۶- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخْفَاءً مِنَ النَّاسِ وَخَسِرَ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاءٌ فَرَفَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلِ كَانَهَا رَجُلٌ مِنْ حَرَادٍ فَأَنكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتُهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اللَّهُمَّ نَزَلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لِلَّذِي يُحَازِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۶۱۷- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسِ أَفْرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَفِرْ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاءً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسَّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِحَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

۴۶۱۸- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا

سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی، آپ نے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

۴۶۱۶- حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیر انداز تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ کے پاس آئے۔ ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔ براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

۴۶۱۷- حضرت ابواسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن؟ براء نے کہا پر رسول اللہ نہیں بھاگے۔ ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

۴۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقْلُ مِنْ حَدِيثِهِمْ
وَهَؤُلَاءِ أَنْتُمْ حَدِيثًا

۴۶۱۹- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا
الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثِيْبَةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ
الْعَدُوِّ فَأَرَمِيَهُمْ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا
صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ
ثِيْبَةٍ أُخْرَى فَالتَقُوا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى
صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مِنْهُمْ مَا وَعَلَى بُرْدَنَانَ
مُتَرِّرًا يَأْخُذَاهُمَا مُرْتَدِيَا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطَلَقَ
إِزَارِي فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ وَمَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فِرْعَانَ فَلَمَّا
غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ
قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ
وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ
مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا
مُذْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

۴۶۱۹- ایسا بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ
سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں
آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا۔ ایک شخص دشمنوں میں سے
میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا۔ وہ چھپ گیا معلوم نہیں
کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھائی سے نمود ہوئے
اور ان سے اور حضرت کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو
شکست ہوئی۔ میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا
ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے۔ میری تہہ بند کھل چلی تو
میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے سے گزرا شکست پا کر۔ آپ نے فرمایا کہ اکوع
کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
گھیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور
ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا
نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے۔
آخر وہ بھاگے اور اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

(۴۶۱۹) ☆ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا مِثَاقُ الذِّمَّةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى "یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی"
کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

۴۶۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْلِ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا)) قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

۴۶۲۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِبْقَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحْيِضَهَا الْبَحْرَ لَأَحْضَنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرَكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاِنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بِدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَابِ قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدٌ لَبِىَ الْحُجَّاجَ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتُهُ وَشَبَّيْتُ وَأُمِّيَةُ بْنُ خَلْفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو

بَابُ طَائِفِ كِي لُزَائِي كَابِيَان

۴۶۲۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ نے۔

بَابُ بَدْرِ كِي لُزَائِي كَابِيَان

۴۶۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمرؓ نے کی تب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہؓ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ! قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آفرین ہے انصار کی جاں نثاری پر)۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھا وہ کہتا تھا میں

سُفْيَانٌ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي
سُفْيَانَ عَلِمَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتُهُ وَشَيْبَةُ
وَأُمِّيَّةُ بْنُ حَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا
ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرَكُوهُ إِذَا
كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانُ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ
مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

٤٦٢٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
وَقَدْتُ وَفُودًا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ
فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو
هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ
أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ
بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ
فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي
قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا
أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن
خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا
اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس
سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور
عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو
مارتے اور جناب رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب
آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس
کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ
ہوا آپ کا)۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے
اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے)۔
راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ
ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان

٣٦٢٢- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر
کے معاویہؓ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبد اللہ
بن ربیع نے کہا (جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث
کو) ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہؓ اکثر ہم
کو بلاتے اپنے مقام پر۔ ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار
کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور
شام کو ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے
یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے مجھ سے آگے
کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا ہاں پھر
میں نے ان کو بلایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اے انصار کے گروہ میں
تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر

کیا مکہ کی فتح کا۔ بعد اس کے کہ رسول اللہ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید کو (یعنی ایک کو مینہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھائی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا (اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی، آپ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گردہ اور تابعدار اکٹھا کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی انکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دے دیں گے ہم سے جو مانگا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا گردہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا)۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو یعنی رسول اللہ کو اپنے وطن کی الفت آگئی او ر اپنے کنبہ والوں پر مانتا ہوئے۔ ابو ہریرہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ نے فرمایا اے

فَبَعَثَ الرَّسُولُ عَلَى إِحْدَى الْمُحَبَّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُحَبَّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَيْرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَأَانِي فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِي)) زَادَ غَيْرُ شَيْئَانِ فَقَالَ ((اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نَقَدُمْ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أُعْطِينَا الَّذِي سَأَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ يَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تَوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّحَتْ حَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتُهُ رَغْبَةً فِي قَرْنَيْهِ وَرَافَةً بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ

فَأَدْرَكَتْهُ رَعْبَةٌ فِي قَرْنَيْهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ
قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى
اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ
مَمَاتُكُمْ فَأَقْبِلُوا إِلَيْهِ يَتَكُونُ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا
قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْدِرَانِيكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ
النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ
طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَآتَى عَلَى صَنْمٍ إِلَى حَنْبِ
الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ
القَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَنْمِ جَعَلَ يَطْعُمُهُ فِي
عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصُّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ
وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُو.

انصار کے لوگو! انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
(یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی؟
انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہر گز نہیں
میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی
سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے کہا جیسے
حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا ویسے بڑھانہ دینا)۔ میں نے ہجرت کی اللہ کی
طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے
اور موت بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روٹے
ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے
اللہ اور اس کے رسول کی یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ
چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے
ہیں پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے)
اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف
لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ
آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا)۔ پھر ایک بت
کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے
آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے۔
جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کوئچنے لگے اور فرمانے
لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا
پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں
ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو
دعا آپ نے چاہی۔

۴۶۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدْيِهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى

(۴۶۲۳) ☆ یعنی جو سامنے آوے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے لئے

دوان کو بالکل۔

الْأُخْرَى ((اخْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَمَا اسْمِي إِذَا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))
 ۴۶۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَقَدْ نَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ)) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنَّبَةِ الْيَمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُجَنَّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اذْغُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهْرَوُلُونَ فَقَالَ يَا ((مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ ((انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَخْصُدُوهُمْ حَصْدًا)) وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ ((مَوْعِدُكُمْ الصُّفَا)) قَالَ ((فَمَا أَشْرَفَ يَوْمٍ مِثْلَ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَا مَوْءُ)) قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّفَا وَجَاءَتْ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصُّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّدَتْ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ

۴۶۲۴- عبد اللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابو ہریرہ آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابو ہریرہ! کاش! تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن ولید کو یمینہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور دہانہا تھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھلائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا جتھا ہٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی

لہ نزدیک صلح سے فتح ہوا اور ماضی نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے۔ (نووی)

امن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب: مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان
۳۶۲۵۔ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کو نچا دیے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

۳۶۲۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَلْقَى السَّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَعْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَّتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَّتِهِ)) أَلَا ((فَمَا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَأَلْمَحِيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَبًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَغْدِرَانِكُمْ))۔

بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ
۴۶۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَصْبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۴۶۲۶۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرْ آيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلْ نَصْبًا صَنْمًا۔

باب: اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

۳۶۲۷۔ عبد اللہ بن مطیع سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے

۴۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

(۳۶۲۷) ☆ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطلہ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۶۲۸- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ غُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا .

بَابُ صَلَاحِ الْحُدُوبِ فِي الْحُدُوبِ

۴۶۲۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدُوبِ فَكَتَبَ هَذَا ((مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَقَاتِلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيَقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلْبَانِ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلْبَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ .

باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک۔

۴۶۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے۔ آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

۴۶۲۹- براء بن عازب سے روایت ہے حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہؐ اور مشرکوں سے قرار پلا حدیبیہ کے دن اس میں یہ عبارت تھی کہ یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھئے اس لیے کہ اگر ہم کو یقین ہو تا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو انہوں نے عرض کیا میں اس کو میٹنے والا نہیں (یہ انہوں نے لب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہؐ نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آویں اور

تو ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ۔ لوگ اس کی مشکلیں باندھ کر لائے پر وہ قتل ہوا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۴۶۲۸) کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا۔ نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منہ پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کثرت سے زیادہ مشہور تھا۔

تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

۴۶۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۰- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْخُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلَيَّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بَنَحُو حَدِيثٍ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ((هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ)) .

۴۶۳۱۔ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جاوے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے (ﷺ) مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھئے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو حکم کیا رسول اللہ لفظ میٹنے کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ میٹوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا۔ حضرت علیؓ نے بتادی۔ آپ نے اس کو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ

۴۶۳۱- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَحْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّيْتِ صَالِحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيَقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُلْبَانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا يَمْكُتُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أُمَحَّاَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرِنِي مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاَهَا

(۴۶۳۱) ☆ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھا دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھو لیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھنا سکھایا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھو لیا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے سے

لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے۔

۴۶۳۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللہم۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم

وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمْرُهُ فَلْيُخْرِجْ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ حَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابِعْنَاكَ بَابِعْنَاكَ.

۴۶۳۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((اَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)) قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَذْرِي مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اَكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ ((اَكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ)) قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَتَابِعْنَاكَ وَلَكِنْ اَكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ)) فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ

لہ میں کوئی غلط نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا وما کنت تتلو امن قبل فی کتاب ولا تخطہ بيمينک اور حضرت نے فرمایا اور اس حدیث میں لکھا کہ معنی لکھو یا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ۔ اتنی مختصراً

(۴۶۳۲) ☆ پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابو بصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جتنا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا۔ آخر انہوں نے جگہ آکر رسول اللہ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دبائے آپ اپنے لوگوں کو اللہ بلا لیجئے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ کی غرض اور تھی جس کو مشرک جو قوف نہ سمجھے۔ وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھاویں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جاوے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی

لکھیں آپ نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

۴۶۳۳۔ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؑ اور معاویہؓ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دہ کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں (حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگادیں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا)۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطابؓ کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ تباہ نہیں کرے گا کبھی بھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابو بکرؓ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ

(۴۶۳۳) ☆ سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؑ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گوان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکرؓ نے کہا اے خطاب کے بیٹے! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابو بکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترار رسول اللہؐ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔)

۴۶۳۴- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہؐ کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی)۔ قسم خدا کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

۴۶۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے

عَلَىٰ بَاطِلٍ قَالَ بَلَىٰ قَالَ أَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتَلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَىٰ قَالَ فَعَلَامَ نَعْطِي الدِّيْنَةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنْ يُضَيِّعُهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتَحَ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

۴۶۳۴- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْفٍ يَقُولُ بَصِفْنِ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَهْمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سِوْفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرِ قَطٍّ إِلَّا أَسْهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرِ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرِ قَطٍّ.

۴۶۳۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرِ يُقْطَعُنَا

۴۶۳۶- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(۴۶۳۶) ☆ قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہو گا کہ جب ایک کو ناہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کو نا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں میں

کہا تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کو اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کو ناکھل جاتا ہے۔

حَنِيفٍ بِصِفَيْنِ يَقُولُ اَتَيْتُكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتَنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيعُ اَنْ اُرِدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا اَنْفَجَرْنَا عَلَيْهِ مِنْهُ خُصْمًا.

۴۶۳۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ سورت اتری انا فتحنا لك فتحا مبينا اخيرتك تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے ہدیٰ کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا)۔ تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

۴۶۳۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلَى قَوْلِهِ فَوْرًا عَظِيمًا مَرْجِعُهُ مِنَ الْحَدِيثِيَّةِ وَهُمْ يُحَالِطُهُمُ الْحَزَنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحَدِيثِيَّةِ فَقَالَ ((لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

۴۶۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۸- عَنْ اَنَسِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ

باب: اقرار کو پورا کرنا

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

۴۶۳۹- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسیل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد

۴۶۳۹- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي اَنْ اُشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ عَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا اِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهُ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ

اللہ سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(۴۶۳۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا

فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا
الْخَبَرَ فَقَالَ ((انصروا نفی)) لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
((وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ))

اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو
کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے
یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا
اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

باب غزوة الأحزاب

٤٦٤٠ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ
حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ
وَأَخَذْنَا رِيحَ شَدِيدَةٍ وَقُرَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ
الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَنَّا
فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ

باب : غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں
۳۶۳۰ - ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید
بن شریک تیمی سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس
بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں
ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں۔
حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرتا اور
ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ
کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے احزاب (جمع
ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری میں
ہوئی۔ غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے
گروہ حضرت سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز
چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ

ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیوں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا
یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں
نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو باتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی۔ لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ
نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نووی)

(۳۶۳۰) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں یہ تو بہت
ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی قوت اور ساز و سامان
اور تعداد ان کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بند و بست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد و فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ
پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ
تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق رہنا اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا ذرا اعت نہ
ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط ہے اور سواگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے
دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی انکو نہیں ملتی

نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے (حالانکہ صحابہ کی جاں نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ! اٹھ او رکافروں کی خبر لا۔ اب مجھے کچھ نہ بٹا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر اکافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی و ردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا پھر مجھے

يَا أَيُّهَا بَخْبِرِ الْقَوْمَ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْنِي مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ ((قُمْ يَا حَذِيفَةُ فَأَتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ أَذْهَبُ ((فَأَتَيْتُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذَعْرُهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أُمْسِي فِي حِمَامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا تَذَعْرُهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أُمْسِي فِي مِثْلِ الْحِمَامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ قُرْرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ ((يَا نَوْفَلَانِ))

لہے باوجود اس کے کہ اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے؟ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گودہ کتنے ہی گناہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب و سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

رسول اللہ کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو۔ گرمی میں مار دینا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا)۔ آپ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے۔

باب: جنگ احد کا بیان

۴۶۴۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک اور انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے)۔ تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔ (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی ٹکنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انھوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

۴۶۴۲- عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ

بابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

۴۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ)) رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهَقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِيهِ ((مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا)).

۴۶۴۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

بن دینار مدنی) سے سنا انہوں نے سہل بن سعد سے ان سے پوچھا گیارہ سال اللہ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (توسر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

۳۶۴۳۔ سہل بن سعد سے جناب رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھو تا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۶۴۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۶۴۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اللہ تعالیٰ چاہے ان

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحُ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِخْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَخْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

۴۶۴۳۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُورِي جُرْحَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرْحَ وَجْهِهِ وَقَالَ مَكَانَ هَشِمَتْ كُسِرَتْ.

۴۶۴۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرْحُ وَجْهِهِ

۴۶۴۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوا نَبِيَّهُمْ وَكُسِرُوا رِبَاعِيَّتُهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ.

☆ حضرت نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الہی میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ نے ان کو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۴۶۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ النَّبِيِّاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ))

۴۶۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سخان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)۔

۴۶۴۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِجُ الدَّمَ عَنْ حَبِيئِهِ.

۴۶۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کو رسول اللہ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

۴۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَّتِهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۴۶۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہو گا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حد یا قصاص میں ماریں)۔

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

۴۶۴۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُجِرَتْ حِزْوَرٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ

۴۶۴۹- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی۔ ابو جہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد کے

(۴۶۴۹) نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ کی پشت پر رکھ دی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ میٹھی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور او جھری میں یہی لہ

أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَيَّ سَنًا جَزُورٍ بَنِي فَلَانٍ فَيَأْخُذُهُ
فَيَضَعُهُ فِي كَتِفِي مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَأَنْبَعَثَ
أَشَقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضَحُّكُوا
وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَجِبِلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ
لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ
فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَحَاءَتْ وَهِيَ جُوزِيرَةٌ فَطَرَحْتُهُ
عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا
عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقَرِيشٍ)) ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الضَّحْكُ
وَحَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي
جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ
بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ
فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَى صَرَغِي يَوْمَ يَذُرُ
ثُمَّ سَحَبُوا إِلَيَّ الْقَلِيلَ قَلِيلًا يَذُرُ قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاویں؟ یہ سن کر
ان کا بد بخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور
رسول اللہ جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے
بیچ میں وہ بچہ دانی رکھ دی، پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور
مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اُڑ
زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو
آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ سجدے ہی میں رہے آپ نے سر
نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ کو
خبر کی کہ وہ آئیں اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی پیٹھ
سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ نماز
پڑھ چکے تو بلند آواز سے بد دعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین
بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ
نے فرمایا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب
آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے۔ پھر
آپ نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ
اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی
معیط سے اور ساتویں کا مجھے نام یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں
اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ پھر قسم اس کی جس نے حضرت
محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ
نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر
گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے
ہیں) ابواسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

لہ چیزیں ہوتی ہیں۔ نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوہر پاک ہے اور ہمارا ابو حنیفہ کا مذہب یہ
ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ او جہری یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ
مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ بیٹھ پر کیا رکھا گیا
ہے اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتہی اللہ

۴۶۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَخَوَلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّكِّ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْفُوا فِي بَيْتٍ غَيْرِ أَنْ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَيْتِ.

۴۶۵۱- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَجِبُ ثَلَاثًا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

۴۶۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۶۵۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اونٹنی لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ زہراؓ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شبیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے)۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

۴۶۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ! سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں۔ ابو اسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

۴۶۵۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے ابو بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نودی)

(۴۶۵۰) نودی نے کہا آپ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جاوے پر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔ قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبشہ میں جا کر مراد اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں کے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطیہ میں آن کر رسول اللہ نے اس کو قتل کرایا۔ انتہی

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

۳۶۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا۔ میں نے عبدیلیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو چگی کر دوں) حضرت رسول اللہ نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سَيْتَةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعَقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمَ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرْتُهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

۴۶۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي فَظَنَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنَّ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کو پوچھیں گئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔
۳۶۵۴- جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔ (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)۔

۳۶۵۵- اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

۳۶۵۶- جندب سے روایت ہے جبرائیل نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسی وقت یہ سورت اتار دی اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

۳۶۵۷- اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابو سفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حملۃ الخطب) اور کہنے لگی اے محمد! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔

۳۶۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۵۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَمِيتُ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعُ دَمِيتَ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ)).

۴۶۵۵- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَكَبْتُ إِصْبَعُهُ.

۴۶۵۶- عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۷- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرَبَكَ مِنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۸- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللَّهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

٤٦٥٩- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قُطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفٌ وَرَأَاهُ أُسَامَةُ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَهْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْتَانِ وَالْيَهُودَ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الذَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشِنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ ((أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان

٣٦٥٩- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فک کی (فک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے ان کی بیماری میں بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس میں جانور کی گرد پینچی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگامت گرد اڑاؤ ہم پر۔ رسول اللہ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنائیے ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ اس جھگڑے کو

(٣٦٥٩) ☆ اور وہ منوڑی مرتے دم تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہیں ہوا پر آپ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قیہاق کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوَجَّهَ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرَقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دہاتے تھے۔ آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن ابی کی) کی باتیں؟ اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سعد نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ اور درگزر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ نے دیکھا۔ پھر رسول اللہ نے معاف کر دیا اس کو۔

۴۶۶۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ.

۴۶۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبْحَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْحَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنَّعَالِ قَالَ فَبَلَّغْنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا.

۴۶۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۴۶۶۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدارہ مجھ سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بونے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بوتیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت (وان طائفتان من المومنین اقتتلوا) ان کے باب میں اتری یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

٤٦٦٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِحْزَنٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْأَرٍ قَتَلَنِي.

باب: ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان

٣٦٦٢- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی؟ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا ٹھنڈا ہو گیا (یعنی موت کے قریب ہے)۔ ابن مسعود نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے؟ (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو مجلز نے کہا ابو جہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

٣٦٦٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٦٦٣- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَقَوْلِ أَبِي مِحْزَنٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ

٤٦٦٤- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَتَذُنُّ لِي فَلَأَقْتُلَ قَالَ

باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

٣٦٦٣- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو؟ بے شک اس نے ستار کھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور

(٣٦٦٢) ☆ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشکار اور کسان ہوئے۔ ابو جہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی۔ پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔ (٣٦٦٣) ☆ نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ سے اور بھوکھ کرنا تھا آپ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ اور حضرت علی کی مجلس میں ایک شخص نے لڑ

((قُلْ)) فَاتَّاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنْزَهَكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالُ رَهْنٌ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السَّلَاحَ قَالَ فَتَنَعَمْ وَوَاعِدُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسٍ بْنِ حَبْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أُمِدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّعٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطَّيِّبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فَلَانَةَ هِيَ أَغْطُرُ نِسَاءَ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأَذَّنْ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشَمُّ فَتَنَازَلَ فَشَمُّ ثُمَّ قَالَ أَتَأَذَّنْ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمَكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ.

بھو کرنے لگا رسول اللہ کی) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے)۔ آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو)۔ پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے)۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو سق پر گروی ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے۔ (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جاسکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمن

کہہ کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہو تاکہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا) سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا (اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز مظلوم ہوتی ہے۔ کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابونا نائلہ ہیں (امام نوویؒ نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابونا نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابونا نائلہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلا دیں تو چلا آوے۔ محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے۔ ان لوگوں نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آرہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں۔ کعب نے کہا اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور پاروں سے کہا مارو۔ انہوں نے اس کو تمام کیا۔

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۴۶۶۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر کا تو اہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہؓ بھی سوار ہوئے میں ان

۴۶۶۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَضَلَّيْنَا عَنْهَا صَلَاةَ الْبُعْدَاءِ بَغْلَسٍ مَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا

(۴۶۶۵) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے مالک سے دلیل پکڑی ہے کہ ان ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور

کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھنٹا رسول اللہ کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہ بندھ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ بستی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو براہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہنچے لشکر کے ساتھ۔ انسؓ نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

۳۶۶۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے۔ آفتاب نکلتے ہی انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلباڑیاں اور زعمیلیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے کر نکلے تھے۔ وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔ انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

۳۶۶۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچے تو فرمایا: انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين۔

رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْرَجَنِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي رُفَاقٍ خَيْرٍ وَإِنَّ رُكْنِي تَمَسُّ فَحِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَاتَّحَسَرَ الزَّارُ عَنْ فَحِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرَى يَبَاحُ فَحِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ عَرَّجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَحْنَا غَنَوَةً.

۴۶۶۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَلَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا يَفْرُوقِهِمْ (مَكَاتِلُهُمْ وَمُرُورِهِمْ) فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرِبَتْ خَيْرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَرَمَهُمْ)) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئیں ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انسؓ کی نظر کا ایک اس پر پڑی۔ اچھا

(۳۶۶۷) معنی اس کے اوپر گزرتے اور یہ استہزاء ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوٹتے وقت فرمایا وجاء الحق وزهق الباطل مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل گلی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

۳۶۶۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا ابے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے) (نووئی نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووئی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی ٹکان مطلق نہیں رہتی)۔

تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا غصہ ہے ہم سے ہو میں جو کچھ خطا کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا دے ہمارے پاؤں کو وہاں جہاں اور تسلی اور تشفی دے خدا ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون ہا کتنے والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہو گا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔ سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس رات کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار بھلائے۔ آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں؟

۴۶۶۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَّحَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسِيرُنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَأَنَّ عَامِرَ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَرَلَّ يَخْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ تَوَلَّا أَنْتَ مَا أَمْتَعْتَنَا وَلَا تَصَلِّعْنَا وَلَا صَلِّبْنَا فَاعْمِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَّا أَتَيْنَا وَبِالصَّبَاحِ غَوَّكُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ)) قَالُوا عَامِرٌ قَالَ ((يُرْخِمُهُ اللَّهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْكُلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنا مَحْصَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوْقِدُونِ)) فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ خَيْرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَانْجَسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَى الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَبَاوَلَ

(۳۶۶۸) نووی نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آ سکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آ سکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں فاقہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا ہی لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جنیں۔ اور آٹھویں

بِهِ سَاقًا يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سِتْرِيهِ فَأَصَابَ رُكْبَةً عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَتَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقِنَا قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَتَحَالَفَ قَتِيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَالْبَيْهَقِيِّ سَكِينَةً عَلَيْنَا.

انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا بہادوان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو ایک شخص بولایا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے)۔ پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا سلمہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حنظلہ انصاری نے آپ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دو ہزار ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا) اللہ کی اطاعت میں (اور مجاہد ہے) (یعنی جہاد کرنے والا ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا)۔

۶۶۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حَيْبَرٍ قَاتَلَ أَحَبِّي قِتَالًا

۶۶۹- ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ کے

لئے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا۔ یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا۔

نوی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب الزکاح میں گزرا اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس کی وجہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ
رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ
قَالَ سَلَمَةُ فَقَقِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي
أَنْ أَرْجُوَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا
تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوْكَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقْتَ)) وَأَنْزَلَنِي سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَكَبْتُ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِيَنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا
عَلَيْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ هَذَا)) قُلْتُ
قَالَهُ أَحْبَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((يُرَاحِمُهُ اللَّهُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ
مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ.

ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے
اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے
ہتھیار سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باب میں
سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ خیر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! اجازت دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر
ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے معلوم
ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے
قسم اللہ کی اگر اللہ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ
صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا آج کہا تو نے پھر میں
نے کہا اتار اپنی رحمت ہم پر اور جمادے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا
سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم
پر۔ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ نے فرمایا یہ کس کا کلام
ہے؟ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض لوگ تو
اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے
مرا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔ ابن شہاب نے کہا
میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے
باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ
بعض لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ
جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دھواں ہے
اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

٤٦٧٠ - عَنْ الْأَنْبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

٣٦٤٠ - بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ أَحْزَابِ كَے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق

(٣٦٤٠) بخاری نوٹی نے کہا اس حدیث سے رجز کا انتخاب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں
شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہؐ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے لڑکے

يَقْبُلُ مَعَنَا الثَّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى الثَّرَابُ بَيَاضَ
بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلَنَ مَسْكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ
الْأَلَى قَدْ أَبَوَا عَلَيْنَا قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَأَ
قَدْ أَبَوَا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا
صَوْتَهُ)).

کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو
چھپالیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ
نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتارا اپنی رحمت کو ہم پر
ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ
لائے اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب
وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم
نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

٤٦٧١- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ
الْأَلَى قَدْ بَعَثُوا عَلَيْنَا))

٤٦٧١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں
نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی
یہی ہے)۔

٤٦٧٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ لِنُحْفِرُ
الْحَنْدَقَ وَنَقْبُلُ الثَّرَابَ عَلَى أَكْثَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا
عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ))

٤٦٧٢- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود
رہے تھے اور مٹی اپنے کانڈھوں پر ڈھورہے تھے آپ نے فرمایا
یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو
مہاجرین اور انصار کو۔

٤٦٧٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا
عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِ وَالْأَنْصَارِ))

٤٦٧٣- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا
عیش اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

٤٦٧٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ
قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

٤٦٧٤- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے
تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔

اللہ یہ توقف نہ ہونچے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں غار کریں 'سلام
کرنے سے وہ ٹھاہوں' سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں۔ پھر کا ہے کے مسلمان ہیں۔ علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں
مرتد ہیں ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔

(٣٦٤٢) چنانچہ رے قسمت ان مہاجرین و انصار کی واللہ رسول اللہ اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے
ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

الْآخِرَةِ فَأَكْرَمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ))

۴۶۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَنْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَفِي حَدِيثٍ شَبَّانَ بَدَلٍ فَأَنْصُرْ فَأَغْفِرْ))

۴۶۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْغَدَاةِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَلَتْ حَمَادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ))

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ وَغَيْرِهَا

۴۶۷۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَرَّخْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ بِالْأَوَّلَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِيتُنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أُحِذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاةُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا يَبِينُ لَابَتِي الْمَدِينَةَ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى رَاحِيَتِي حَتَّى أَدْرَسْتُهُمْ بِذِي قَرْدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا أَنُ

۴۶۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۴۶۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

۴۶۷۷- سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دو بیلی اونٹیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ کی دو بیلی اونٹیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا کس نے لیں؟ اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحا (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبر دار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں

(۴۶۷۷) یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر عرب پڑے آج کینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیسا ہے کس نے رزائل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپن سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

الْأَكُوْعَ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَأَرْجِعْ حَتَّى
اسْتَفْذْتُ الْفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ
بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ
الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ
فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ مَلَكْتُ فَأَسْجِعْ))
قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبُرِدُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۴۶۷۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ قَدِمْنَا
الْحَدِيثِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا
خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبَا الرُّكْبَةِ فِيمَا
دَعَا وَإِنَّمَا يَصُقُّ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا
وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ
قَالَ فَبَايَعُنَا أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى
إِذَا كَانَ فِي وَسْطِ مِنَ النَّاسِ قَالَ ((بَايِعْ يَا
سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نے ان لیروں کو ذی قرد میں پایا انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا
میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیر انداز تھا اور کہتا جاتا تھا انا
ابن الاکوع والیوم یوم الرضع۔ میں رجڑ پڑھتا رہا یہاں تک کہ
اونٹیاں ان سے چھڑالیں بلکہ اور تمیں چادریں ان کی چھینیں
اور رسول اللہ اور لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ان لیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا وہ پیاسے ہیں اب ان پر
الشکر کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے! تو اپنی چیزیں لے
چکا اب جانے دے۔ سلمہ نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ نے
اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

۳۶۷۸- ابن اکوعؓ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو
ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں
تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس
بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا
کنویں میں) پھر رسول اللہ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے دعا
کی یا تھو کا کنویں میں۔ وہ اسی وقت ابل آیا پھر ہم نے جانوروں کو
پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضرت نے ہم کو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں
اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان الذین یابعونک
تحت الشجرة انما یابعون اللہ۔ اخیر تک)۔ میں نے سب
سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے

(۳۶۷۸) حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا۔ اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب
نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علیؓ نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت
علیؓ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر
آئے تو انہوں نے علیؓ کا نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور و مرد
حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابورافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہؐ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ تھے جب

فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ وَرَأَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجْفَةً أَوْ ذَرَقَةً ثُمَّ بَانَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ ((أَلَا تَبَايَعُنِي يَا سَلَمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي ((يَا سَلَمَةُ أَأَيْنَ)) حِجْفَتِكَ أَوْ ذَرَقَتِكَ النَّبِيِّ ((أَعْطَيْتَكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَبْنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزَلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((إِنَّكَ كَأَلَدِي قَالَ الْأَوَّلُ اللَّهُمَّ أَتَبَايَعُنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي)) ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ نَبِيعًا لِبُلُوحَةَ بْنِ عُيَيْنَةَ اللَّهُ أَسْقَى فَرَسَهُ وَأَحْسُهُ وَأُخْلِمُهُ وَأَكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي

رہے لیتے رہے یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ بیعت لینے لگے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ عرض میں نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا تیری مثال اس لگے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا ان کی پیٹھ کھجاتا ان کی خدمت کرتا انہی کے

تلخ رسول اللہ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا۔ ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرادی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھالیا اور اس کو سپر کر لیا۔ پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابورافع نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو اٹھنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خدا واد تھی بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؑ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا۔ ابن عبد البر نے اپنی کتاب در رنی مختصر ایسر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہؓ تھے اور اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علیؑ تھے۔ ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بريدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علیؑ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ اعمی۔

وَقَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاحْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَبَحْتُ شَوْكَهَا فَاصْطَلَحْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوُّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَغَلَقْتُ سِلَاحَهُمْ وَاصْطَلَحُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِمُهَاجِرِينَ قِيلَ إِنَّ زَيْنِمَ قَالَ فَاحْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أَوَّلِكَ الْأَرْبَعَةَ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوفُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبِلَاتِ يُقَالُ لَهُ مَكْرُزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُحْفَفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَضَرَّ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ

ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھریا وہاں دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے۔ جب ہمارے اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھانڈے اور جڑ کے پاس لیٹا اٹھنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور گئے جناب رسول اللہ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹے رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی دوڑو اے مہاجرین! ابن زینم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونپی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھائیا کر ایک ہاتھ میں رکھے۔ پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمدؐ کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا میں ایک مار دوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ کے پاس اور میرا چچا عامر عملات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہوتے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔ (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف

لہ میرا ۱۶ بن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جالور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت نیچے میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لیٹنے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی۔ پھر مرحب نے محمدؐ پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں انک لڑ

وَتَبَاهُ) فَخَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيَّدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ كُلُّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا وَاجِبِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَتَرَكْنَا مَقَرًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ حَبَلٌ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْحَبْلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ بَلَّكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رِيَّاحِ غَلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسٍ طَلَحَهُ أَتَدْيُو مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرَازِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْفَقَهُ أَجْمَعَ وَقَتْلَ رَاغِيَةً قَالَ فَقُلْتُ يَا رِيَّاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلَحَهُ بَنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَيَّ سَرَّحِيهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَخَافْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ

سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دوبارہ تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں۔ آخر رسول اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وہو الذی کف ایدیہم عنکم اخیر تک۔ تک یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر پھر ہم لوگ مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحيان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام اپنے کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن قرظاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ گیا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لیں۔ پھر میں ایک نیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صباحا۔ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مار تا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر میں کسی کے قریب ہوتا ہوا ایک

لٹہ رہی۔ پھر محمدؐ نے ایک ضرب لگائی اور مرحبہ را گیا۔ ابن اسحاق نے کہا مرحبہ کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو؟ زبیر بن عوامؓ حضرت کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبدالمطلبؓ بیر کی ماں نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں تیرا بیٹا خدا کا ہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیرؓ نے اس مردود کو داصل بچھنم کیا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حضرت کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا دوسرے حضرت علیؓ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا تیسرے خبر دینا حضرت علیؓ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں، تیسرا موجود ہے۔ چوتھی خبر دینا کہ وہ شیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہی

أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ أَنَا. إِنِّي لَأَتَاكُمُوع
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَالْحَقُّ رَحُلًا مِنْهُمْ فَأَصْلَحْتُ
سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ
إِلَيَّ كَتَبْتُهُ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا إِنِّي لَأَتَاكُمُوع
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ
وَأَعْقُرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً
فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقُرْتُ بِهِ
حَتَّى إِذَا تَضَافِقَ الْحَبْلُ فَذَخَلُوا فِي تَضَافِقِهِ
عَلَوْتُ الْحَبْلَ فَجَعَلْتُ أَرْدِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ
فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبِعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ
مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَقْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلُّوا بَيْنِي
وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ
ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَحْفُونَ وَلَا
يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنْ
الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَافِقًا مِنْ ثِيَابَةٍ
فَإِذَا هُمْ قَدْ أَنَاهُمْ فَلَمَّا بَيْنَ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ
فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَلَّوْنَ وَجَلَسْتُ
عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي
أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبُرْخِ وَاللَّهِ مَا فَارَقْنَا
مُنْذُ غَلَسَ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَرَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي
أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ
فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْحَبْلِ قَالَ فَلَمَّا
أَمْكُنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي
قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ

تیر اس کی کانٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کانٹھی
کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی
تباہی کا دن ہے۔ پھر قسم اللہ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا
رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف کوٹا تو میں درخت
تالے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی
ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے ٹک راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر
چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا
یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ
کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے اس
کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے ان سے چھین
لیے)۔ سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہاں تک
کہ تمیں چادروں سے زیادہ اور تمیں بھالوں سے زیادہ ان سے اور
چھینیں وہ اپنے تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ
پھٹکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ اور آپ
کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے
لیں) یہاں تک کہ وہ ایک ٹک گھائی میں آئے اور وہاں ان کو بدر
فزاری کا بیٹا ملا۔ وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک
چھوٹی ٹکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے؟ وہ
بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے
ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ
ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا تم میں سے چار آدمی
اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر
جب وہ اٹنے دوڑ آگئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم
مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں سلمہ ہوں
اکوع کا بیٹھا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو
منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر

الْمَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَخَذَهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرَحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلَهُمُ الْأَحْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِ ابْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِ ابْنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بَعْنَانَ الْأَحْرَمِ قَالَ فَوَلُّوا مُذِيرِينَ قُلْتُ يَا أَحْرَمُ اخْذَرْهُمْ لَا يَقْطَعُونَكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ((قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنَّ كُنْتُ)) تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَجُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَحَلَيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَقَرَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبَعْنَهُمْ أَعْدُو عَلَى رَجُلَيْنِ حَتَّى مَا أَرَى وَرَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَ غِبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَغْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شَيْعٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ دَو فَرَدَ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عَطَاشٌ قَالَ فَظَنُّوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَأَوْهُمْ فَحَلَيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي

ان کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے۔ قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گامارڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولایا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہؐ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے احرام اسدی تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندئی میں نے اخرم کے گھوڑے کی ہاگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لیرے بھاگے۔ میں نے کہا اے اخرم! تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب نہ آئیں۔ انہوں نے کہا اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت حق ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہو گا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا۔ اس سے کیا بہتر ہے)۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے۔ اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبد الرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا۔ اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہؐ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبد الرحمن کو برچھ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھائی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی ترد تھا۔ وہ اترے پانی پینے کو پیا سے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا۔ آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ اب وہ دوڑتے چلے کسی گھائی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس

أَخْلَبْتَهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ
وَيَخْرُجُونَ فَيَسْتَنْدُونَ فِي نَبِيٍّ قَالَ فَأَعْدُوا
فَالْحَقُّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصْحَكُ بَسْمِهِ فِي نَفْصِ
كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضْعِ قَالَ يَا بُكْلَتُهُ أُمُّهُ الْكَوْعَةُ
بُكْرَةٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِي الْكَوْعَةُ
بُكْرَةٌ قَالَ وَأُزِدُوا فَرَسَيْنِ عَلَى نَبِيٍّ قَالَ
فَجِئْتُ بِهِمَا أَسْرَقَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِحِفْظِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ
فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ
فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْأَمَاءِ الَّذِي
حَنَانُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ بِلِثَامِ الْإِبِلِ وَكُلُّ شَيْءٍ
اسْتَفْذَنَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلُّ رُمْحٍ وَثَرْدَةٍ
وَإِذَا بَنَاتٌ نَحَرَ لَفَافَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَفْذَنَتْ
مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْرِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ فَأَنْتَجِبُ مِنَ الْقَوْمِ
مِائَةَ رَجُلٍ فَاتَّبِعَ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ
إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاحِيهِ فِي ضَوْءِ
النَّارِ فَقَالَ ((يَا سَلَمَةُ أَتَرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا))
قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَسْكَرَمَكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ الْآنَ
لَيَقْرُونَ فِي أَرْضِ غُطَفَانَ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ
مِنَ غُطَفَانَ فَقَالَ لَحَرَ لَهُمْ فَلَانٌ حَزُورًا فَلَمَّا

کے شانے کی ہڈی میں اور میں نے کہا اے اس کو اور میں بیٹا اکوع کا
اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے) اکوع کا بیٹا مرے
اور اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے
ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو
صبح کو تیرے ساتھ تھا سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیروں کے دو گھوڑے
سے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک
گھائی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچا ہوا رسول اللہ کے پاس لایا وہاں
مجھ کو عامر طے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی
کے لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن
اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے
تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے
اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر
جناب رسول اللہ کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے
لٹیروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لیے
ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب
بر چھی اور چادریں اور بٹالے نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے
چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہ کے لیے اس کی
کٹی اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو
اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان
لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے
جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر
آپ نے یہاں تک دائرہ میں آپ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں
آپ نے فرمایا اے سلمہ تو کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی
جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی
سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہلتی ہو رہی ہے اتنے میں ایک
شخص آیا غطفان میں سے وہ بولا فلاں شخص نے ان کے لیے ایک

كَشَفُوا جُلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَنَا كُمْ الْقَوْمُ
فَجَرَحُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ خَيْرُ
فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَالِنَا
سَلَمَةُ)) قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ وَسَهْمَ
الرَّاحِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَادَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاةً عَلَى
الْعَصَبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ
نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّقُ
شَيْئًا قَالَ فَخَفِلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ
هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَخَفِلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا
سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَنَا
نَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَأَخِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلَا مُسَابِقَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ
ثَبِثْتُ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَثِثُ رَجُلِي
فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ
شَرْفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِجْرِهِ
فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرْفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ
حَتَّى أَلَحَمَهُ قَالَ فَأَصْحَكَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ
قَدْ سُبِقْتُ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى
الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَنَا إِلَّا ثَلَاثُ لَيَالٍ
حَتَّى نَخْرُجَنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَقَلْ عَمِّي عَامِرٌ يَرْجُو
بِالْقَوْمِ ثَائِلَهُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا أَهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَلَّقْنَا

اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے اتنے میں ان کو گرد
معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے
ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے
سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ
کر سلمہ بن الاکوع ہیں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ نے مجھ کو دو
حصہ دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ
ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا
عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو
دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو
مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا
کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے
نہیں ڈرتا۔ وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے
چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ نے
فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیرا
طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور
جب ایک یادو چڑھا باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا پھر اس
کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یادو چڑھا باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر
جو دوڑا تو اس سے مل گیا یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس
کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب
میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ
مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض میں خلاف ہے)۔ پھر قسم
خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف
نکلے رسول اللہ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع
کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور
نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم خیرے فضل سے بے پرواہ

وَلَا صَلَاحَ وَلَا رَحْمَۃً عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْنَا
فَقَبِلْتَ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَاتَّوَلَّيْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ
هَذَا)) قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ ((غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ))
قَالَ وَمَا اسْتَغْفِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِبِاْنْسَانٍ يَخْصُمُهُ اِنَّا اسْتَشْهَدُ قَالَ فَتَادَى
عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى حِمْلِ لَهُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهُ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ قُلْنَا قَدِمْنَا خَيْرَ
قَالَ حَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيِّئِهِ
وَيَقُولُ قَدْ عَلِمْتَ خَيْرٌ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي
السَّلَاحِ يَطْلُ سَحَرَبٌ اِذَا الْحُرُوبُ اُقْبِلَتْ
تَلْهَبُ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتَ خَيْرٌ اَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ يَطْلُ
مُعَامِرٌ قَالَ فَاصْتَخَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ
مَرْحَبٍ فِي رُؤْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْأَلُ لَهُ
فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اُكْحَلَهُ فَكَانَتْ
فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَحَرَحَتْ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ
يَطْلُ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُنْكِي فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ يَطْلُ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ ذَلِكَ))
قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ ((كَذَبَ
مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ اُجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ
ارْسَلَنِي اِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ اُزْمَدُ فَقَالَ ((لَأَعْطِيَنَّ
الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُولَهُ اَوْ يُجَاهِدَهُ

نہیں ہوئے۔ تو جہاد کہ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور
اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون
ہے؟ لوگوں نے کہا عامر، آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ بخشے تجھ کو
سلمہ نے کہا رسول اللہ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار
کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمرؓ نے پکارا اور وہ اپنے
اونٹ پر تھے یا نبی اللہ! آپ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر
سے۔ سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ
مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا قد علمت خیر انی
مرحب شاک السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت
تلهب یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند
بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شعلے اڑاتی ہوئی۔ یہ سن کر
میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز
پڑھا قد علمت خیر انی عامر شاک السلاح بطل مغافر
یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے
والا۔ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا
عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی
تلوار انہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اس سے مر گئے۔ سلمہ نے
کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں
عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں
رسول اللہ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا
آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس
نے کہا بلکہ اس کو دو ہزار ثواب ہے پھر رسول اللہ نے مجھ کو حضرت
علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں
ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے
رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام

اللَّهُ (وَرَسُولُهُ) قَالَ فَأَتَيْتُ نَعْلِيًّا فَجَنَّتْ بِهِ
أَقْوَدُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ قُرْأً
وَأَعْطَاهُ الرِّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبًا فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ
بَطْلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ فَقَالَ
عَلَيَّ أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةً كَلَيْتُ
غَابَاتٍ كَرِيهَ الْمَنْظَرَةِ أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلُ
السُّنْدَرَةِ قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ
كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور
وہ بھاگنے والا نہیں۔ سلمہؓ نے کہا پھر میں حضرت علیؓ کے پاس گیا
اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا
تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کو نشان
دیا اور مرحب نکالا اور کہنے لگا قد علمت خیر انی مرحب
شاک السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا انا الذی
سمتی امی حیدرہ کلث غابات کرہ المنظر اوفیہم
بالصاع کیل السندرہ یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا
نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر
بیر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو)
میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں (سندرہ صاع
سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں
اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں)۔ پھر حضرت علیؓ نے مرحب
کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد
اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ عَنْ
عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةَ

٤٦٧٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ ثَمَالَيْنِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبَلِ
التَّعْنِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَلْمًا

باب: آیت وهو الذی کف ایدیہم عنکم کے
اترنے کا بیان

٣٦٤٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی
مکہ والے رسول اللہ کے اوپر اترے متعین کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تھے آپ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ نے ان
کو پکڑ لیا اور قید کیا۔ بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ
نے اس آیت کو اتارا: وهو الذی کف ایدیہم عنکم یعنی خدا

وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا
۳۶۸۰- انس سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آوے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے سوا جو لوگ جھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالنے انہوں نے شکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے)۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم! کافروں کے شر کو خدائے تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

۳۶۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۳۶۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

۳۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ.

بَابُ عَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

۴۶۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حَنْيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَأَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سَلِيمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْخِنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِذَا دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَقْرُبُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْتُلُ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلُقَاءِ أَنْهَزُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمَّ سَلِيمُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ)).

۴۶۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سَلِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ

۴۶۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْتَقِيمُ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجُرَاحِي.

۴۶۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَنْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(۳۶۸۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں لگانا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔ اچھی

(۳۶۸۳) اس سے ابو طلحہ کی جاں نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ میرزا قاسم ہشام میں ہے کہ ابو جہانہ نے اپنی بیٹھ کافروں کو

کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور پیر کا لوٹ آپ پر کئے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے۔ ان کی اس دن دویا تین کمائیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے)۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھاتے ہوئے تھیں جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے اور میں ان کی پندلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پینٹ پر پھر وال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

۳۶۸۳- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ (حروری خاریجیوں کے سردار) نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَوَّبٌ عَلَيْهِ بِحَقِّهِ قَالُوا وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَأِيًا شَدِيدَ التَّوَرُّعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالُوا فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَ الْجَعَةِ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَرَاهَا يَا أَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيُّ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَنَا تُشْرِفُ نَا يُصْنِكُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالُوا وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَإِنَهُمَا لَمُتَشَرِّفَتَانِ أَرَى حَذَمَ سَوْقَيْهِمَا تَنَقُّلَانِ الْقِرْبَتِ عَلَى مَتُونِهِمَا ثُمَّ تَفْرَعَانِي فِي أَفْوَاهِهِمَا ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأْنِيهَا ثُمَّ تَحِيَّانِ تَفْرَعَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ إِذَا مَرَّتَيْنِ وَإِنَّا ثَلَاثًا مِنَ النَّعَاسِ

بَابُ النِّسَاءِ الْغَارِيَّاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْتَهْمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صَبِيَّانِ أَهْلِ الْحَرْبِ

۴۶۸۴- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ حَمْسٍ بِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ

اللہ کی طرف کر کے آپ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ماراے سعد! خدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن انعمان نے لے لی۔ ان کے پاس رقی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری۔ رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ ابھی احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترتا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔ (۳۶۸۳) نو دہائی نے کیا مراد اس سے تہی کا حکم ہے ورنہ تہی بلوغ سے جاتی رہتی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے تہی بعد از

كُتِبَ إِلَيْهِ نَجْدَةٌ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبَرَنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّيَّانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يَتَمُّ الْيَتِيمَ وَعَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيَذَارِيَنَّ الْحَرَاحِي وَيُخَذِّلِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّيَّانَ فَمَا يَقْتُلُ الصَّيَّانَ وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يَتَمُّ الْيَتِيمَ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنَبَّأَ بِحَيْثُ وَهُوَ لَضَعِيفٌ الْأَخَذَ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتِيمُ وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمًا ذَاكَ

اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوة کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب قیمتی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے؟ عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت ماریو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے)۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی قیمتی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر و پنے والے کی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ

انہی اختلافات کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ قیمتی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضروری ہے کہ لہجہ دین میں ہو شیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ بچپن برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کردیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی۔ اتنی مع زیادہ۔

نودوی نے کہا مرد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربی کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ ذوالقربی کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراء بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضرت کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دبا لیا۔

کرتے ہیں تو اس کی تیشی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے فحس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ فحس ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۴۶۸۵- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباسؓ کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔

۴۶۸۶- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی تیشی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا) کون ہیں؟ ابن عباسؓ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی

۴۶۸۵- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ حِلَالٍ يَمْتَلِكُ حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا تَقْتُلِ الصَّبِيَّانَ إِنَّمَا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عِلْمُ الْحَضِيرِ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ بِسَحْقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتَعْيِزِ الْمُؤْمِنِ فَتَقْتُلِ الْكَافِرَ وَتَدْعِ الْمُؤْمِنَ.

۴۶۸۶- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْخُرَوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيَتَمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ يَزِيدُ (كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي الْأَحْمَقِيَّةِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَكْتُبُ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْ يُحْذَرَا وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمَا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمَا إِنَّمَا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عِلْمُ صَاحِبِ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ

(۴۶۸۵) بلا اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلته عن امري بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

قول ہے۔ اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو۔ اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور ختم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہؐ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی (حضرت حضرتؑ) کو تھا اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۳۶۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

الَّذِي قَتَلَ وَكَتَبَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْيَتِيمِ مَنْ يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُسْدًا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقَرْبَىٰ مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّ هُمْ فَأَنَّى ذَلِكُمْ عَلَيْنَا قَوْمًا.

۴۶۸۷- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ

۴۶۸۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَتَنَهَدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ حَوَائِثَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ أَرْدَهُ عَنْ نَفْسٍ يَفْعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نَعَمَةَ عَلَيْهِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِأَنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقَرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَنَّى ذَلِكُمْ عَلَيْنَا قَوْمًا وَسَأَلْتَ عَنْ الْيَتِيمِ مَنْ يَنْقُضُ يَتَمُّهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ الشُّكَّاحَ وَأُؤْنَسَ مِنْهُ رُسْدًا وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدْ انْقَضَى يَتَمُّهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ

۴۶۸۸- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباسؓ کو لکھا میں ابن عباسؓ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباسؓ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آ جاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جاوے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہؐ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے

يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْعِلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لُهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَوَئِهِمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

۴۶۸۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَتِمَّ الْقِصَّةُ كِتَابَتِهِمْ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۶۹۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجُرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

۴۶۹۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۶۹۲- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَتَقَيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَوْفَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَمِيرٌ رَجُلٌ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كُمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كُمْ غَزَوْتُ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزَوَةٌ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزَوَةٍ غَزَاَهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ.

کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضرؑ کو تھا جب انہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں؟ تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر تقسیم میں سے۔

۴۶۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے

۴۶۹۰- ام علیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں ربیع میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

۴۶۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۹۲- ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے۔ اس دن میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ انہوں نے کہا انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنے جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا سترہ میں۔ میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العشر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ ﷺ عشرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ دوان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔)

۴۶۹۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا بِسَبْعِ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةَ لَمْ يَحْجْ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

۴۶۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَحَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

۴۶۹۵- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتِلٌ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

۴۶۹۶- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

۴۶۹۷- عَنْ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

۴۶۹۸- عَنْ حَاتِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَاهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ

۳۶۹۳- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

۳۶۹۴- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کے ساتھ انیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

۳۶۹۵- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

۳۶۹۶- بریدہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۳۶۹۷- سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جہاد کئے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے۔

۳۶۹۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(۳۶۹۵) نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ کے جہادوں کے شمار میں۔ تو ابن عبد نے ان کا شمار مفصلاً یہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہنچی ہے (سریہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور ہر سبغ اور خندق اور قرظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوہ فتح کو نکال دالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہو گا جو کہتے ہیں کہ صلح فتح ہو اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے)۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

٤٦٩٩- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٌ يَتَّبِعُونَ نَعْتَمَةَ قَالَ فَنَقِصْتُ أَقْدَامَنَا فَهَنَيْتُ قَدَمَايَ وَسَقَطْتُ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْحَرِيقَ فَسَمِيتُ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعَصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْحَرِيقِ قَالَ أَبُو بُرَّةٍ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يُجْزِي بِهِ

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ

بِكَافِرٍ

٤٧٠٠- عَنْ غَالِيشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذَكِّرُهُ مِنْهُ بَحْرَاءَ وَنَجْدَةَ فَفَرَحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَذْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَأَتَّبِعَنَّكَ وَأَصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَا قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَذْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

بَابُ : ذَاتِ الرِّقَاعِ كَيْفَ

٣٦٩٩- ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے۔ آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چھتڑے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چھتڑے باندھتے تھے۔ ابو موسیؓ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہؓ نے کہا بریدؓ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتقا اور بڑھاپا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

بَابُ : كَافِرٍ فِي جِهَادٍ مَدْلِينًا مَنَعَهُ مَكْرُورًا

سے جائز ہے

٣٧٠٠- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص مسأپ سے جس کی بہادری اور اصلت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا وروی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا

(٣٧٠٠) نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لی

میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ سے ملا بیدا میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر چل۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ ((أَوَّلَ)) مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ)).



ملے لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اس کو انعام ملے گا حصہ نہ ملے گا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

کِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

۴۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں، مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

۴۷۰۲- ہمام بن منہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

۴۷۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

۴۷۰۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں وہی آدمی رہ جاوے۔

بَابُ النَّاسِ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ
۴۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ زَاهٍ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ عَمَرُو رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْهَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعَ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

۴۷۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَتَّانٍ))

(۴۷۰۴) نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہوا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے متفقہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خواجہ نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت

۴۷۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَمُتَ فِيهِمْ أَثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمُ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ)) قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

۴۷۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ

۴۷۰۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو گئے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا

اللہ خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے۔ پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رد جاویں اور یہ بات صحیح ہوئی کیونکہ رسول اللہ کے زمانہ سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت ثقیل اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ ابھی ماخال النووی۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے مقتضی باللہ پر ختم ہو گئی بعد اس کے چند سال قاطمین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاجار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قرشی لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسام ہیں اور بھارت و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قرشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قرشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی۔ پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ نے؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہونگے۔

۴۷۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۰۸- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی۔ آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا) بھرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

أَمَرَ النَّاسَ مَا ضِيًّا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا))
ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ
خَفِيَّتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضِيًّا)).

۴۷۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ
الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ
كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمَهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ
((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ
عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) لَمْ أَفْهَمُهُ
فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ هَذَا
الدِّينُ عَزِيزًا مَبِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً))
فَقَالَ كَلِمَةً صَغِيرَةً النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ
قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

(۴۷۱۰) جابر قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے سیدنا حسنؓ سمیت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سو ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہونگے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نودوی)

۴۷۱۱- عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غَدَامِي نَافِعٍ أَنِ أُخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رَجَمَ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ الَّذِينَ قَامُوا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ آتَا عَشْرَ خَلِيفَةٍ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْذُأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ))

۴۷۱۱- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ سے؟ انہوں نے لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعرا سلسلی سنسار کئے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدو میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہو گئے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سے جماعت مسلمانوں کی کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہونگے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہو گا حوض کوثر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا)۔

۴۷۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۲- عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَبَذَرْنَا لِحُورِ حَدِيثِ حَاتِمِ

بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

۴۷۱۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَقْبَرُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلَفَ فَقَالَ أَتَحْمِلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا

باب : خلیفہ بنانا اور نہ بنانا
۴۷۱۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے دے۔ انہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں۔ بعض تو امیدوار

لَوِدِدْتُ اَنْ حَضَرْتُ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا بِي
فَاِنْ اَسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اَسْتَخْلَفْتُ مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي
بَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَاِنْ اَتَوُكُّكُمْ فَقَدْ تَرَكْتُكُمْ مِنْ هُوَ
خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ جَيِّدٌ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُسْتَخْلَفٍ.

ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے دیتے ہیں مجھ سے یا
میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے
عذاب سے۔ لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیں کسی کو؟
انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے
بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ
میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت
اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر
چھوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی
بہت ہے۔ اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو
باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور
حاکموں کا کیا حال ہو گا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی
ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت
ابو بکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا
ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول

(۳۷۱۳) یہ نووی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر چاوے اور یہ بھی
درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جاوے جیسے جناب رسول اللہؐ نے کسی کو نہیں کیا تھا۔ پھر اگر کسی کو خلیفہ کر چاوے
تو حضرت ابو بکرؓ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہؐ کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ
صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے
پر رکھ کر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے۔ اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا
اس کو صحابہ کرام نے حضرت کی تجہیز و تکفین پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ نے صراحتاً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع
ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاض نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرتؐ نے نص کر دیا تھا ابو بکرؓ کی
خلافت کے لیے۔ اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت
کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہو تا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابو بکرؓ کی
خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر حضرت عمرؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی
ایک کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت کی وصیت
کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرتؐ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدیؐ کو خطا کی
طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے۔ انتہی

اللہ ﷺ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

۴۷۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے؟ میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے انکو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہؐ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا پھر قسم خدا کی جب انہوں نے رسول اللہؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہؐ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

۴۷۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَعْلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ يَفْعَلُ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ أَنِّي أَكَلِمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلِمُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أُحْمِلُ بِسِينِي حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ خَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ نُمُّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي يَأْتِيهِ أَوْ رَاعِي عَنْكَ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فِرْعَانُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَاقَفَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَكِنِّ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

(۴۷۱۴) یعنی رسول اللہؐ کی پیروی ابو بکر صدیقؓ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکرؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہؐ کا عاشق رہے اور جب آپ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیروں یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروا نہ کرے اور اپنے پیغمبرؐ کے طریقہ پر چلے۔ یا اللہ! ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب : امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

٤٧١٥- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا))

٤٧١٥- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن! امت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھے کوٹے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدائے تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔

٤٧١٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

٤٧١٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٧- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنَ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَنِّي بَعْضُ مَا وَلَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا مَسْأَلَةً وَلَا أَحَدًا حِرْصًا عَلَيْهِ))

٤٧١٧- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ! ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے حکومت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔

٤٧١٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكَلِمَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُكَ فَقَالَ ((مَا

٤٧١٨- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم

(٤٧١٨) یہ ایک ایسا عہدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو جتنا مان کا کام ہوتا ہے۔ پس ایسوں کی مزید یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جاوے۔

نودی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کروادیں گے اور ابن قسواء نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طائس اور حسن اور ماثون مائنی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کریں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا۔ اور عطاء نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا اللہ

تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ((قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْعَمَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى سِوَاكَ تَحْتَ شَفَتَيْهِ وَقَدْ قَلَصْتُ فَقَالَ ((لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبُ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ)) مَبْعُوثُهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقِ لَهٗ رِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْثِقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ فَتَهُودَ قَالَ لَأُحْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ أُحْلِسُ نَعَمْ قَالَ لَأُحْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَكَّرَ الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَخَذَهُمَا مُعَاذُ أَمَا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

بَابُ كَرَاهَةِ الْبَايَعَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

٤٧١٩ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ

اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبے کا حاکم بنا کر بھیجا بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابو موسیٰ کے)۔ جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا انرو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

باب : بے ضرورت حاکم بنانا اچھا نہیں ہے

٤٧١٩ - ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ

لہ ہو تو اس سے توبہ نہ کروائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کراویں گے۔ شامی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرنا واجب ہے اور فی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہ قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنادیں گے اچھی۔

(٤٧١٩) منہ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے۔ پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عَلَىٰ مَكِّيٍّ ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِزِّي وَنَدَامَةٌ إِلَّاءَ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا))

مبارک میرے موٹھے پر ہمارا اور فرمایا اے ابو ذر! تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق) سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو ادا کر کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔

۴۷۲۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْتِرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ قَالَ يَتِيمًا))

۴۷۲۰- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ذر! میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں امت حکم کردو آدمیوں کے درمیان میں اور مت بند دست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آجاوے اور مواخذہ میرا گرفتار ہو)۔

باب حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثُّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيُ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

۴۷۲۱- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يَنْتَعِبُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمُنْفِسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ

۴۷۲۱- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يَنْتَعِبُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمُنْفِسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ

(۴۷۲۱) یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیویوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنے چاہیے۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان ابو زہر اور علماء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طاقتور متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرقہ۔ کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں

کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

۴۷۲۲- عبد الرحمن بن شمسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں میں سے۔ انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علیؓ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے)؟ میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی۔ ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہؐ نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔

۴۷۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّمَا يَذْنِيهِ يَمِينِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَالِهِمْ (۱)۔

۴۷۲۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَّاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَائِكُمْ هَذَا فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْبَعِيرِ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرُ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ وَنَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَحَدٌ أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقُّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))۔

۴۷۲۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

لہ اور برے کو بائیں طرف اور یسینی مانوڈ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرتؑ نے فرمایا دونوں ہاتھ اس کے واسطے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمن سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ اگلی ماقابل النودی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلیم اللہ تعالیٰ اس صورت میں توہی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہی صحیح ہے بلاشبہ ایسے کھٹلہ جی جیسے اس کی ذات معظمہ ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط۔

۴۷۲۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے)۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کئے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

۴۷۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

۴۷۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۲۹- حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے

۴۷۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلكُمْ رَاعٍ وَكُلكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلكُمْ رَاعٍ وَكُلكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۶- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۴۷۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى.

۴۷۲۹- عَنْ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيَْادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِّيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا

(۴۷۲۴) یہاں تک کہ جو شخص مجھ سے کہتا ہے کہ وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) .

اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے یوں نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر خدا تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

۴۷۳۰- عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ نَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِحَدِيثِ أَبِي النَّسْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَنَا كُنْتُ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ بِأَحَدٍكَ .

۴۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی؟ انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

۴۷۳۱- عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ نَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْ أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مِنْهُمْ الْجَنَّةَ)) .

۴۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۴۷۳۲- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ نَسَارٍ مَرِضٌ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُوذُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَعْقِلٍ .

۴۷۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۳- عَنْ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَائِدَةَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيُّ بَنِيٍّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخَطْمَةُ فَإِنَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ

۴۷۳۳- حسن سے روایت ہے عائد بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہو نا۔ عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو

(۴۷۳۳) یعنی تو فضلاء صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آئے میں سے نکلتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت کے اصحاب سے کی اور حضرت کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

اجلس) فَإِنَّمَا أَنتَ مِنَ نَحْوَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نَحْوَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحْوَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ

بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

٤٧٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَهُ ثَمَرَةً ثُمَّ قَالَ ((لَا أَتْلِفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَفْتُكَ لَا أَتْلِفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حُمْخَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَفْتُكَ لَا أَتْلِفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نَعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَفْتُكَ لَا أَتْلِفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاخٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَفْتُكَ لَا أَتْلِفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتْلَفْتُكَ لَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائد نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی؟ بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

باب : غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

٤٣٤٣- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہؐ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا بڑا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ (نوویؒ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرمادیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحّد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہاتا ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے۔ پھر تو نے کاہے کو چوری کی۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن

(٤٣٤٣) یہ تینوں ترجمے رقائقِ تحصیل کے ہیں۔ نوویؒ نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگرچہ اسے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ شافعی اور ایک طاہقہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے اور حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور معاویہؓ اور حسن اور زہریؓ اور اوزاعیؓ اور مالکؓ اور ثوریؓ اور لیثؓ اور احمدؓ اور جہور کے نزدیک جس اس کا مالام کو دیدے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو مالام جیسی مناسب سمجھے سزا دیدے لیکن اس کا اسباب نہ جلاوے۔ مالکؓ اور شافعیؓ اور ابو حنیفہؓ کا یہی قول ہے کہ

أَلْفَيْنِ أَحَدَكُمْ يَحْيَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطِيشِي فَأَقُولُ لَا أَفْلَكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتَكَ

آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ امیری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چند یاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو مل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہ امیری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ امیری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

۴۷۳۵- و حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ

۴۷۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَرَ

الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ

ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَبُو بَرْ

۴۷۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۴۷۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لہ اور محمول اور حسن اور اذاعی کے نزدیک اس کا گھرا اور اسباب سب چلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کچھ لے چکے ہو وہ چھوڑ دیئے جاویں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں۔ اور دلیل ان کی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منقرض ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سرائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ دینے والے کا ادھانال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ هَذَا الْعَمَالِ

۴۷۳۸- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّثْبَةِ قَالَ عَمَرُو وَابْنُ أَبِي عَمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا بِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِصْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَانَ عَامِلٌ أَنْعَمَهُ فَيَقُولَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَتِيَهْدِي إِلَيْهِ أَمْ لَا وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ لَا يَبَانُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى غُنْفِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَتَيْهِ يُطْبِئُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مَرَّتَيْنِ.

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے
۴۷۳۸- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جس کو ابن لثبہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگایہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیل دار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دہاؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے۔) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑاتا ہو گا گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی بکری ہو گی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بظلوں کی سفیدی ہم کو نظر آتی اور آپ نے فرمایا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔

۴۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازہ سے تھا۔

۴۷۳۹- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللَّثْبَةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أُمِّكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَتِيَهْدِي إِلَيْكَ أَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ لَحْوَ حَدِيثِ سَعْيَانَ.

۴۷۴۰- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے

۴۷۴۰- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لویہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا)۔ آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ مل بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے، مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لاوے ہوئے اور میں پیچانوں کا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑ بڑا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دی اور آپ نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔ ۴۷۴۱- ترجمہ دہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

۴۷۴۰- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں

عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ عَلَى حُدُودَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ الْأَيْيَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَهَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَنَّكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلْتُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْفَعْلِ مَعًا وَكَلَّمَنِي اللَّهُ فَيَأْتِيَنِي يَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَنَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعِيرٍ خَقَبَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفَ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رِعَاءَةٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَمَى تَبَاضَ رِئَيطِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ بَصُرَ غَيْبِي وَسَمِعْتَ أَدْنِيَّ

۴۷۴۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدَا الْأَسَدِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْهُ وَابْنُ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ كَمَا قَالَ أَبُو أَسَانَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ تَمِيَّزٍ ((تَعْلَمُونَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ لَدَيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ نَصُرَ غَيْبِي وَسَمِعْتَ أَدْنَايَ وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي.

۴۷۴۲- عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ

ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا بے شک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

۴۷۴۳- عری بن عمیرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپارکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے کر آوے گا۔ یہ سن کر ایک مرغولہ انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ! اپنا کام مجھ سے لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

۴۷۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

۴۷۴۶- حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے، عبد اللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب

(۴۷۴۶) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور مفسرین اور فقہاء میں سے۔ اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا امراء اور علمائے دین اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ نووی۔

فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ يَا أَبِي حُمَيْدُ السَّاعِدِيُّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَيَّ أُذْنِي.

۴۷۴۳- عَنْ عَرِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ مَحْطًا لِمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَبُلْ عَنِّي عَمَلُكَ قَالَ وَمَا نَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نَهَى عَنْهُ انْتَهَى))

۴۷۴۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۴۷۴۵- عَنْ عَرِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

۴۷۴۶- عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عِبَادَةِ

اللَّهُ مِنْ خُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَبْدِ السُّهْمِيِّ يَنْتَه
النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أُخْبِرَ بِهِ يَغْلِيَنَّ مِنْ مُسْلِمٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۷۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعُصَنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ
الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۴۸- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَمْ
يَذْكُرُ ((وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ
أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي
فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

۴۷۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ ((مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ)) وَلَمْ يَقُلْ
(أَمِيرِي)) وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۷۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكَ

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریر
نے کہا یا ابن ابی امیہ سے یہ علی بن مسلم نے انہوں نے سعید بن
جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔

۴۷۴۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی
اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری
اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۷۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس
نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۷۴۹- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس
نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس
نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۷۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے

مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

۴۷۵۴- عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

۴۷۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے
مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

۴۷۵۴- عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ ﷺ ((عَلَيْكَ

۴۷۵۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ
پر لازم ہے سنا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت

السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي غُسْرِكَ وَبَسْرِكَ
وَمَشْيِكَ وَمَكْرَهِكَ وَآثَرَةَ عَلَيْكَ))

میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں۔
(یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم
حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور
اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی نے
کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ
ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)۔

۴۷۵۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ
خَلَيْتُ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا
مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے دوست
جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے
کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

۴۷۵۶- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبْشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو
ہاتھ پاؤں کٹا۔

۴۷۵۷- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا
قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَدِّي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَقُولُ ((وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَفْقِدُكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ فَاذْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا))

۴۷۵۸- یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی دادی
سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ
خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے
اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کے
موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

۴۷۵۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبْشِيًّا))

۴۷۵۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے
کا لفظ نہیں ہے۔

۴۷۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبْشِيًّا مُجَدَّعًا))

۴۷۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۶۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
حَبْشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

۴۷۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے منیٰ میں سنایا عرفات میں۔

(۴۷۵۵) بخاری نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور و زور شوکت سے سلطنت
حاصل کر لے اور ابتداء سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے۔ انتہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْى أَوْ بَعْرَفَتِ.

۴۷۶۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أَمُرُ عَلَيْكُمْ عَبْدًا مُجَدِّعًا حَسِيئَةً قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

۴۷۶۴- عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

۴۷۶۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ بَعْثَ جَيْشٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَرَادَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَارًا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا فَدَى فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَوْا فِيهَا إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلَّذِينَ قَالُوا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)).

۴۷۶۲- ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج واداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کشا کا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

۴۷۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سنا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سنا چاہیے نہ ماننا۔

۴۷۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۶۵- امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انکار جلانے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعضوں نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انکار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انکار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہو گا پھر اس کا ذکر رسول اللہ سے ہوا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود کشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

(۴۷۶۴) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قرشی نہ ہو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلاوجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(۴۷۶۵) یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دے دے بلکہ سب مل کر لڑے۔

۴۷۶۶- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا إِلَيَّ حَظَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْفِدُوا نَارًا فَأَوْفَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتَطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))

۴۷۶۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبد اللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں۔ اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں۔ پھر اس نے کہا انگار جلاؤ انہوں نے اپنے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا؟ وہ بولا بے شک آپ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ۔ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھادیے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے۔ اطاعت کرنا اسی باب میں لازم ہے جو واجب ہو (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔)

۴۷۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۶۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات

۴۷۶۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۷۶۸- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ يَأْتِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

تھ ایسے بادشاہ کو سمجھاویں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری نہ رہی۔

(۴۷۶۸) ☆ یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حق بات کا چھپانے والا دنیا داروں کی ملامت سے ڈرنے والا لاپرواہ

ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گویا ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۴۷۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۱- جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا ہم کو بلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

وَالطَّاعَةِ فِي الْغُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَشَقِّ وَالْمَكْرِهَةِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَتَيْنَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً۔

۴۷۶۹- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۷۷۰- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ أَفْرَسَ بِإِذْنِهِ۔

۴۷۷۱- عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ قَالَ دَعَانَا

عَلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا

حَدَّثَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أُجِزَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَشَقِّ وَالْمَكْرِهَةِ وَالْيُسْرِ

وَالْأَثَرِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ

((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ

فِيهِ بُرْهَانٌ))۔

لہ ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں۔ اس کو چاہیے توبہ کرے اور راستبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وقار کی اختیار کرے۔

(۴۷۷۱) جنادہ بن امیہ نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فتن کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معزولہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے۔ اور سب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا اثر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے۔ جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر لہ

بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ
٤٧٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ
جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ
يَأْمُرُ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

٢٤٤٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے
ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے
(ظالموں سے اور لیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے
ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے
خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِنِعَّةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ
قَالَ الْأَوَّلُ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا
چاہیے

٢٤٤٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب
ایک پیغمبر مر جاتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی
پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے۔ لوگوں نے
عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس
سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ
تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

٤٧٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ
الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ نَكْثَرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا
قَالَ فُوا بِنِعَّةِ الْأَوَّلِ قَالُوا فَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))

ظہ ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت چلتی رہے گی اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر
واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا
اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے۔ اور فاسق کی
بھی امامت ابتدا صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی
کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہاء اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فاسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔
قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسنؓ اور عبد اللہ بن
زبیرؓ اور اہل مدینہ بنو امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیم تابعین اور صدور ول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی تاج سے
لڑنے کے لیے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم اچھی مختصر۔

(٢٤٤٣) نوٹ: کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے
بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خولو دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے
ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ظہ

۴۷۷۴- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قُرَظَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَثَلَّةُ

۴۷۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا
سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُكْذَرُونَهَا))
فَالْتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا
ذَلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ
وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ))

۴۷۷۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ
قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ
مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَحَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
فَمَرَرْنَا مَرَزًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ نَجَاتَهُ وَمِنَّا مَنْ
يَنْتَظِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي حَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ خَامِعَةً
فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا
عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتُهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْنِيهِ لَهُمْ
وَيُذَيِّرُهُمْ شَرًّا مَا يَعْنِيهِ لَهُمْ وَإِنْ أُمَّتُكُمْ هَذِهِ
جُعِلَ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرُهَا بَلَاءٌ
وَأُمُورٌ تُكْذَرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَرْفُقُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ

۴۷۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۷۵- حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو
گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے
اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو
تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس
کو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر
عادل حاکم تم کو دے دے)۔

۴۷۷۶- عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد
میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے
تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے
کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے
کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے
جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ کے پکارنے والے نے
آواز دی مرز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ۔ ہم سب آپ کے پاس جمع
ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر
ضروری نہ ہو اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو
بری بات ہو اس سے ڈرنا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ
میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو
بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا
اور پتلا کر دے گا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہو گا کہ پہلا
فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا) اور ایک فتنہ آوے گا تو
مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا

لہ ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو۔ مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت قاصدے پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور
ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

فَهَلِكَنِي ثُمَّ تَنَكَّشَفَ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَوَّجَ عَنْ
النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَتَابِعْ هَيْبَتَهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي
يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ يَتَّبِعْ بِنَامًا فَأَعْطَاهُ
صَفَقَةً يَدِهِ وَنَمْرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطْعَمْ إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ
بَخَاةٍ أَعْرَضَ يَنْزِعُهُ فَأَضْرِبُوا عَنْقَ الْآخِرِ فَلَا تَوَيْتُ
مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَيَّ
أُذُنِي وَقَلْبِي يَدْبُرُهُ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنًايَ وَوَعَاةُ
قَسْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ عَمَلِكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُكَ أَنْ
تَأْكُلَ أَمْوَالَنَا نَيْبًا بِالْبَاطِلِ وَتَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِنْ أَنْ تَكُونُوا بِنِجَارَةٍ عَنْ تَرْضَى
مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ
رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا فِي
طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْتَصِمُوا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

اُوے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے۔ پھر جو کوئی چاہے
کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ
تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے
جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جو شخص کسی امام سے
بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے اور ول سے نیت کرے
اس کی تابعداری کی تو اس کی طاعت کرے اگر طاقت ہو۔ اب اگر
دوسرے امام اس سے لڑنے کو آوے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے
بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔ یہ سن کر میں عبد اللہ کے
پس گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول
اللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا
ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا۔ میں نے
کہنا تمہارے بچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے
کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے ایمان والو امت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر
راضی سے سوداگری کر کے اور مست مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ
تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرو بن العاص
تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اس کام
میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے
خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

۷۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا

۷۷۸- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۷۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ
الضَّبَّاعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرُوا
نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

بَابُ الْأَمْرِ بِالْعَصْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ
وَاسْتِثْنَائِهِمْ

۷۷۹- عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر
کرنے کا بیان

۷۷۹- اسید بن حمیر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک

الْأَنْصَارِ خَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُونِي
كَمَا اسْتَعْمَلْتُمْ فَلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي
أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى نَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوَاضِ.

۴۷۸۰- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ
الْأَنْصَارِ خَلَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَنْلِهِ.

۴۷۸۱- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ

۴۷۸۲- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يُزَيْدٍ الْجُعْفِيَّ رَسُولَ
لِلَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ
عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يُسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا
تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ
سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ
بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا
عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) وَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ.

۴۷۸۳- عَنْ سَيْدَاكَ بْنِ الْإِسَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ
فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ
عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَكَحَرِيمِ
الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُقَارَفَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ نے فلاں
شخص کو حکومت دی ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق
تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔

۴۷۸۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرلہ۔

۴۷۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ
ہونے کا ذکر نہیں۔

باب: امراء کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں

۴۷۸۲- علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا
اپنے باپ سے کہا کہ سلمیٰ بن یزید جعفی نے رسول اللہ سے پوچھا
یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب
کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب
نہ دیا۔ پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے
سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا
بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

۴۷۸۳- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور
تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی
جماعت کے ساتھ رہنا

۴۷۸۴- حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ سے

النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَنتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُذَكِّرَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ)) ((ذَخْنٌ)) قُلْتُ وَمَا ذَخْنُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَنْوُونَ بَغَيْرِ مَنَاسِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكِرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِنْ جُلَّتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْعِلْمُ بَالِسْبِتَانِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ ((تَلُزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ نَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا قَالَ ((فَاعْتَزِلْ بِلَاكِ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ تَقْصُ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُذَكِّرَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے۔ میں نے کہا وہ دھبہ کیسا؟ آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات ماننے لگاس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے؟ آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا ساسی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہو اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑات سے چبانا رہے مرتے دم تک۔

۳۷۸۵- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس

۴۷۸۵- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَتَحَنُّ فِيهِ فَهَلْ

(۳۷۸۴) یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرت نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فراتے حضرت کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے۔ بعضوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک ہاخذ احدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں۔ نری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ خیریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلائے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیر چرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضروری ہے اور ان بے دین جھٹکوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم۔

مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَبَرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرُّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَبَلِّغْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَوْنَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجُلَانِ قُلُوبُهُمَا الشَّيَاطِينُ فِي جُفْمَانِ)) قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَذْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ))

۴۷۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ غَصْبَةً فَقَتِيلٌ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أَمْنِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ))

۴۷۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثُ حَرِيرٍ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا))

۴۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً

کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہ چلیں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہونگے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا دل لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم ماننا۔

۴۷۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا بدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کی رضا مندی مقصود نہ ہو پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص (میری امت پر) دست درازی کرے اور اچھے اور بدوں کو ان میں سے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

۴۷۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۸۸- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا

دھندہ جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہیں اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہو ان کے ٹیکوں اور ہڈوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے۔

۴۷۸۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۹۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے ہاشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۷۹۱- ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے ہاشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حال میں اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۷۹۲- جندب بن عبد اللہ بکلی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بالاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف پامرد کر تا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔

۴۷۹۳- ناٹخ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقدم ہے

جَاهِلِيَّةٌ وَفِي قَتْلِ نَحْتِ رَايَةِ عَصِيَّةٍ (فَغَضِبَ) لِلْعَصِيَّةِ وَتَقَاتِلَ لِلْعَصِيَّةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ ((حَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَسْحَاشُ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِلَايِ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي))

۴۷۸۹- عَنْ عِيَّانَ بْنِ حَرْبٍ بَهَذَا الْإِسْقَادِ أَمَّا ابْنُ السُّنَنِ فَمَنْ يَذْكُرُ الْمِيَّ صُنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْخُورُ حَبِطُهُمْ

۴۷۹۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَيْئًا فَمَاتَ مَوْتًا جَاهِلِيَّةً

۴۷۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَخَذَ مِنَ النَّاسِ حَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْئًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِذَا مَاتَ مَوْتًا جَاهِلِيَّةً

۴۷۹۲- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةِ عَصِيَّةٍ يَدْعُو عَصِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ))

۴۷۹۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ حِينَ كَانَ مِنَ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ

(۴۷۹۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ پس اپنا خاتمہ لکھ کر کرنے کے لیے اور اس عہد سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو متحقق ہو چلا امام مقرر کر لیں اور اس سے بچت کر لیں۔

مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمنؓ (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ) کے لیے تو شک بچاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

۴۷۹۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۷۹۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب : جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

۴۷۹۶- عرفہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مار دیا جائے جو کوئی بھی ہو۔

۴۷۹۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۴۷۹۸- عرفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو، وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔

مُخَاوِرَةٌ فَقَالَ اصْرُحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَتِكُمْ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكُمْ لِأَسْتَدْرِكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

۴۷۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

۴۷۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُخْتَلِعٌ

۴۷۹۶- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَأَضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَمَا نَا مِنْ كَانَ))

۴۷۹۷- عَنْ عُرْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى غَيْرِ أَنْ فِي حَدِيثِهِمْ خَمِيعًا ((فَأَقْتُلُوهُ))

۴۷۹۸- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يَفْرُقَ جَمَاعَتَكُمْ فَأَقْتُلُوهُ))

بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

۴۷۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَأَقْبِلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا))

بَابُ وَجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكُ قِتَالِهِمْ مَا صَلُّوا وَنَحْوَ ذَلِكَ

۴۸۰۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَتَّكُونَ أَمْرَاءَ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا))

۴۸۰۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيَّ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلُّوا)) أَيُّ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ

۴۸۰۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَلِكَ عِزُّهُ قَالَ

بَابُ : جَبِّ دُو خَلِيفَتَيْنِ سَ بَيْعَتِ هُو

۴۷۹۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفوں سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے

۴۸۰۰- ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہو (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی نیک گیا لیکن جو راضی ہو ا برے کام سے اور پیروی کی اس کی (وہ تباہ ہوا)۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو)۔

۴۸۰۱- ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان سے لڑیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گوزبان سے نہ کہہ سکے)۔

۴۸۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

((فَمَنْ أَتَىٰ فَقَدْ بَرَّأَ وَمَنْ سَكَرَ فَقَدْ سَبَّ)).

۳۸۰۳- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۰۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَوَاعَىٰ لَمْ يَذْكُرْ))

باب : اچھے اور برے حاکموں کا بیان

بَابُ خِيَارِ الْأَيِّمَةِ وَشِرَارِهِمْ

۳۸۰۴- عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

۴۸۰۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ قَبْلَ مَا أَرْسَلَ اللَّهُ أَقْلًا نَسَاهُمْ السَّبْفُ فَقَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وَلَدِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاتَّكِرُوا عَمَلَهُ وَلَا تَبْزَعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ))

۳۸۰۵- عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک نماز پڑھتے رہیں۔ لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنی۔ یہ سن کر رزق اپنے گھٹنوں

۴۸۰۵- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ قَبْلَ مَا أَرْسَلَ اللَّهُ أَقْلًا نَسَاهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ أَلَمْ يَنْ وَلِيَّ عَلَيْهِ وَالْأَمْرَ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُكْرَهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَبْزَعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقَالَتْ بَعْضُ رِوَايَةٍ

کے بل بچکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا۔

حِينَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثِ اللَّهُ يَا كُنَّا الْمُبْدَمُ نَحْذَرُكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَجِئْنَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلْنَا الْقِبْلَةَ)) فَقَالَ ((إِي وَاللَّهِ)) الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ نَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۴۸۰۶- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ.

باب : لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

باب استحباب فبايعة الأعمام الجيش عند إرادة القتال

۴۸۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مرجاویں گے۔

۴۸۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةً فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَحْبَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بِبَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ تُبَايَعْ عَلَى الْمَوْتِ.

۴۸۰۸- جو بڑے سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مرجائے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

۴۸۰۸- عَنْ أَبِي قَالَ لَمْ تُبَايَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بِبَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

۴۸۰۹- ابو الزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے۔ پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جہد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا۔

۴۸۰۹- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَع عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَحْبَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعَنَاهُ غَيْرَ حَدٍّ بَيْنَ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ احْتِبَاءً تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ.

۴۸۱۰- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ نَابِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِنَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحَلِيفَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَنِي الْحَلِيفَةِ ۴۸۱۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحَلِيفَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أَنْصُرُ لَأَرْبِتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ))

۴۸۱۲- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ

۴۸۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۴۸۱۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ

۴۸۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثَمَنُ الْمُهَاجِرِينَ

۴۸۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۸۱۷- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ

۴۸۱۰- ابو الزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریر نے کہا مجھ سے ابو الزبیر نے بیان کیا انہوں نے سنا جابر سے کہ رسول اللہ نے دعا کی حدیبیہ کے کنوئیں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

۴۸۱۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بیٹائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

۴۸۱۲- سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم چند رہ سو آدمی تھے۔

۴۸۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۱۴- سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

۴۸۱۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۴۸۱۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۸۱۷- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کی آپ کے سر سے

(۴۸۱) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے کٹوا دیا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔
۳۸۱۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۳۸۱۹- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو چاوے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

۳۸۲۰- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

۳۸۲۱- سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

۳۸۲۲- یزید بن ابی عیینہ نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

۳۸۲۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۳۸۲۴- عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ خطلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةٌ بَاءَةٌ قَالَ لَمْ نَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ
۴۸۱۸- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۱۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبِي مَعْنً بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاذْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِينَ فَخَبَيْتُ عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ

۴۸۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَتَسَوَّاهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

۴۸۲۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا

۴۸۲۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۴۸۲۳- عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ

۴۸۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَنَا آتٍ فَقَالَ هَذَا أَهْلُ حَنْظَلَةَ يَبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايَعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۸۲۱) جملہ نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جائے میں یہ مصححت تھی کہ جاہل لوگ جاہل ان کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۳۸۲۳) نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دوہوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی۔ اب دو گنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اِسْطِطَانِ وَطَنِهِ

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

۴۸۲۵- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْأَكْوَعِ ارْمُدْنِي عَلَى عَقِبَيْكَ تَغْرِبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبُيُوتِ

۴۸۲۵- سر بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اسے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ
وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

۴۸۲۶- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَايَعُهُ نَعَى الْهِجْرَةَ فَقَالَ ((إِنْ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ بِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

۴۸۲۶- مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔

۴۸۲۷- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتْ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ مُبَايَعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُمَرَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَعْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

۴۸۲۷- مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۴۸۲۸- عَنْ عَاصِمِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ

۴۸۲۸- ترجمہ و معنی جو اوپر گزرا۔

(۴۸۲۵) قاضی عیاض نے کہا سہم نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور ایسے لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگلی میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ کی مدد تھی اور یہ مکہ کی فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی انتہی۔ منقہراً

أَحْبَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُخَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَا مُعْبِدٌ.

۴۸۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفَرُّتُمْ فَأَنْفِرُوا)) .
۴۸۳۰- عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفَرُّتُمْ فَأَنْفِرُوا)) .

۴۸۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَتَحَكَّ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ قَوْمِي صَدَقْتِهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَأَعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) .

۴۸۳۳- عَنْ الْمَوْزِعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَثَرٍ ((قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ رَزِيحًا)) قَالَ نَعَمْ.

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۴۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

۳۸۲۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور بیعت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔
۳۸۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور بیعت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

۳۸۳۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ایک جنگی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہا اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔
۳۸۳۳- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں

۳۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

(۳۸۲۹) یہ نووی نے کہا کہ اہل اسلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ دارالسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو شیخ سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔
(۳۸۳۳) یہ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں ہے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْتَجِرْنَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ إِلَى آخِرِ آيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَصَنَ أَقَرُّ هَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمُحَنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقَرَّرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ)) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدُ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفُّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَحَدَ عَلَيْهِنَّ ((قَدْ بَايَعْتُنَّ كَلَامًا))

۴۸۳۵- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ ((اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِكِ))

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

۴۸۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی آخر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا قسم اللہ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھو البتہ زبان سے آپ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کر لیتیں میں تم سے بیعت کر چکا۔

۳۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

باب : بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو

تھ اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ انجی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور محورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے موعظ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ اتنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّلْعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُ

جتنا سمجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)۔

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ

۴۸۳۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُخَيْدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُحْزِبْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْجُحْدَى وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأُحَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ فَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدَّثَ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكُتِبَ إِلَيَّ عَنْهُمَا أَنْ يَقْرَضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے

۴۸۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا)۔ پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا۔ نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی ان کے پاس آکر وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا یہی حدیث تابع اور تابع کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

۴۸۳۸- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي

۴۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُضْحَفِ

إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ

وَقُوْعُهُ بِأَيْدِيهِمْ

۴۸۳۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں

لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے

ہاتھ لگ جائے گا

۴۸۳۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

۴۸۴۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

۴۸۴۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جاوے۔

۴۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَأَمِنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ يُوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصُّكُمْ بِهِ.

۴۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَافَةَ وَالثَّقَفِيِّ ((فَإِنِّي أَخَافُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ((مَخَافَةٌ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)).

باب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

۴۸۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَى بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْخَفَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثِيَةً الْوِكَاعِ وَسَاقَى بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثِّيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيْمَنْ سَاقَى بِهَا.

۴۸۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعَنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَافَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَفَّتْ سَابِقًا فَطَلَفَ بِي الْفَرَسُ الْمُسْجِدَ.

۴۸۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے

۴۸۴۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کئے گئے تھے حیا سے عیبہ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ عید سے بنی رزق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

۴۸۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

(۴۸۴۱) جو نووی نے کہ منافعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈرنہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔ در مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے عمروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(۴۸۴۳) جو نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دائرہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم مچول پہنا کر ایک بند کو ٹھری میں باندھ دیں تاکہ پسینا آئے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجہد درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث در میزان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔

باب : گھوڑوں کی فضیلت

بابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۴۸۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔

۴۸۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۷- جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

۴۸۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۹- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

۴۸۵۰- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیونکر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)۔

۴۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

۴۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۴۸۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ مُدْلِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۴۸۴۷- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَالْأُولَى)).

۴۸۴۸- عَنْ بُرَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۸۴۹- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَالْمَغْنَمِ)).

۴۸۵۰- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَلِكَ قَالَ ((الْآخِرِ وَالْمَغْنَمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۸۵۱- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْحَجَّادِ

۴۸۵۲- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَتَمَّ يَذْكُرُ ((الْآخِرَ وَالْمَغْنَمَ)) وَفِي حَدِيثٍ سُبْحَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۴۸۵۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَجَّادِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَتَمَّ يَذْكُرُ ((الْآخِرَ وَالْمَغْنَمَ)).

۳۸۵۳- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۳۸۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں

۳۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ برا جاتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

۳۸۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو۔

۳۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

۳۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور سچا جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا نغیمت دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ

۴۸۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبُرْكََةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

۴۸۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

۴۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

۴۸۵۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَرَأَى

فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشَّكَّالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِلَاصٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى

۴۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

حَدِيثِ وَكَيْفَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَنَبِيٍّ يَذْكُرُ النَّحِيَّ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَضَمَّنَ

اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا

فِي سَبِيلِي وَإِنَّمَا بِي وَتَصَدِّقًا بِرُسُلِي فَهُوَ

عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ

مُسْكِنَهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا قَالَ مِنْ أَجْرِ

(۳۸۵۵) جو نوٹی نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا کھنے کی فطرت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑا مبارک ہو تا ہے بعض منحوس۔

(۳۸۵۷) ہذا اور اکثر کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن وزید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

(۳۸۵۹) یعنی بار بار خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ظہر

أَوْ غِيَمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ
كَلِمَةٍ يَكُلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَهَيْبَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْثُهُ لَوْثُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقُّ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَةٍ تَغْزُو فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ
وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا
عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي
أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَعْزُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ
أَعْزُو فَأَقْتُلُ))

۴۸۶۰ - عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۶۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يَخْرُجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِهِ
وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بَأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ
أَجْرٍ أَوْ غِيَمَةٍ))

۴۸۶۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((لَا يَكُلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ
يَكُلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَرَجَهُ
يَنْعَبُ اللَّوْثُ لَوْثُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكِ))

۴۸۶۳ - عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتْنَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی
راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آدے گا جیسا دنیا میں
ہوا تھا اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ
ہو تا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد
کرتا ہے ابھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواروں
وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم
اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ
جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر بار اجاؤں پھر جہاد کروں پھر بار اجاؤں
پھر جہاد کروں پھر بار اجاؤں۔

۴۸۶۰ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۶۱ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ سنا سن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں
اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے
اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جاوے گا اس کو جنت
میں یا پھر دے گا اسے اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور
غنیمت کے ساتھ۔

۴۸۶۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ
جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا
اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔

۴۸۶۳ - ہمام بن منہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو
حدیث بیان کی ام سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ
سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

لہ ایک کلمے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر غزے کی وجہ سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے
تدبیروں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا۔ رنگ تو خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواروں دونوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ چلیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔

۳۸۶۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا دیکھا جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

۳۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی

((كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طَلَبَتْ تَفْجُرُ دَمًا لِّلْوَنِ لَوْ أَنَّ دَمَ وَالْعَرَفُ عَرَفَ الْمُسْلِمِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي))

۴۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَخْيَا)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أَقْبَى لَأَخْبَيْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَمَنَ اللَّهُ لِمَنْ حَرَّجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى ۴۸۶۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا

(۳۸۶۷) نوٹ: کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے۔ اور ابن ابی ہریرہ نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے کہ

عَنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ نَسْرُهَا أَنَهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا زِمًا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتِمُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)).

۴۸۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَجِبُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتِمُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ)).

۴۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يُغْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((نَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) قَالَ فَاعْبَادُوا عَنِّي مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ)) وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ ((الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ بَأَيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى)).

۴۸۷۰- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالَةَ الْإِسْطَاذِ نَحْوَهُ.

۴۸۷۱- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ جُنْدَ مَيْمُونِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا تُبَالِي أَنْ لَا

ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے۔ شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

۴۸۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور اس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

۴۸۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہوں نے پوچھا دو یا تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزے دار ہو کر نماز میں کھڑا ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

۴۸۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۷۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھ تھا ایک شخص بولا مجھے

لام بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جہان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا ضمیر اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہو گا اور امتوں پر قیامت کے دن۔ (ابھی ملخصاً)

(۴۸۶۹) اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔
(۴۸۷۱) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔ دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا بولا ان چیزوں سے تو بھدا افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری اجعلتم سقاية الحاج یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا۔ ہرگز نہیں اللہ کے سامنے برابر نہیں۔

۳۸۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت
۳۸۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور دین میں بہتر ہے۔

۳۹۷۴- سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا دین میں بہتر ہے۔

۳۸۷۵- ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں دنیا اور دین میں بہتر ہے۔

۳۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أَدْرِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُعْمَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَّا قُلْتُمْ فَرَجَحْتُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَنِيتَ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَقْبَيْتُهُ فِيمَا اجْتَلَيْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةُ إِلَى آخِرِهَا

۴۸۷۲- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ خَلَيْتُ أَبِي تَوْبَةً

بَابُ فَضْلِ الْعُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۴۸۷۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعْدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَالْعُدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي)) وَتَأْتِي الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَلَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۳۸۷۷- ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابہ کرام کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب اٹکا اور ڈوبا۔

۳۸۷۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

باب : جہاد کرنے والے کے درجات کا

بیان

۳۸۷۹- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو سعید! جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمدؐ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہو گا جتنے آسمان اور زمین میں ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

باب : شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے

۳۸۸۰- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر ایک شخص کھڑا ہو اور یوں لایا رسول اللہ ﷺ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا

۴۸۷۷- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَدَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا ظَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ))

۴۸۷۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ أَنَصَارٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثُهُ سَوَاءً.

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ

فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

۴۸۷۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَبَا سَعِيدَ بْنَ رَضِي بِاللَّهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينَنَا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِينَا وَجَنَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَتَعَجَّبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ثُمَّ قَالَ ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ

خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ

۴۸۸۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ ((أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفِّرُ

(۳۸۸۰) ہذا نبوی نے کہا بہت خاص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العہاد معاف نہ ہو گئے اور پہلے آپ نے قرض کو سنبھلیا نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو اسی وقت جبراً آپ نے بیان کر دیا۔ اٹھی

جو دے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا؟ وہ یوں کہ میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے؟ پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔

۳۸۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے۔

۳۸۸۳- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

۳۸۸۴- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا جانا میت دیتا ہے سب گناہوں کو مگر قرض کو نہیں۔

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ ۳۸۸۵- مسروق سے روایت ہے ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی

عَنْ عَطَايَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ))
إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّخْتَصِبٌ
مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنْ عَطَايَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ)) وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّخْتَصِبٌ مُّقْبِلٌ
غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ لِي ذَلِكَ))

۴۸۸۱- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَلِكِ.

۴۸۸۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ
أَخَذَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضُرَبْتُ
بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبِرِيِّ

۴۸۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعْرَابِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُغْفَرُ
لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ))

۴۸۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعْرَابِ أَنَّ
نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْقَتْلُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ))

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشَّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ
وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

۴۸۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۳۸۸۵) لودی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جائے گی اور آدم کی لڑ

سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَّا إِنَّا فَكَذَّ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((أُرْوَاهُمْ فِي جَوْفِ طَبْرِ خَضِرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعُرْسِ تَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى بَلَدِ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُفْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبُّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أُرْوَاهُنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ يُرْكُوا))

اللہ عند سے پوچھا اس آیت کو (ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون) یعنی مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی رو میں ہنر چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لگ رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں آرہی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چلتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں۔ پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا پھر پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں؟ جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

باب فضل الجہاد والرباط

باب : جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

۴۸۸۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ

۴۸۸۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

اللہ جنت اور تھی اور یہ بھی لگا کہ روح کو فنا نہیں۔ اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور فاسد کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیات کا نام ہے یا جسم لطیف کا یا بعض جسم لطیف کا جو صورت بیان نہ کھتا ہے اس جسم کے اندر نفس داخل اور خارج کا خون کا اور اس یہ ہے کہ روح اجسام لطیف ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو قویٰ مر جاتا ہے۔ اٹھی مختصراً

(۴۸۸۶) نودی نے کہا اس سے یہ لگا کہ عزالت (تنبائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علماء

جان سے اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچا دے اپنے شر سے۔
۴۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رِثَةً وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۴۸۸۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ أَيْ)) النَّاسِ أَفْضَلُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ يَجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رِثَةً وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۴۸۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ))

۴۸۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو چہرہ میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شوریہ گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریوں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی تالی میں انہیں تالیوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے۔

۴۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُسَلِّكٌ عِثَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْغَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَطَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شُعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رِثَةً حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَقِيَّةُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

۴۸۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۹۰- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْثَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَدْرٍ وَقَالَ فِي مِثْلِهِ مِنْ هَذِهِ الشُّعَابِ خِلَافٌ رَوَاهُ يَحْيَى

ترجمہ کا یہ ہے کہ اختطاف افضل ہے بشرطیکہ فتوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزت افضل ہے اور حدیث اس پر محمول ہے۔

(۴۸۸۹) حضرت نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے عابد و رکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے لہذا جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کیلئے نقصان کا ذرہ نہ ہو۔

۴۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْثَةِ وَقَالَ ((فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ))

بابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ
يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

۴۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيُسْتَشْهِدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسَلِّمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيُسْتَشْهِدُ))

۴۸۹۳- عَنْ أَبِي الرَّبَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقْتُلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرِ فَيُهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ))

۴۸۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۴۸۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

۴۸۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہو اور لڑا اللہ کی راہ میں اور شہید ہوا۔

۴۸۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۸۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور شہید ہو۔

۴۸۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

(۴۸۹۳) جنت تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نو دئی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہرے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی اس لیے وہ غامض ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضائے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسا ہے۔ اجماع

مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح صفا یعنی ہنسنے یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے صبح اور بھر اور نزول اور استواء اور غمی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور توحیل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور اس کا رہنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

۳۸۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیک پر قائم رہے۔

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

۳۸۹۷- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا تیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیاں ملیں گی عیس پڑی ہوگی۔

۳۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

۳۸۹۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جانور جاتا رہا تب مجھے سواری دیجئے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس

اللہ علیہ وسلم قال ((لا یجتمع کافر وقاتلہ فی النار أبدا))

باب من قتل کافرا ثم سدد

۴۸۹۶- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر أحدهما الآخر قبل من هم یا رسول الله فان مؤمن قتل کافرا ثم سدد))

باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ وتضعیفها

۴۸۹۷- عن أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل بناقۃ مخطومة فقال خذہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ ﷺ لك ((بها یوم القیامة سبع مائة ناقة کلها مخطومة))

۴۸۹۸- عن أنس بن مالك قال

باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ

بمركوب وغيره وخلافته فی أهله بخیر

۴۸۹۹- عن أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل إلى النبي ﷺ وسأله فقال إني أبيع

أبي فاحملني فقال ((هذا عندي)) فقال

(۳۸۹۶) یہ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جگہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید وہ لوگوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث یصحح اللہ کا ہے یا مدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پروہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انجی مع زیادہ

رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذَلُّ عَلَى مَنْ تَحِبُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ذَلٌّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

۴۹۰۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۰۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَتِيًّا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَتَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ((أَتَسُو قُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَى)) فَأَنَاءَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُفَرِّمُكَ السَّامَ وَيَقُولُ أُعْطِيَنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا قُلَانَةُ ((أُعْطِيَهُ)) الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْسِبِي عَنْهُ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَا تَحْسِبِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَكَ فِيهِ.

۴۹۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَالِيَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَالِيَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي النُّجَيْدِ مِنْ قُدَيْلٍ فَقَالَ ((لِيُبْعِثَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا))

۴۹۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ.

سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! میں اسے بتا دوں اس شخص کا جو سواری دیوے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

۴۹۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۱- انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں؟ آپ نے فرمایا قلانے کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پروہ شخص بیمار ہو گیا۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے تجھ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دے دے۔ اس نے (اچی بی بی یا لوڈی سے کہا) اے قُلَانُ وہ سب سامان اس کو دے دے اور کوئی چیز مت رکھ خدا کی قسم جو چہز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

۴۹۰۲- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھربار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کما لیا)۔

۴۹۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لحيان کی طرف بھیجا جو ہزیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)۔

۴۹۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۶- عَنْ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۹۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۴۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھربار کی

اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَىٰ بَنِي لَحْيَانَ ((لِيَخْرُجَ مِنْ

خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيْكُمْ خَلْفَ

الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ

نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ))

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمُ مَنْ

خَانَهُمْ فِيهِنَّ

۴۹۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ

مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنْ الْمُجَاهِدِينَ

فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))

۴۹۰۹- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْقِبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

۴۹۱۰- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا

شِئْتَ)) فَانْظُرْ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))

بَابُ سُقُوطِ قَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْدُورِينَ

۴۹۱۱- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْأُمِّيِّينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنًا فَجَاءَ بِكُتُبِهِمْ

يَكْتُبُهَا فَشَكَكَ إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَقَرَأَتْ

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من الأميين

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں

خیانت والے کے گناہ کا بیان

۴۹۰۸- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے

جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے

گھربار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت

کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل

میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

۴۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے

گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ یہ فرما کر جناب

رسول اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟

(یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب ہی لے لے گا)۔

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من المومنين

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من المومنين

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من المومنين

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی۔ تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی ناپنائی کی (یعنی اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر اولی الضرر کا لفظ اتر یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

۴۹۱۲- براء رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو ان بن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اتر۔

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابہ ہونا

۴۹۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

۴۹۱۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی غیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔

۴۹۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیرہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے۔ وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ عنہ

لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِّ قَالَتْ شُعْبَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْ هَذِهِ الْاٰیَةِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِوَجْهِ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ کَسْبَرٍ فِیْ رِوَاۡیَتِهِ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۴۹۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ كَلَّمَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَتَرَكْتُ غَیْرَ اُولِی الضَّرَرِّ۔

بَابُ ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ

۴۹۱۳- عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَتَى اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ فَاَنْ فِی الْجَنَّةِ فَالْتَقِیْ نَعْرَاتٍ كُنَّ فِیْ یَدِیْهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثٍ سَوَیِّہٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ۔

۴۹۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی النُّسَیْتِ قَبِیْلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَعْلَمُ عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((عَمِلَ هَذَا یَسِیْرًا وَاَجْرٌ کَثِیْرًا))۔

۴۹۱۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمِیْرَةَ عِیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِی سَفْیَانَ فَجَاءَتْ وَمَا فِیْ النِّیِّتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اَدْرِیْ مَا اسْتَشِیْیَ بَعْضُ رِسَالَتِہِ قَالَ فَحَدَّثَنِي الْحَدِیْثُ۔

فَإِنْ مَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَلِمَةً فَقَالَ ((إِنَّ
لَنَا طَلِبَةَ قَمْنٍ كَانَ ظَهْرُهُ خَاصِرًا فَلْيَرْسُبْ
مَعَنَا)) فَجَعَلَ رَجُلَانِ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمَا
فِي غَيْرِ الْمَذْيَبِ فَقَالَ ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ
خَاصِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ
حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَذْرِ رَجَاءِ
الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقْلَعَنَّ
أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا ذُوهُ))
فَلَمَّا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْمُوا
بَنِي خَنْزَةَ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ
عُمَيْرُ بْنُ الْأَحْصَمِ الْأَصْبَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَنْزَةُ
عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ
يَخُ بَخِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَحْمِلُكَ))
عَلَى ((قَوْلِكَ بَخِ بَخِ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ
مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ ثَمَرَاتٍ مِنْ قَرْيَةٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُ
مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَيْنِ أَنَا حَيِيْتُ حَتَّى أَكُلَ ثَمَرَاتِي
هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَادَ مَعَهُ مِنْ
الثَّمَرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

۴۹۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي وَمَعَهُ بِحَضْرَةِ الْعُلُوِّ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ
السَّيْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَأَتْ أَهْبَئَةً فَقَالَ يَا أَبَا
مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

نے ذکر کیا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا
ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔
یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگتے گئے اپنی ساریوں میں
جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ نے فرمایا نہیں
صرف وہ لوگ جاویں جن کی ساریاں موجود ہوں۔ آخر آپ چلے
اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں
پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی
چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر
مشرک قریب پہنچے رسول اللہ نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے
لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عیمر
بن حوام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں
اور زمین کی برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا واہ سبحان
اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ!
میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔
آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے۔ یہ سن کر اس نے چند
کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا پھر بولنا اگر
میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور
جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑاکا فردوں سے یہاں
تک کہ شہید ہوں۔

۴۹۱۶- عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت
کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں یہ سن
کر ایک شخص اٹھا غریب سیلا کچلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ! تم نے
یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا

(۳۹۵) جہاں نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھاپا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیا م توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

۴۹۱۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھادیں؟ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص کافروں میں سے حرام کے پاس آیا جو ماموں تھے انس بن مالک کے اور برچھمارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)۔

هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ حَنْفَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ ۴۹۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ أُنْعَثَ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ حَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَذَكَّرُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحْفِرُونَ بِالنَّاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَنَّى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ حَلْفِهِ قَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ حَتَّى أَتَفَدَهُ فَقَالَ حَرَامٌ قُرْتُ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((إِنْ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا))

۴۹۱۸- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِّي الَّذِي

سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرَأُ قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَلَمْ يَشْهَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَتْ عَنْهُ وَإِنْ لَرَأَيْتُ اللَّهَ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَذِهِ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا نَبَا عَمْرُو أَنْ فَقَالَ وَأَنَا بِرَيْحِ الْجَنَّةِ أُحَدِّثُكَ حُورٌ أُحِبُّ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِيهِ خَسَنِيَّةٌ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ حَضْرَةِ وَطْعَنَةٍ وَرَقِيَّةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُحَدِّثُ عَمَّنِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّصْبَرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحَدًا إِلَّا بِبَيْتِهِ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ رَحْمَانٍ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَدْلِيلًا قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَهِيَ أَصْحَابُهُ

ہے (یعنی ان کا نام بھی انسؓ تھا) رسول اللہ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور چھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو! (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن مضمض انصاریؓ کی جو چچا تھے انس بن مالکؓ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ انسؓ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ریحہ بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کو دیکھ کر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔) بھٹے تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے ان کے اوردان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

باب جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راویں لڑتا ہے

۴۹۱۹۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْغَلِيَّةَ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۹۱۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا عَرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَذُكَّرَ

لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۹۲۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھانے کو یا اپنی قوم اور کلمے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے تو کونسا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۹۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۲۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

باب : جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے
۴۹۲۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہؓ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناقص نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناقص بن قیس خراسانی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اسے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت

وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُزِي مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَىٰ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ زِبَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَىٰ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنْ شَجَاعَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۲۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَرًّا وَجَلًّا فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَىٰ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ
۴۹۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَابِلُ أَهْلِ النَّشَامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۴۹۲۳) جہاد اور علم اور صدق اور طاہرات قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جائیں گی اللہ بچا دے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے۔ بقول مجھے نیکی بہادر گناہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظہر میں ایسے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ فَأَتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ فَأَتَلْتُ لَأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتُ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

رسول اللہ سے سنی ہو؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہو۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلاوے گا وہ پہچانے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا اور اس کو وہ اندھے منہ گھسیٹے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے وہ اپنی نعمتیں دکھاوے گا وہ شخص پہچان لے گا۔ تب کہا جاوے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھے کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کئے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں جھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس

کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فاسق نہیں ہوتے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدا ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضا مندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ انکے چھپانے میں کوئی قباحیت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ حجہ اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

لیے خرچا کہ لوگ سنی کہیں تو تجھے لوگوں نے سنی کہہ دیا دنیا میں
پھر حکم ہو گا منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔
۳۹۲۴- ترجمہ و معنی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۲۴- عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَفَرَ النَّاسُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ الشَّامِيِّ رَاقِصٌ
الْحَدِيثُ بِمَقْلُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ.

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَعَنِمَ وَمَنْ
لَمْ يَغْنَمْ

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماے اس کا ثواب
اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماے

۴۹۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَحَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ مِنْ
الْآخِرَةِ وَيَتَّقَى لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا
غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

۳۹۲۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں
اور لوٹ کا مال کماوے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں مل گئے اب
آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب
آخرت میں ملے گا۔

۴۹۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ
إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَحَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ وَمَا مِنْ
غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُحْقِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ
أَجْرُهُمْ))

۳۹۲۶- عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا کھلا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے
اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصے دنیا
میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا کھڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان
اٹھاوے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا
ثواب ملے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ
يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب: ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

۴۹۲۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ

۳۹۲۷- حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۳۹۲۷) جہاد توئی نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے
کم ہو گا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں۔ اور لوٹ کو یا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو نوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور
یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیحہ گور صریح نہیں آئی۔

(۳۹۲۷) اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام قیس نام تھا ینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے لڑ

عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کو ملنے یا کسی عورت کے پیانے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔

۴۹۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

۴۹۲۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔

۴۹۳۰- سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے پچھونے پر

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا أَتَا عَمَّالٌ بِالنِّبَةِ وَإِنَّمَا لِلْمُزْمِنِ مَا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

۴۹۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ مَلَالٍ وَسَعْنَى حَدِيثُهُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مَسْبُوعٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۹۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ))

۴۹۳۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ

نہ یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ تووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ٹھیک ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو داخل ہے اور بعضوں نے رابع اسلام کہا ہے۔ اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو اعتماد ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کہا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمرؓ سے صحیح ہے اور حضرت عمرؓ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو اعتمد بن وقاص اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو احمد بن ابراہیم حمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو ابی بن سعید انصاری کے البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو سنی ہے اس حدیث کو سنی ہے اس حدیث کو سنی ہے اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیونکہ شروع سنا میں تو اترا نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ ثنی تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ اور محمد اور علقمہ۔ جمہور علماء نے کہا کہ اتنا صغر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوئے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوئے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور جیم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں۔ ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور احکام اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ ابھی مختصر

مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ ((وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

۴۹۳۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِنَاقٍ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قُتِرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

۴۹۳۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا مِزْنُهُمْ قَسِيرٌ وَلَا قَطْعَتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حِسْبَهُمُ الْمَرَضُ))

۴۹۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ رَكِيعٍ ((إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْآخِرِ))

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

۴۹۳۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمَّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَيُطْعِمُهَا وَكَانَتْ أُمُّ

مرے۔

باب : جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی

۴۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔

باب : جو شخص جہاد نہ کر سکے پیوری یا عذر

سے اس کا ثواب

۴۹۳۲- جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے)۔ وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔

۴۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب : دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

۴۹۳۴- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں

(۴۹۳۱) جہت اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ انتہی

(۴۹۳۲) نیز نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھانا ہائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے

حَرَامٌ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَهُ ثُمَّ جَنَسَتْ نَعْلِيَّ وَأَسْنَهُ فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرَكِبُونَ نَجِجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَمِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ)) بَشَّكْتُ ابْنَهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فِدْعًا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَأَمَّ ثُمَّ اسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالِ ((أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) فَرَكِبْتُ أَمْ حَرَامٌ بَشَّكْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَضَرَعَتْ عَنْ دَائِيهِ إِحْيَى خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

۴۹۳۵- عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ عَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِدَّةَا فَاسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ ((أَرَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرَكِبُونَ ظَهَرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ))

اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ کے سر کی جوڑیں دیکھنے لگیں کہ رسول اللہ سو گئے۔ پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے۔ ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے؟ آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو رہے۔ پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص) فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

۴۹۳۵- ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک شہر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا۔ ان کی گردن

لے گئے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انھی مختصر

۴۹۳۹- عَنْ سَلَسَانَ النُّعَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ النَّثَّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.

۴۹۳۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ

۴۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَسْمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عَصَنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَاءُ خُمُسَةُ الْمَطْفُورِ وَالْمَبْطُونِ وَالْفَرَقِ وَصَاحِبُ الْهَنْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَرُورٌ))

۴۹۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((إِنْ شَهِدَا أَهْلِي إِذَا لَقِيتُ)) قَالُوا فَسَنُحِبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبُطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ نَحْنُ مَقْسَمٌ أَشْهَدُ عَلَى أَيْلِكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ ((وَافْعَرِيقُ شَهِيدٌ))

۴۹۴۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادُ مِنْهُ غَيْرُ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ

بَابُ : شَهِيدُونَ كَابِيَان

۴۹۴۰- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص چارہا تھا اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی وہ ہٹا دی۔ اللہ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (و بالیہی جو مرض عام ہو جاوے۔ اس زمانہ میں طاعون قے دست سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا بخش یا استقاسے) جو پانی میں ڈوب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے۔

۴۹۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

۴۹۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۹۴۰) یہ نووی نے کہا ان کے سوال اور نوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو وفات الحجب سے مرے جو جمل کر مرے جو عورت زانیہ کے عارضے میں مرے جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے مال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مرد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

أَشْهَدُ عَلَى أَعْيُنِكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

۴۹۴۳- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
وَزَادَ فِيهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ)) .

۴۹۴۴- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ
لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ بَحْتَى ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ
قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونَ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) .

۴۹۴۵- عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ
بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمُّ مَنْ
عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

۴۹۴۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ ((وَأَعِدُّوا
لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ
أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)) .

۴۹۴۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَسْتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُنَّكُمْ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا
يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهَوْ بِأَسْهُمِهِ)) .

(۳۹۴۴) میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں
اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدر آباد میں طاعون سے انتقال کیا، مطعون بھی مرے اور مبطون بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا جردیوے
اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ اللہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش
نہ فرمادیں۔

(۳۹۴۶) نوٹ: کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی
مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہی

۴۹۴۸- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعَثَهُ.

۴۹۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ

۴۹۴۹- عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم نحی نے عقبہ

فَقِيمًا النَّحْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ

بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوزھے

هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ

ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک

عُقْبَةُ لَوْ لَأَنَا كَلَامًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَغَايِبِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ

نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا

لَا بِي شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ

آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے

الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى))

نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ

باب: رسول اللہ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ

طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا

ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

بیشمار گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان

۴۹۵۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۹۵۰- حضرت ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان

الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ

نہ پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور

اللَّهُ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ

وہ اسی حال میں ہوں گے۔

((وَهُمْ كَذَلِكَ))

۴۹۵۱- عَنْ الْمُغْبِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۴۹۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ (اس حدیث کا بیان کتاب

يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ

الایمان میں گزرا))

عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ))

اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

اہل حدیث کی فضیلت:

(۴۹۵۰) ☆ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت مراد ہے یا وہ جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ اہل بخاری نے کہا اہل علم کا ہے اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کم ہو گئے ہیں اب اہل بدعت اور مخالفت کا وہ جہوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موجد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صمد ہائے ارباب فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

۴۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۴۹۵۲- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً ۴۹۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ مَسْرُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يَتْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَالِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) .

۴۹۵۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہوئے تک۔

۴۹۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۹۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک۔

۴۹۵۵- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِصْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ)) .

۴۹۵۵- عثمان بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا میر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

۴۹۵۶- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَسْمَعُهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِثَرِهِ حَدِيثًا غَيْرُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۹۵۶- معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

۴۹۵۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَعِنْدَهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرُّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّ عَلَيْهِمْ فَيَبْتِغُوا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَالَ عَقِبَةٍ بَنِي

۴۹۵۷- عبد الرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبد اللہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہو گئے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے

عَامِرٌ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةٌ يَا عَقْبَةُ اسْمِعْ مَا يَقُولُ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ عَقْبَةُ هُوَ أَهْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا
تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ
قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَصْرُهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى
تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ عَبْدُ
اللَّهِ أَجَلٌ ثُمَّ يَنْفُتُ اللَّهُ رِجْلًا كَرِيمٍ الْمُسْلِمِ
مَسْهًا مَسَّ الْحَرِيرِ ((قُلَا)) تَتْرُكُ نَفْسًا فِي
قَلْبِهِ مِنْقَالٌ حَبَّةٌ مِنَ الْإِذْنِ يَا قَبِيضَةُ ثُمَّ يَتَقَى
شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

۴۹۵۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ
ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

بَابُ مُرَاقَاةِ مَصْلَحَةِ الدُّوَابِّ فِي السَّيْرِ
وَالنَّهْيِ عَنِ التَّغْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

۴۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا
سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ حَظَّهَا مِنَ
الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا
عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا غَرَمْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا
الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

۴۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ))
حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ ((وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ

ہیں؟ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول
اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا
ایک جماعت اللہ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب
رہے گی جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا
یہاں تک کہ قیامت آ جاوے گی اور وہ اسی حال میں ہونگے۔
عبداللہ نے کہا بے شک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ ایک
ہوا بھیجے گا جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر
لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے
برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو مارے جاوے گی بعد اس کے سب
برے کافر لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

۴۹۵۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں
گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات
کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

۴۹۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ اور پانی کے زمانے میں (یعنی
اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں
کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی
چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب
رات کو تم اترو تو راستے سے بچ کر اترو۔

۴۹۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر مزررا اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں
سفر کرو تو جانوروں کے معز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے
جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہو گا تو جانور چارہ نہ

(۴۹۵۹) کیونکہ رات میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ جن
لینے کے لیے۔

فَبَادِرُوا بِهَا نَفْسَهَا وَإِذَا غَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ
فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدُّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

٤٩٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ
وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ لَهْمَتَهُ مِنْ
وَجْهِهِ فَلْيَعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ)).

بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا
لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

٤٩٦٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا
وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدُوءٌ أَوْ عَشِيَّةٌ.

٤٩٦٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِمَثَلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ

٤٩٦٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ
فَلَمَّا قَامِمْنَا الْمَدِينَةَ دَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((أَمْهَلُوا
حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً كَيْ تَنْشِطَ
الشَّعْثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيَّةُ)).

٤٩٦٥- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَدِمَ
أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طَرُوقًا حَتَّى
تَسْتَحِدَّ الْمُغِيَّةُ وَتَنْشِطَ الشَّعْثَةُ)).

پاکر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی
مغز نہ رہے گا۔

باب: سفر ایک عذاب ہے

٣٩٦١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے اور
کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں، اکثر تکلیف
ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ
جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوئے

٣٩٦٢- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر
سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ
عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

٣٩٦٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٩٦٤- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے
ساتھ تھے جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو
جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو
عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاندان غائب تھا وہ
پاک کرے (یعنی بال لے لیوے)۔

٣٩٦٥- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسانہ چلا آئے
(بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاندان سفر
میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

(٣٩٦٣) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص
آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكَلَابِ الْمَعْلَمَةِ

٤٩٧٢- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُزِيلُ الْكِتَابَ الْمَعْلَمَةَ فَمُسِيكُنْ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمَعْلَمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَأِنِ قَتَلَ قَالَ وَإِنِ قَتَلَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّبَّاءِ فَأَصِيبُ فَقَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنِ أَصَابَهُ بِغَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ))

باب : سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان
٣٩٤٢- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنا سیکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام کیوے تو کھا جو شکار کرے۔ میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (لوک کی طرف سے) تو کھالے اس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

(٣٩٤٢) نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے کہ جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے۔ مالک کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبد القہم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو بے نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالا جماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے۔ شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمدہ اچھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمدہ یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہو گا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابو ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً اچھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصد اچھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور غنی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہو اور پھر اگر کتا سدھایا ہو نہ ہو تو اس کا شکار بالا جماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر اسم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے

۴۹۷۳- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو کھان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھالے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے پیسے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا۔

۴۹۷۴- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو تو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مرجاوے تو وہ وقید ہے (یعنی موقوفہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہ سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔ میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر

۴۹۷۳- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِمُ الْكِلَابَ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَفْسَكَ)) عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَتْ إِيَّاهُ أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَفْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ))

۴۹۷۴- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِعْرَاضِ فَقَالَ ((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِغَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْكَلْبِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَفْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَحَدُهُ ((قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كِلَابِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ))

اللہ سے ایسا ہی افضل کیا ہے۔ اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا اپنا چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہوا یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر سے بغیر پھل اور پر کے۔ وراہن و رید نے کہا کہ معراض ایک لبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور نیچے سے موٹی ہوتی ہے اور کنٹرول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے وراہن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ یا مردہ نہ کریں۔ ابھی مختصراً

(۵۰۷۳) منہ نوویؒ نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وراہن کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے کا شکار کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا ٹھکانا جائز رکھا ہے۔ ابھی مختصراً

نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۶- ترجمہ وہی ہے جو آگے گزرا۔

۳۹۷۷- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقید ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کہتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کہتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کہتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کہتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے)۔ اس نے پوچھا رسول اللہ سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کہتے پر نہ کہ دوسرے کہتے پر۔

۳۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۸۱- عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار

۴۹۷۵- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْمِعْرَاضُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۷۶- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۴۹۷۷- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَفْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۹۷۸- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِنْتِ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۷۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا حَارًا وَدَحِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَنَا أَذْرِي أَتِيَهُمَا أَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ)).

۴۹۸۰- عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۴۹۸۱- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِذَا

أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرَكُهُ حَيًّا فَأَذْبَحَهُ وَإِنْ
أَذْرَكُهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلُهُ وَإِنْ
وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا
تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ
سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا
فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ
وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ))

۴۹۸۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالَتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ
سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ
فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا
تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ))

۴۹۸۳- عَنْ أَبِي ثَمَلَةَ الْحَضَنِيِّ يَقُولُ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
نَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أُصِيدُ بِقَوْسِي
وَأُصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ
بِمُعْلَمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَجِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ
((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آيَاتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ
آيَاتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ تَكُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ
بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ

ذالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو
تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا لے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا
اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو۔ اور جو تو تیرا مارے تو
اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیرا کھا کر) ایک دن تک غائب
رہے بعد اس کے تو اس میں سو اپنے تیرے اور کسی مار کا نشان نہ
پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا
پائے تو مت کھا۔

۳۹۸۲- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیرا مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام
لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پاوے تو کھا اس کو۔ مگر جس صورت
میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ذوب کر
مرا یا تیرے تیر سے مرا۔

۳۹۸۳- ابو ثعلبہ نخعی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا
اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے
ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا
ملک شکار کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار
کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے
جو سکھایا نہیں گیا تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ
نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے
برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان
کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان
میں اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو پس جس کو
تیر پنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھالے اور جو تو اپنے

(۵۰۸۳) نووی نے کہا ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی باغیوں میں سوڑ پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں
شراب پیتے ہیں۔ تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن میں تو ان میں کھاؤ یہ اگر نہ ملیں تو دھو ڈالو ان کو کھاؤ یہ ان میں اور یہ حدیث مخالف
ہے فقہاء کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھو ڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا ہے

اللَّهُ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْعِلْمُ فَادْكُرْ
اسْمُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الَّذِي
لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَادْكُرْ ذِكَاةً فَكُلْ))

۴۹۸۴- عَنْ حَبِوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ
أَبِي الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي وَهْبٍ لَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْمِ

۴۹۸۵- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ
عَنْكَ فَادْكُرْهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنِ))

۴۹۸۶- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُشْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ
((فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنِ))

۴۹۸۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ
الْعَنْاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قُتُوبَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ
((كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَلَعْنَةُ))

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِّنَ
السَّبَاءِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

۴۹۸۸- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ
عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ زَادَ إِسْحَاقُ
وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الْوُفْرِيُّ وَلَمْ
نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ

۴۹۸۹- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنْ

شکاری کہتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو
ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح
کر پھر کھالے۔

۴۹۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۸۵- ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب
تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو
جب تک پیر بودار نہ ہو۔

۴۹۸۶- ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ
کھاوے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔

۴۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں کہتے کے شکار
میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ
جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

باب ہر دانت والے درندے اور ہر پنچہ والے پرندے
کی حرمت کا بیان

۴۹۸۸- حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے
سے۔ زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم
شام کے ملک میں آ گئے۔

۴۹۸۹- ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے

ہر برتن مل سکتا ہو اور اس حدیث سے جب دو برتن مل سکتا تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی
اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جس میں سور کا گوشت پکا کر بنا ہوا شراب پی جاتی ہو اور فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جس
میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ دیکھی مختصر۔

السَّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ رِكَانٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ

۴۹۹۰- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۴۹۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَغَيْرِهِ كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ بِأَنَّ صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ.

۴۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَآكِلَةٌ حَرَامٌ)).

۴۹۹۳- عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۹۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

۴۹۹۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۹۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

۴۹۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.

۴۹۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۴۹۹۷) نوویؒ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد ان کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسی طرح ہر درندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مردہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا

۴۹۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَتَلَقَى عِيرًا لِقُرَيْشٍ رَزَوْدًا جَرَانًا مِنْ تَمَرٍ لَمْ يَحْدِ لَنَا خَيْرُهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا أَضْرِبُ بَعْضُنَا الْحَبْطَ ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَتَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَفَعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ الْمَضْحَمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ ذَابَّةٌ تُدْعَى الْعَبْرُ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْنَا فَكُلُوا قَالَ فَأَقْبَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِعْنَا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا تَغْتَرِفُ مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنِ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدْرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ

۴۹۹۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہر راسم دار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توٹنے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا۔ تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے مچاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔

جابرؓ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عبر کہتے ہیں۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں لکھے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابرؓ نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابرؓ نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے

(۴۹۹۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنے توٹ اپنی گردنوں پر لپٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توٹہ ختم ہو چکا تو ابو عبیدہؓ نے سب کے توٹ جو باقی تھے جمع کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی نے کہا پہلے ابو عبیدہؓ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تھے۔ اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضرت نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا اس کو حرام نہ سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں ہے اور اجتہاد چاروں نے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مرد چاؤے خواہ شکار سے مرچاؤے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مجھلی کی حالت پر اور ہمارے اصحاب نے لہ

عَشْرَ رَجُلًا فَأَتَعَدَّهُمْ فِي وَفٍّ عَلَيْهِ وَأَحَدٌ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَجَلَ أَكْظَمَ يُعِيرُ مَعَنَا فَمَرُّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَرَوْدُنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاتِقُ فَمَّا قَدَمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعَمُونَا)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَسْكَلَهُ.

بھرتے تھے اور اس میں سے قتل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی، پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اس کے تنے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنالے تو شہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ایلا جو گوشت جو سفر کے لیے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھاؤ۔ جاہز نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

۴۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْخِرَاحِ نَرُصُّهُ عِوَا بَقَرَتَيْهِ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نَصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْحَبِطَ فَسَمِّيَ حَبِشَ الْحَبِطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَائِبَةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نَصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَمْنَا مِنْ وَدَّكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَحْسَانُنَا قَالَ فَأَحَدَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَخَصَّيْهُ ثُمَّ نَظَرُوا إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْحَبِشِ وَأَطْوَلِ جَحَلٍ

۴۹۹۹- جاہز سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ بچے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا بچوں کا لشکر۔ پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جس کو غنبر کہتے ہیں۔ اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا

اللہ مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھل کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جاہزی ص حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ اتنی مختصراً

فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ بِخَيْتِهِ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَابٍ
عَلَيْهِ تَمَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَثْبٍ عَلَيْهِ كَذَا
وَكَذَا قُدَّةً وَذَكَ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمَرٍ
فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْ قَبْضَةً
قَبْضَةً ثُمَّ أَغْطَيْنَا تَمْرَهُ تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدَنا
قَبْضَةً.

وہ اس کی پہلی کے تلے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی
آرمی بیٹھ گئے۔ جاہز نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے
اتنے گھڑے چربی کے ٹکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے
ملنے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو
ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دیے لگے۔
جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معصوم ہوا اس کا نہ بنا (یعنی ایک کھجور سے
کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک
کھجور بھی غنیمت تھی)۔

۵۰۰۰- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي
حَيْثُ الْحَيْضِ إِنَّا رَجَلًا نَحْرُ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ
ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

۵۰۰۰- جاہز سے روایت ہے تینوں کے لشکر میں ایک شخص نے
ایک دن تین اونٹ کائے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ۔ پھر
ابو عبیدہ نے منع کر دیا اونٹوں کے کائے سے اس خیال سے کہ
کئی اونٹ تمام ہو جاویں اور جہاد میں خلل واقع ہو۔

۵۰۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَخَّخَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثَ مِائَةِ نَحْمِي
أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

۵۰۰۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ
ہماری گردنوں پر تھا۔

۵۰۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَرَهُ قَالَ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحُرَّاحِ
فَفَعَلْنَا زَادَهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ
فَكَانَ يَقْوَتُنَا حَتَّى كَانَ يُصَيِّبُنَا كُلُّ يَوْمٍ تَمْرَةً.

۵۰۰۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہ
کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشہ دان
اکٹھے کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

۵۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ
وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ
عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثِ
وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلْنَا مِنْهَا الْخَيْشُ ثَمَانِي
عَشْرَةَ لَيْلَةً.

۵۰۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں تھا سمندر کے
کنارے، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ
لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

۵۰۰۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ إِلَى أَرْضِ خَيْبَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَافَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ.

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ

۵۰۰۵- امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ ساتھ کرنے سے خیر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

۵۰۰۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۶- ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کے رسول اللہ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گور خرباق حلال ہے)۔

۵۰۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۰۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۰۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

۵۰۰۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

(۵۰۰۵) علامہ جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباسؓ نے کہا حرام نہیں ہے۔ اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصر)

گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آپس میں کہیں۔ بعضوں نے کہا آپ نے ان کو قطعی حرام کر دیا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا قسم نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)۔

۵۰۱۱- سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی رات بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم ہستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیکھیں اپنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا اواز دو گوں و اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

۵۰۱۲- براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۳- حضرت ابو اسحاقؓ سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۴- براء سے روایت ہے ہم منع کئے گئے ہستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۱۵- براء بن عازبؓ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ہستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دیے گا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

۵۰۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۱۷- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ

نَطَعُمُوا مِنْ لَحْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقَسْتُ حَرَمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ نَحَدَّثَنَا بَيْنَا فَقُلْنَا حَرَمَهَا الْبَيْتَةُ وَحَرَمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ.

۵۰۱۱- عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَخَاعَةٌ لَيْلِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ خَيْرٌ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّخَرْنَاهَا فَلَمَّا عَنَتُ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَكْتَفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لَحْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَامُوا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا الْبَيْتَةُ.

۵۰۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى يَقُولَانِ أَصَابَنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْتَفُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۳- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَابَنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْتَفُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ نَهَيْتُنَا عَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بَيْتَةً وَنَضِيحَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلَاهَا.

۵۰۱۶- عَنْ غَاثِمِ بْنِ الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۰۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَذْهَبُ إِلَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ

سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا تنف کرنا حرام کیا خیر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

۵۰۱۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیر کو جس دن فتح ہو اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا گوشت بہار اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص بولا ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کر لو۔

۵۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اس کا کھانا۔ پھر سب ہانڈیاں اٹھی گئیں اور گوشت ان میں اٹل رہا تھا۔

۵۰۲۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کھائے گئے پھر دوسرا آیا اور یونا گدھے فنا ہو گئے۔ تب آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں اٹل دی گئیں۔

حُمُولَةُ النَّاسِ فَكِرَةٌ أَنْ تَذْهَبَ حُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرٌ لِّحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَسْمَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْ قَدُوا بَيْرَانَا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوْقِدُونِ)) قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا ((عَلَى لَحْمِ حُمْرٍ)) إِنْسِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَانْكسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَلِكَ.

۵۰۱۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۲۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أَصَبْنَا حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْفِيتُ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَلْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

۵۰۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْرَ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ الْحُمْرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْنَيْتُ الْحُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لَحْمِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ لَجِيسٌ قَالَ فَأَكْفِيتُ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ (۱)

۵۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ

لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

۵۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا

رَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلِ وَخَمْرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ

۵۰۲۴- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۰۲۵- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ

۵۰۲۶- عَنْ جِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ إِبَاحَةِ النَّصَبِ

۵۰۲۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّصَبِ فَقَالَ ((لَسْتُ

بِأَكْلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ))

۵۰۲۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَكْلِ النَّصَبِ فَقَالَ ((لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ))

۵۰۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَنِ عَنْ أَكْلِ النَّصَبِ فَقَالَ

((لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ))

باب: گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

۵۰۲۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے مع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے

اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۵۰۲۳- جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں

گھوڑوں کا اور گور خروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ

ﷺ نے بستی کے گدھے سے۔

۵۰۲۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۲۵- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کا

رسول اللہ کے زمانہ میں پھراس کا گوشت کھایا۔

۵۰۲۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب: گویہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

۵۰۲۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ سے پوچھا گیا گویہ کا گوشت تو آپ نے فرمایا میں اس کو کھاتا

ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۵۰۲۸- ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

سے پوچھا گویہ کھانے کو تو آپ نے فرمایا میں اس کو کھاتا ہوں نہ

حرام کہتا ہوں۔

۵۰۲۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے۔

(۵۰۲۵) نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام

مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(۵۰۲۷) آپ نے نہیں کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جیسے دوسری روایت ہے پر صحیح ہے

نے کھایا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا یہ ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ

کہا۔ (نووی)

۵۰۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سعدؓ بھی تھے۔ وہ گوہ کا گوشت لائے تو ایک عورت نے آپ کی بیبیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ پیرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

۵۰۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہؓ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے)۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا

۵۰۳۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّيْتِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرِ أَنْ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضَبِّ فَلَمْ يَأْكُلَهُ وَلَمْ يَحْرَمَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسَامَةَ فَإِنْ فَمَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۵۰۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَتَوْا بَنَحْمِ ضَبٍّ فَتَادَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي))

۵۰۳۳- عَنْ ثَوْبَةَ الْغُبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدَتْ ابْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْنَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَتَضَفَّ فَلَمْ أَسْمَعُهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِسَلِّ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

۵۰۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأَتَيْتُ بِضَبٍّ مَحْنُودٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ

اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔ خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے۔

۵۰۳۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ کی بی بی تھیں اور خالد تھیں خالد اور ابن عباسؓ کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے۔ پھر وہ گوہ رسول اللہ کے سامنے رکھا گیا اور تم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بولی انھی رسول اللہ سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائیں تھیں وہ کبے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ! یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد بن ولیدؓ نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ خالدؓ نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ دیکھ رہے تھے مجھے کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

۵۰۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالدؓ کی خالد تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا۔ اس کو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدْنِي أَعَافُهُ) قَالَ خَالِدٌ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ.

۵۰۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَاتُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا ضِيًّا مَحْضُوقًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيَسْئَلُ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ الْحُضُورِ أَخْبِرِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَدِمْتُ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْرَأْتِ الضَّبَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدْنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَيْهِ.

۵۰۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حَفِيدَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِسَبِيلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي أَخْبَرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَعْصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي جَعْرِهَا.

۵۰۳۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ
وَلَحْنُ فِي يَسْتِ مِمُونَةٍ بِضَيْتِ مَشْوِيَّتِينَ بِوَشَلِ
حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مِمُونَةٍ
۵۰۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَهُوَ فِي يَسْتِ مِمُونَةٍ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ يَلْحَمُ حَسْبُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ
۵۰۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَذَتْ خَالَتِي أُمُّ
حَفِيدٍ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَحْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا
فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَاللَّقِيطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْذُرًا
وَأَكَلَ عَلَى مَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ
حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
۵۰۴۰- عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا
عُورُسُ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا
فَأَكَلْتُ وَتَرَكَ فَقَبِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ
فَأَحْبَبْتُهُ فَأَكْتَوِ الْقَوْمَ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا
أَكْلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أَحْرَمُهُ)) فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ بَعْضُ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجِلًّا وَمُحَرَّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَا هُوَ عِنْدَ مِمُونَةٍ
وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَأَمْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِبَ إِلَيْهِمْ خُورَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ
فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مِمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبٌّ فَكَفَّ
يَدَهُ وَقَالَ ((هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكْلُهُ قَطُّ)) وَقَالَ
لَهُمْ ((كُلُوا)) فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ

۵۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ دو گویہ آئے
بکھے ہوئے۔

۵۰۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میری
خالہ ام حفیدہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ کبھی
آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ
کے دسترخوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان
پر نہ کھایا جاتا۔

۵۰۴۰- یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہانے بلایا
مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعضوں نے کھائی
بعضوں نے نہ کھائی۔ پھر میں دوسرے دن ابن عباس سے ملا
اور ان سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں
کیں۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا نہ میں اس
کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔ حضرت ابن
عباس نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر
ایک چیز کو حلال کہیں۔ حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت کی
صفت بھی آتی ہے یَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَحُرْمٌ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ)
بلکہ آپ ایک روز مِمُونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد
بن ولید بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اتنے میں ان لوگوں کے
سامنے ایک خوان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا جب رسول اللہ
نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو مِمُونہ نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت
ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے
کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن

الرَّيْبِ وَالْمَرْثَةِ وَقَالَتْ مَيْسُونَةُ لَا أَكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبِّ فَأَمَّا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ ((لَا أَذْرِي لَعَلَّهُ مِنْ الْقُرُونِ الَّتِي مَسَحَتْ)).

۵۰۴۲- عَنْ أَبِي الزَّيْتَرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعُمُوهُ وَقَدِيرُهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعْمِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَأَمَّا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعْمُهُ.

۵۰۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ مَضْبِيَّةٍ فَمَا نَأْمُرُكَ أَوْ فَمَا نَنْهَيْكَ قَالَ ((ذَكِّرْ لِي أَنَّ أَهْلَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَسَحَتْ)) فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ رَعَايَةِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعْمُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَغْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِلٍ مَضْبِيَّةٍ وَإِنَّ عَامَّةَ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَلَّدَ عَادُوهُ فَعَادُوهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ ((يَا أَغْرَابِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سَبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَحَتْهُمْ ذَوَابُّ يَدْبُونُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا

ولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میسونہ نے کہا میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ کھائیں گے۔

۵۰۴۱- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے)۔

۵۰۴۲- ابو الزیتیر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچھا انہوں نے کہا مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۵۰۴۳- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابو سعیدؓ نے کہا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور انہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے نفرت ہوئی۔

۵۰۴۴- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھاتا ہے اکثر میرے گمراہوں کا۔ آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا پھر پوچھ اس نے پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے میں نہیں جانتا کہ گوہ انہی جانوروں میں سے ہے یا کیا اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا اس کو

فَلَسْتُ أَكُلُهَا وَلَا أَهْنِي عَنْهَا»

حرام کہتا ہوں۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانا درست ہے

۵۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِ عَزْرَاتٍ فَأَكَلُ الْجَرَادِ.

۵۰۴۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

۵۰۴۶- عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ سَعِ عَزْرَاتٍ وَ قَالَ يَسْحَتُ سَبْتُ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ مَاتَ أَبُو سَعِيدٍ.

۵۰۴۶- ابو یغفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ابن عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

۵۰۴۷- عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَعِ عَزْرَاتٍ.

۵۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ

باب: خرگوش حلال ہے

۵۰۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَقْبَحْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَسَفَعُوا عَلَيْهِ فَلَقَبُوا قَانٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَخْفَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرَكَيْهَا وَفَعَلْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ.

۵۰۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مر الظهران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پتھر اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں لے کر آیا آپ نے لے لیا ان کو۔

۵۰۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ بَيَحْيَى يَوْرَكَيْهَا أَوْ فَعَلْتُهَا.

۵۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۰۴۶) نووی نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ قحط کی جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا لٹھری یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی نکلے اس کا کاٹیں یا اس کو زبا کیں یا زہر دے یا گار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ اجماع۔

(۵۰۴۸) نووی نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمر بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ اجماع۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْإِصْطَادِ
وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان
ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں
پھینکنا درست ہے

۵۰۵۰- عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ
يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى
عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ
بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَقْطَعُ الْعِزَّ ثُمَّ
رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرْكَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ
أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا
أَكَلَمُكَ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا.

۵۰۵۰- ابن بریدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مغفل نے ایک
شخص کو دیکھا اپنے یاروں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری
مارنا گھٹلی مارنا کوئی اور چیز ان کے مانند واگھیوں کے بیچ میں رکھ
کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر)۔ عبد اللہ نے اس سے کہا
تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ مکر وہ جانتے تھے یا منع
کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مارتا
ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی
کے لگ جاتا ہے)۔ پھر عبد اللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے
ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ مکر وہ
رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو
خذف کے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

۵۰۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۱- عَنْ كَيْسِ بْنِ يَهْدَى الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۵۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي حَدِيثِهِ
وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُنْكَأُ الْعَدُوُّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدُ وَلَكِنَّهُ

(۵۰۵۰) بخاری نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے۔ اسی طرح ان لوگوں کی جو جان
بوہ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ
اپنے خلاف نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے
حدیث کعب بن مالک غیرہ کی۔ اچھی

مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک
ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا مدرس یا مرجع یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب
العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا
سمجھتا ہے۔

يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَنْفِقُ الْعَيْنَ وَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ ((إِنَّهَا لَا تَنَكُّ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفَقُّ الْعَيْنِ))

۵۰۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن مفضل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

۵۰۵۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْزَلٍ خَذَفَ قَالَ فَتَهَاةُ وَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْخَذَفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنَكُّ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفَقُّ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَعَذَّفَ لَا أَكَلْتُكَ أَبَدًا

۵۰۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے

بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَ تَحْدِيدِ الشَّفَرَةِ

۵۰۵۵- شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہی مستحب ہے کہ چہرے جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے)

۵۰۵۵- عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيَّانَ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ((فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفَرَتَهُ فَلْيَبْرِخْ ذَبِيحَتَهُ))

۵۰۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۶- عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

۵۰۵۷- ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب

۵۰۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ حَدَّيْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ

(۵۰۵۷) اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر

الْحَكَمَ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَحَاجَةً يَوْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَوَّرَ الْبَهَائِمُ.

۵۰۵۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۰۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

۵۰۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۰۶۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِغَفِيرٍ قَدْ نَصَبُوا دَحَاجَةً يَوْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

۵۰۶۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِيَّانِ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَوْمُونَهُ وَقَدْ حَقَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ حَاطِفَةٍ مِنْ نِيلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

۵۰۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

۵۰۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۹- حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۵۰۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۱- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

۵۰۶۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پرندہ لگے اس تیر کو وہ لے لیوے۔ جب ان لوگوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے۔

۵۰۶۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔



اللہ کہتے ہیں جتنی جانور کو باندھ دیا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

کِتَابُ الْأَضَاحِي

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا

باب: قربانی کا وقت کیا ہے

۵۰۶۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِرُءُوسِ لَحْمٍ أَضَاحِيٍّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَهُ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۳- جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید الاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں بھیجا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور دوزخ ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کاٹے۔

(۵۰۶۳) جو نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گارت ہو گا نہ نفل الا لازم ہو گی اور یہی مذہب ہے۔ ملک اور احمد اور ابو یوسف اور اشعری اور ابو ثور اور حنفی اور ابو داؤد وغیرہم اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ ازلیت کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے ورنہ نخی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ سخی میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے۔ اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی کرنا درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز نہ پڑھے خواہ شہر والہ ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو۔ اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہو گی۔ اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہے گو اس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا حیر حویس کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بار حویس کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ ابھی مختصر؟

۵۰۶۵- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَشْحَىٰ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَىٰ صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَىٰ غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَىٰ اسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۵- جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید الاضحیٰ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۰۶۶- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ عَلَىٰ اسْمِ اللَّهِ كَعْدِيذٍ أَبِي الْأَحْوَصِ

۵۰۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۷- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ الْبَحَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَىٰ ثُمَّ حَضَبَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ))

۵۰۶۷- جندب بن بکلی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس موجود تھا عید الاضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے۔

۵۰۶۸- عَنْ شُعْبَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ مِثْلَهُ

۵۰۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۹- عَنْ الْأَنْبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَضْحَىٰ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذُلْتُ شَاةٌ لَحْمٌ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَاعَةً مِنْ الْأَمْعَرِ فَقَالَ ((ضَحَّ بِهَا وَلَا تَصْلُحْ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ))

۵۰۶۹- براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے کانا (یعنی گوشت کھانے کیلئے) قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔

۵۰۷۰- عَنْ الْأَنْبَاءِ بْنِ عَزَابٍ أَنَّ حَالَةَ أَبَا بُرْدَةَ بْنِ بَيَّارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ لَللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُورَةٌ وَإِنِّي غَضَلْتُ نَسِيكَنِي لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَجِدَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۰۷۰- براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن بیار نے رسول اللہ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرنی تو کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے

بدلے مقررہ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے ہاں بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ نے فرمایا پھر قربانی کروہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عرب میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی قربانی نہ تھی مگر چھ نلکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیر درست ہے)

۵۰۷۱۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر ل۔

۵۰۷۲۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے اس نے رسول اللہ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی حمدگی تو ایک فرہ بکری دو دلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَادَ نُسْكَأ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنِّي شَاتِي لَحْمٍ فَقَالَ ((هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ وَلَا تَجْزِي جَذَاعَةً عَنْ أَحَدٍ يَغْذَلُكَ))

۵۰۷۱۔ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحُنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ عَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُتَيْمٍ.

۵۰۷۲۔ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَالِيَهُ وَسَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبَلَتَنَا وَنَسَكَ نُسْكَأ فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ عَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا نَسَكَتُ عَنْ ابْنِ لَبِي فَقَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ)) فَقَالَ ابْنُ عِنْدِي شاةٌ خَيْرٌ مِنِّي شَاتَيْنِ قَالَ ((صَحَّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَةٍ))

۵۰۷۳- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولَى مَا نَبَدْنَا بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نَصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْخَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي خَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((أَذْبَحْنَهَا وَلَكِنْ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۳- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن بیار نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے منہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا)۔ آپ نے فرمایا تو ذبح کر اسی کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

۵۰۷۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۷۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۷۴- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النُّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرُوا خَذَعَتِهِمْ.

۵۰۷۶- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔ ایک شخص بوا میرے پاس ایک دوودھ والی (یعنی کم سن ابھی دوودھ چیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا جذعہ)۔

۵۰۷۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرِ فَقَالَ ((لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّي)) قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاءٌ لِي مِنْ هَيْ خَيْرٌ مِنْ شَعْبَةٍ لَحْمٍ قَالَ ((فَضَحَّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۷- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسری قربانی کر۔ وہ بولا یا رسول اللہ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ منہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۵۰۷۷- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ النُّصُلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيْدِلْهَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شَعْبَةٌ وَأَضَنَّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَكِنْ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ))

۵۰۷۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۷۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ

إِشْكٌ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَمَةٍ.

۵۰۷۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ((مَنْ كَانَ ذَبْحٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِوَارِيهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي خَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَتَائِي لَحْمٍ أَفَادُ ذَبْحَهَا قَالَ فَرَحَصَ لَهُ فَقَالَ لَا أُدْرِي أَتَلَعْتُ رُحَصَتَهُ مِنْ مِوَاهِ أَمْ لَا قَالَ وَأَنْكَفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَثِيبَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُصْنَةٍ فَتَوَزَّعُوا أَوْ قَالَ فَتَحَرَّعُوا.

۵۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبْحٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِدَّ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْةَ.

۵۰۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَرَحَصَ رَجُلٌ لَحْمٍ فَنَبَاهَهُمْ أَنَّ يَذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحْيًى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا)).

بَابُ سَنِّ الْإِضْحِيَّةِ

۵۰۸۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ نے اس کو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذبہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں؟ آپ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو ہانٹ لیا۔

۵۰۸۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۰۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز پھر گوشت کی بویائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

باب: قربانی کی عمر کا بیان

۵۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر

(۵۰۸۲) ہونوئی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ذبہ کے سوا اور جانور کا جذبہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے مگر اذاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذبہ درست ہے اور ذبہ کا جذبہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمرؓ اور زہریؓ کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اذاعی اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نخل گائے بھی طہ

تَذْبَحُوا إِنَّا مُبْتَلَاؤُكُمْ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ عَنْكُمْ
فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ))

۵۰۸۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى
بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
بِالسَّبْيَةِ فَقَدِمَ رَجُلٌ فَخَرَّوْا وَظَلَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فَخَرَ فَبَذَهُ أَنْ
يُعِيدَ يَنْحَرُ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۸۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا
عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ غَنَمٌ فَذَكَرَهُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
((ضَحِّ بِهِنَّ)) قَالَ فَنَبِيٌّ عَلَى ضَحَايِهِ.

۵۰۸۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْثَةِ
الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا ضَحَايَا
فَأَصَابَنِي خَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي
خَذَعٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِنَّ))

۵۰۸۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ
مَعْنَاهُ.

دوسرے میں لگا ہو) البشہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ
کرو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

۵۰۸۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو بدینہ میں تو کئی آدمیوں نے
آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ نے بھی قربانی کر لی پھر
رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی
ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ قربانی نہ کریں تم
قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب
تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)۔

۵۰۸۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے پیاروں کو بانٹنے کے
لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا بکری کا انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسی کو
قربانی کرو۔

۵۰۸۵- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ
میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں جذعہ آیا آپ نے فرمایا
اسی کی قربانی کرو۔

۵۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تذبت کی طرف سے اور ہر ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو۔ اور بعضوں نے
کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ
ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست
عمدہ ہو۔ اسی مختصر

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً
بِلَا تَوَكُّلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

۵۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بَيْنَهُ وَسَمَى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۵۰۸۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ رَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَى وَكَبَّرَ.

۵۰۸۹- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ.

۵۰۹۰- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

۵۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبَشٍ أَفْرَنٍ بَطْنًا فِي سَوَادٍ وَيَتْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنِّي بِهِ لَيُضْحِي بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

۵۰۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینک دار آپ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے نور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹنے وقت تاکہ جو نور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے۔

۵۰۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کاٹنے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۰۹۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینک دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہی ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا

(۵۰۸۷) نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینک جانور یعنی جس کا سینک اگا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینک ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے توشافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور کانے اور ٹکڑے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسے ہی اندھے یا گھمبے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چیت کبرا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو۔ انہی مختصر

(۵۰۹۱) نووی نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کراہ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چھری دہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھروالوں کی طرف لے

عَابِدَةُ هَلُمِّي الْمُدِيَّةَ)) ثُمَّ قَالَ ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَقَعَلَتْ ثُمَّ أَبْعَدَهَا وَأَعَدَّ الْكَبْشَ فَأَضْحَعَتْ ثُمَّ ذَبَحَتْ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

میںڈھا قربانی کے لیے آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لی اور میںڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا اسم اللہ باللہ قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ أَزْهَرَ الدَّمِّ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَمَا نَزَلَ الْعِظَامَ

٥٠٩٢- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مِدَى قَالَ ﷺ ((أَعْجَلُ أَوْ أَرْبَى مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلَّ نِيسِ السِّنِّ وَالظُّفْرِ وَسَأَخَذْتُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمِدَى الْحَيَاةِ)) قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَنَحْمٍ فَلَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَخَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوْبَدَ كَأَوْبَدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا))

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے

٥٠٩٢- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جو اس کو کہا سوا دانت اور ناخن کئے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کر۔

خبر سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ کہا اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص۔ اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔ ابھی

(٥٠٩٢) یعنی تیز ہر چھی وغیرہ سے اس کو مار تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جاوے تو اس کو کھاو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہ صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تھوار چھری نیز چھر ٹکڑی کا ٹکڑی ٹھیکری تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر وہ حار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نروی مختصر)

۵۰۹۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ فَأَصْبَحْنَا غَنَمًا وَابِلًا فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكَفَفَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِحُزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَتَبَهُو حَدِيثٌ يَحْتَمِلُ مِنْ سَعِيدٍ

۵۰۹۳- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اونڈھائی گئیں۔ پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۵۰۹۴- عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوَرُ الْعُدُورِ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَتَذَكَّرْنَا بِاللَّيْلِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَتَذَكَّرْنَا بَعْدَ مِنْهَا فَرَمَيْنَا بِالْبَيْتِ حَتَّى وَغَصْنَاهُ

۵۰۹۴- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نہ کل کے چھکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک لگا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گر لیا اس کو۔

۵۰۹۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ يَهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِمِثَالِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفَتَذَكَّرْنَا بِالْقَضَبِ

۵۰۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوَرُ الْعُدُورِ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى وَسَأَقِ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكَفَفَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ

۵۰۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسِجِهِ

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۰۹۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْبَعْدَ مَعَ

۵۰۹۷- ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عید کی نماز میں

(۵۰۹۳) آپ نے ہانڈیوں کو اونڈھ دیا کیونکہ نصیحت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچے جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۷) ایک طاائفہ علماء نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (تووی مختصراً)

عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لَحْمٍ نُسَكِّنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

۵۰۹۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ
شَهِدَ الْبَيْعَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ
صَنِّتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّيْ لَنَا
قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَضَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَحْمًا نُسَكِّكُمْ
فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا.

۵۰۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
۵۱۰۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمٍ
أَصْحَبِيهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

۵۱۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
الْثَّيْتِ.

۵۱۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لَحْمُ الْأَصْحَابِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ
سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الْأَصْحَابِيِّ
فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ

۵۱۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَافِدٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ
لَحْمِ الصَّحَابَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ

حضرت علیؑ کے ساتھ تھا انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس
کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت
کھانے سے تین دن کے بعد۔

۵۰۹۸- ابو عبیدہؓ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی
حضرت عمرؓ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت
علیؑ کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا
لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہؐ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت
کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مست کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ
تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔
۵۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین
دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

۵۱۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن
کے بعد۔ سالمؓ نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۳- عبداللہ بن وافدہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ
نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن
ابی بکرؓ نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا
عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ

(۵۱۰۳) جو نوویؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے
صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نقل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علامہ

دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آئے عید الاضحیٰ میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکلیں بناتے تھے ان کی کھالوں کی اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ نہ رکھنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

۵۱۰۳- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کر دو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)۔

۵۱۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطا سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۰۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

۵۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَعَ أَهْلُ أُيُوتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ادْخِرُوا فَلَانًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِهَا بَقِيَّ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ الْأَضْحِيَّةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا فَهِيَ تَأْكُلُ كُلُّ لَحْمٍ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ نَقَالٍ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَعْتُمْ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

۵۱۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ نَمَلٍ فَإِنْ بَعْدَ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا))

۵۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمٍ بَيْنَنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِئَةِ فَدْرٍ خَصَرْنَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ فَإِنْ نَعَمْ

۵۱۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَا نَعْمَلُ لَحْمَ الْأَضْحَى فَوْقَ ثَلَاثِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثِ

۵۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا تَزَوَّدُهَا إِلَى

لہ نے کہا ہے کہ یہاں کھاوے اور یہاں صدقہ دینے اور یہاں دوستوں کو ہدیہ کرے اور یہ ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب ہے واجب نہیں اور بعضے سلف سے اس کا وجوب منقول ہے۔ (ابھی مختصر)

الْمَدِينَةِ عَلَى غَنَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۵۱۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحُومَ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثِ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَشَكَّوْا بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَهُمْ عِيَالًا وَخَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((كُلُّوْا وَأَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا)) أَوْ ادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْنَى

۵۱۰۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي يَتِيهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ شَهْرٍ)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلٍ فَقَالَ ((لَا إِنَّ ذَلِكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِحَبْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشَوْ فِيهِمْ))

۵۱۱۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ أَصْلَحِ لَحْمَ هَذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ

۵۱۱۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُقَاعِ ((أَصْلَحِ هَذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَأَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۵۱۱۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بناتے مدینہ تک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

۵۱۰۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے ہاں بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

۵۱۰۹- سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے)۔ جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

۵۱۱۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان! اس کا گوشت بٹا رکھ میں آج کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے۔

۵۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۱۲- ثوبانؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں اے ثوبان! یہ گوشت بٹا رکھ میں نے بتایا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

۵۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۱۰) نورانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں تو شہر رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروط ہے جیسے میتم کو اور بیمار اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور شخصی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور کہ میں قربانی نہیں ہے۔

وَلَمْ نَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ.

۵۱۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ ذِمَاةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوْقَ فَلَاتٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ الشَّيْءِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلَّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

۵۱۱۵- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَلَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَبَّانٍ

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

۵۱۱۶- عَنْ أَبِي شُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ)) (إِذَا ابْنُ رَافِعٍ فِي رَوَاتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ الشَّجَرِ كَانَ يَنْتَجِعُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ).

بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضَحِّيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا

۵۱۱۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

۵۱۱۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کردان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشکب کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نہ کر کے والی چیزیں۔

۵۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

۵۱۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے

۵۱۱۷- ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

(۵۱۱۳) ہذا نووی نے کہا ان حدیثوں میں تاریخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہ کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجزاء سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجزاء تاریخ نہیں ہے لیکن تاریخ کے وجہ دیکھنا کا ہے انتہی

(۵۱۱۶) ہذا اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے نول دہے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ شخص کرنا تھا جس کے سوا نہ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرنا پہلوئی کے بچے کو بڑوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں حضرت نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

(۵۱۱۷) ہذا نووی نے کہا بعض علماء کا فعل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ بھی حرام ہے لیکن ہے احمد و اسحاق اور داؤد و لک

جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔ سفیان (جو راوی ہیں اس حدیث کے ان) سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

۵۱۱۸- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے۔

۵۱۱۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن پر نہ رہنے دے۔

۵۱۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے۔

۵۱۲۲- عمرو بن مسلم بن عمار لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ پھر میں سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے مجتہد میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْخِيَ فَلَا يَصْخْ مِنْ شَعْرِهِ وَتَشْوِهِ شَيْئًا)) قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنْ بَعْضُهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ.

۵۱۱۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ وَعِنْدَهُ أَضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يَصْخِيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا)).

۵۱۱۹- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْخِيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)).

۵۱۲۰- عَنْ عُمَرَ أَوْ عُمَرُو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۱۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَتَلُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلُ هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْخِيَ)).

۵۱۲۲- عَنْ عُمَرَ أَوْ عُمَرُو بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَمَارِ الشَّيْبِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبِيلِ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَسْحَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيتُ وَتَرَكْتُ حَدِيثِي أُمِّ سَلَمَةَ

للہ کا بھی یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ بھی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دور روایتیں ہیں۔ اجماعی مختصراً

حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔
۵۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَوَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
۵۱۲۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ
وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے
جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

۵۱۲۴- ابو الطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت
علیؑ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر بتلاتے تھے یہ سن کر حضرت علیؑ
ناراض ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی
جو اور لوگوں سے چھپائی ہو مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ
شخص بولا وہ یہ ہیں اے امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے فرمایا لعنت
کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ
اس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے
اللہ اس پر جو جگہ دے دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر

۵۱۲۴- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ
إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ
غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أُرْبِعُ قَالَ فَقَالَ مَا
هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ ((لَعْنُ اللَّهِ مَنْ
لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ
اللَّهُ مَنْ أَوْى مُحَدِّثًا وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ

(۵۱۲۴) چونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ
رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلایے۔ معاذ اللہ اس میں
حضرت کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نوویؒ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی
کا نام لے کر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موی کا یا عسی کا یا کبجے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خولہ ذبح کرنے والا
مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعیؒ نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی
منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہو گا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم
مروزیؒ نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹنے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں
کیونکہ صالحین بدھ اللہ میں داخل ہیں۔ اور رافعیؒ نے کہا کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی جیسے عقیدہ
کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہو گا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ
ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہو گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے
اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا دھارے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسے جانور جو غیر اللہ کی طرح

الْأَرْضِ))

۵۱۲۵- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا نَعْلِي بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا بِشْيءٍ أَسْرَهُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

جو زمین کے نشان کو بدلے۔

۵۱۲۵- ابوالطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؑ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو سکھائی؟ انہوں نے کہا آپ نے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کانٹے چانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدل زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

۵۱۲۶- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْيءٍ فَقَالَ مَا أَخَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْيءٍ لَمْ يَخُفْ بِهِ النَّاسُ كَخَفَةِ إِبْنِ مَا كَانَ فِي قَرَبِ سَتِيحِي هَذَا قَالَ فَأَعْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا))

۵۱۲۶- ابوالطفیل سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے خلاف میں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ لکھا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ذبح کرے چانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے معذ اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا پتاوے)۔



ہر تعظیم کے لیے کامایا ہو مطلقاً پر ہیز کرے گواں پر کائے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔

کِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

باب: خمر کی حرمت کا بیان

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۵۱۲۷- حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی۔ میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر ازخرا (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لادوں اور بچوں اور میرے ساتھ ایک سار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ ازخرا کر بیچ کر کچھ پیسہ کمادوں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹیاں بٹھایا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی)۔ ان کے

۵۱۲۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْتَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِبًا أُخْرَى فَأَنْتَحْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَبِرَ لِأَيِّعَةٍ وَتَعَيَّ صَائِفٌ مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعٍ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَكِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ فَبَيْنَ مَا تَغْنَبُ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَحَبَّ أَسْنَتُهُمَا وَتَفَرَّقَ عَوَاصِرُهُمَا ثُمَّ

(۵۱۲۷) رهن معقلات لقناء ۞ وضع السكين في اللبائ منها وضر حهن حمزة بالدماء

وعجل من اطابها للشرب ۞ قدبدا من طيخ او شواء

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں گھنٹن میں جو سب ایک جا۔ چلان کی گراں پر جلدی چھرا۔ مالان کو تو خون میں اور لٹا۔ پٹان کے ٹکڑوں سے جو جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نوٹ: نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہؓ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اور اونٹنیوں کی کوبان کاٹ لینا ان کی کونکھیں پھاڑ ڈالنا ان کا گوشت کھالینا ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ مٹوالا ہوتا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اب رہ گئے باقی کام وہ اندیشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دراپنے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سر کہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور اندیشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہو گا اور شاید حضرت حمزہؓ نے وہ نقصان حضرت علیؓ کو دے دیا ہو یا حضرت علیؓ نے معاف کر دیا ہو یا حضرت نے حمزہ کی طرف سے لیا کر دیا ہو۔ اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہؓ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان والا لیا

أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ
السَّامِ قَالَ قَدْ حَبَّ أَسْبَسْتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَحَرَّحَ وَمَعَهُ زَيْدُ
وَأَتَقَلَّفْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ
فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ
لِلْأَجَانِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقَبِّحُهُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

پاس ایک لوٹری تھی جو گاری تھی آخر اس نے یہ گلیا لایا حمر
للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی
کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیہ لے لیا۔ ابن
جریر نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی نہ لیا۔ نہیں
انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا میں نے
جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا میں رسول اللہؐ کے پاس
آیا آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا۔ آپ
نکلے اور آپ کے ساتھ زیدؓ تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ
حمزہ کے پاس پہنچے۔ آپ حمزہ پر غصے ہوئے۔ حمزہ نے آنکھ اٹھا کر
دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر
جناب رسول اللہؐ اٹھے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے
کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں۔

۵۱۲۸- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۲۹- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي
بِالنَّعْمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ
أَتَيْتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعْدَلْتُ
رَجُلًا صَوْنَعًا مِنْ بَنِي قَيْنَعٍ يَتَوَجَّعُ مَعِيَ فَنَأْبَى
بِإِخْرَاجِ أَرَدْتُ أَنْ أُبَيِّعَهُ مِنَ الصَّوْنَعِينَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ

۵۱۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
۵۱۲۹- حضرت حسین بن علیؑ محبوب رسول اللہ ﷺ سے
روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک
اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہؐ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو
دی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہؑ زہراءؑ سے
جو صاحبزادی تھیں رسول اللہؐ کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سار
سے نئی قینقار کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر
آخر لاویں اور ساروں کو بیچیں اور اس سے میں دیکھ کروں اپنی

لہ اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالیہا گل کسی کا مال تلف کر دے تو نہ وہ ان لازم ہو گا اور یہ جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے گر خر کے بعد کاٹے
تو حلال تھے اور جو خر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے باجماع نہیں ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشے کی حالت میں تھے اور اس
حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ اجماعی مختصر

یہ حمزہ نے نشے میں کہا حضرت علیؑ کو دیکھ کر اور زیدؓ کو دیکھ کر زیدؓ تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہؓ
کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہؐ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ کی طرف بھی ہو تو نشے میں یہ بات ان
سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہؐ کے بھی بچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ
کہ حضرت حمزہؓ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا کہ اپنا اور حضرت حمزہؓ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہؐ کے دادا تھے۔

فِي وَبَيْتٍ غُرْسِيٍّ قَيْنًا أَنَا أَجْمَعُ يُشَارِقُنِي مَتَاعًا
مِنْ الْأَنْصَارِ وَالْعَرَابِ وَالْجَبَالِ وَشَارِقَانِي مَتَاعًا
إِلَى حَنْبٍ حُحْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ
جِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِقَانِي قَدَا
الْحَبِثُ أُسِيمَتُهُمَا وَبَقَرَتُ خَوَاصِرَهُمَا وَأَجَدَ مِنْ
أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْتِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ
الْمُنْظَرَ مِنْهُمَا فَلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرَابٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْ قَيْنَةً وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا
أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ الْبَوَادِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْرِ
فَاجْتَبَ أُسِيمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَأَخَذَ مِنْ
أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَيْتِي فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ
فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى
نَاقَتِي فَاجْتَبَ أُسِيمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَذَا
هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبُ قَالَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِرِدَائِهِ فَأَرَادَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ بِمَنْسِيٍّ وَأَبُوهُ أَنَا
وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ
حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبُ نَطْلِقُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَوْمُ حَمْزَةُ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا
حَمْزَةُ مُحْضَرَةٌ عِيَاهُ فَظَنَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إِلَى رَسُولِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ
فَنَظَرَ إِلَى سَرَرِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى وَجْهِهِ
فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْدُ أَبِي فَعَرَفَ

شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پاران
رکائیں رساں۔ اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں ایک انصاری کی کوٹھری
کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا تو
کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی کوبان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی
کوٹھیں پھٹی ہوئی ہیں مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری
آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونادینا کے طمع سے
نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراء اور رسول اللہ کے حق میں جو تقصیر
ہوئی اس خیال سے تھا کہ میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے
کہا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار
کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پیا رہے ہیں ان کے سامنے
ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے تو گانے میں یہ
کہا اے حمزہ! اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے۔ اسی وقت حضرت حمزہ
تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوبان کاٹ لیے اور کوٹھیں پھاڑ ڈالیں
اور جگر نکال لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول
اللہ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے
ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو؟ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! قسم خدا کی آج کا سادن میں نے کبھی نہیں
دیکھا حضرت حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے
کوبان کاٹ لیے، کوٹھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند
شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ نے اپنی چادر منگوائی اور
اس کو اوڑھا پھر چپے پایادہ۔ میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے
پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حضرت حمزہ
تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو
وہ شراب پئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ نے حضرت حمزہ کو اس کام پر
ملامت شروع کی اور حضرت حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں (نشے
سے) انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَمِلُ فَتَكْصَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبِهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں آپ اپنے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔

۵۱۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے۔ ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکھ۔ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اٹھ جا اور بہاؤے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہا دی۔ تب بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں جاہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے)۔ اس پر یہ آیت اتری لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جنح فیما طعموا اخیر تک۔

۵۱۳۲- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا نضیح کو (نضیح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا

۵۱۳۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرِبْنَاهُمْ إِلَّا الْفَضِيخَ الْبُسْرَ وَالْتَمَرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَاظْطُرُّ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَخَرَجْتُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ قَتْلًا قُتِلَ فَلَانٌ وَهِيَ فِي بَطْنُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَفْرِي هُوَ مِنْ حَلِيبِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

۵۱۳۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا

(۵۱۳۱) یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں۔ نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا عوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا بھگوا کا شیرہ۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور کچے انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا یا وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے یا جب پکا کر دھواں یا زائل کر دیں اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور نیز خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکالیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے بالاجماع کل اسلام۔ انتہی مختصراً

ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہتے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے انہوں نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو یوسف اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خمر پینچی؟ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا اے انس! بہادے ان مشکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی اور نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

۵۱۳۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا۔ انہوں نے کہا بہادے شراب کو اے انس! میں نے بہادیا۔ سلیمان تمہی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کا ہے کا تھا؟ انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا۔ ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس سے ساواہ بھی کہتے تھے۔

۵۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ اور ابو جابر اور معاویہ بن جبلہ اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہادیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمران کا یہی تھا خلیل یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

۵۱۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تَسْمُونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَفَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِمَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَعَكُمْ الْخَمْرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَابُ قَالَ فَمَا رَاجِعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

۵۱۳۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَفَائِمٌ عَلَى الْخَمْرِ عَلَى عُمُوْمِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخِ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اسْقِفْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَفْنَاَهَا قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرَطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَلِيمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكُ أَيْضًا.

۵۱۳۴- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۵۱۳۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ حَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاجِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبْرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْتَمُرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ عُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالْتَمُرِ.

۵۱۳۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسَهَيْلَ بْنَ بَيْضَانَ مِنْ مَرَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِحَوْضِ حَدِيثِ سَعِيدٍ.

۵۱۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدڑ کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا۔

۵۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۵۱۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کھجور کے۔

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

۵۱۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے ۵۱۴۱- طارق بن سويد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا میں دوا کے لیے بناتا ہوں؟ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

۵۱۳۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْطَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنْ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخُمُورُ.

۵۱۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْفِجُ بِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَانَهُمْ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْحَجَرَةِ فَانْكُسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفِجِي حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

۵۱۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

باب: تخمیر الخمر

۵۱۴۰- عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تَحْدُ حَلًا فَقَالَ ((لَا)).

باب: تخمیر النداءوي بالخمر

۵۱۴۱- عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجَنْجَنِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ فَهَاءُ أَوْ كَرَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)).

(۵۱۴۰) نووی نے کہا امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بننا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگی سرکہ ہوئے سے اور اور اسی اور ایٹ اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ اتنی مختصراً

(۵۱۴۱) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا یا اس کی حالت میں لیکن اگر اقمہ علق میں ایک جاوے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ لے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ اتنی مع زیادة

باب: کھجور کا شراب بھی خمر ہے

۵۱۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

۵۱۳۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۱۳۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

۵۱۳۵- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدرا اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔ (کیونکہ ایسے نیکہ میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خمر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ اور نیکہ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے)۔

۵۱۳۶- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدرا کھجور کو ملا کر

بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

۵۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ ((الْكُرْمُ وَالنَّخْلُ))

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَازِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْبِ مَخْلُوطَيْنِ

۵۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخَالَطَ الزُّبَيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

۵۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزُّبَيْبُ

(۵۱۳۳) ہم نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جو گدرا یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اربا شہد یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بھگونے سے۔

۵۱۴۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔

۵۱۴۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۵۱۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پئے تو صرف انگور کا پئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔

۵۱۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔

جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

۵۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبَذًا)).

۵۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

۵۱۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنْ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

۵۱۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

۵۱۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيُشْرَبْهُ زَيْبًا قَرْدًا أَوْ تَمْرًا قَرْدًا أَوْ بُسْرًا قَرْدًا)).

۵۱۵۳- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَعْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلُطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْفٍ.

۵۱۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَّبِعُوا الزَّمْعَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِعُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَاتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَذِّهِ)).

- ۵۱۵۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۵۱۵۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَتَّبِعُوا الزُّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِعُوا الرُّطْبَ وَالزُّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَّتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.
- ۵۱۵۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّطْبُ وَالزُّهْوَ وَالتَّمْرُ وَالزُّيْبُ)).
- ۵۱۵۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزُّيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزُّهْوَ وَالرُّطْبِ وَقَالَ ((اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَّتِهِ)).
- ۵۱۵۹- رَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.
- ۵۱۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزُّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُتَبَدُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ)).
- ۵۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۵۱۶۲- عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزُّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ حَرَشٍ بَنَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزُّيْبِ.
- ۵۱۶۳- عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزُّيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.
- ۵۱۵۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۵۱۵۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۸- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۵۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
- ۵۱۶۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔
- ۵۱۶۲- ترجمہ وہی جواب پر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔
- ۵۱۶۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا ہے لیکن اس حدیث میں آپ نے گدر کھجور اور پختہ کھجور کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۶۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدہ اور پختہ کھجور کو ملا کر یا کھجور اور منقی کو ملا کر بھلونا۔
۵۱۶۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مرتبان اور تو بنے اور سبز لا کھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نمید بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان

۵۱۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا گدہ اور پختہ کھجور کو ملا کر اور منقی اور کھجور کو ملا کر نمید بنانے سے۔
۵۱۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو بنے اور مرتبان (لا کھی برتن) میں نمید بنانے سے۔

۵۱۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت نمید بناؤ تو بنے اور مرتبان میں پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے بچہ سبز لا کھی برتنوں سے۔

۵۱۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لا کھی اور حتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو تقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ سے پوچھا حتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو بنے اور سبز ٹھلیا اور تقیر

۵۱۶۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا.
۵۱۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّبْذِ فِي الْمُرَقَاتِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنَظِمِ وَالْتَقِيرِ وَبَيَانُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ وَأَنَّهُ الْيَوْمَ حَلَالٌ مَا لَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

۵۱۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَحْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبْذًا.
۵۱۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَالْمُرَقَاتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ

۵۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَنْبَذُوا فِي الذَّبَابِ وَلَا فِي الْمُرَقَاتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَظِمَ))

۵۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُرَقَاتِ وَالْحَنَظِمِ وَالتَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنَظِمُ قَالَ الْحِرَارُ الْخُضَرُ.

۵۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرِوْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((أَفْهَأَكُمْ عَنِ الذَّبَابِ وَالْحَنَظِمِ

(۵۱۶۷) اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی آپ نے ان میں نمید بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جانی رہی۔

(۵۱۷۰) نووی نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حتم اور منع کیا سبز کئی ملک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

وَالْفَقِيرَ وَالْمُقْبِرَ وَالْحَتَمَ وَالْمَزَادَةَ الْمُجْتَوَةَ وَلَكِنْ أَشْرَبَ فِي سِقَانِكَ وَأَوْسَمَهُ).

۵۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَةِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَةِ.

۵۱۷۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ خَلِّ سَأَلْتُ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُحَرِّهُ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ لِمَا ذَكَرْتُ الْحَتَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أَحَدُكَ لِمَا سَمِعْتُ أُوحَاثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۱۷۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَةِ.

۵۱۷۴- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۱۷۵- عَنْ ثُمَامَةَ بِنِ جَزْنِ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْتُ نِسْبِي أَنْ وَقَدْ عِنْدَ الْقَبْرِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فَتَنَاهُمْ أَنْ يُتَبَذَّرُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْفَقِيرِ وَالْمَرْقَةِ وَالْحَتَمِ.

۵۱۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْفَقِيرِ وَالْمَرْقَةِ.

۵۱۷۷- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُرَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

اور مقبر (روغن دار) برتن سے اور حتم سرکئی مشک سے لیکن بی اپنی چھاگل سے اور ذات اگا اس میں (تا کہ کیز او غیر نہ جاوے)۔
۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور لا کھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۱۷۲- ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المؤمنین! مجھے بتاؤ کن برتنوں میں رسول اللہ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے توبے اور لا کھی برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے حتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۱۷۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے توبے اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۷۵- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبد القیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ و آپ نے منع کیا ان کو توبے اور جو بین اور لا کھی اور سبز برتن سے۔

۵۱۷۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور سبز اور جو بین اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لا کھی کے عوض روغن

إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزْقَتِ الْمُقْبِرِ.

برتن مذکور ہے۔

۵۱۷۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِيمٌ وَفَدُ عَبْدُ

۵۱۷۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد القیس کے

الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا

((أَنَّهُمْ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقْبِرِ))

میں تم کو منع کرتا ہوں تو بے اور سبز برتن اور چوہین اور روغنی

وَفِي حَدِيثٍ خَصَّاهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقْبِرِ الْمُزْقَتِ.

سے یا لاکھی سے۔

۵۱۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۷۹- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزْقَتِ وَالنَّقِيرِ.

تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوہین سے۔

۵۱۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۰- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تو بے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ

اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر

وَالْمُزْقَتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ السُّحُحُ بِالزُّمُورِ

بھگونے سے۔

۵۱۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزْقَتِ.

اللہ ﷺ نے تو بے اور چوہین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۵۱۸۲- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ أَنْ يُبْدَ فِيهِ.

نے منع کیا ٹھلیا میں فیذ بنانے سے۔

۵۱۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۵۱۸۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللَّهُ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزْقَتِ.

ﷺ نے منع کیا تو بے اور سبز اور چوہین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

۵۱۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ نَهَى أَنْ يُبْدَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۱۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ.

ﷺ نے سبز برتن اور تو بے اور چوہین میں پینے سے۔

۵۱۸۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى

۵۱۸۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن

ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ

عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللَّهُ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزْقَتِ وَالنَّقِيرِ.

منع کیا تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوہین سے۔

۵۱۸۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

۵۱۸۷- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

عُمَرَ عَنْ نَبِيِّ الْحَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے فیذ کو پوچھا انہوں نے کہا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الْحَرِّ فَأَنْبَتُ ابْنَ

حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی فیذ کو۔ میں ابن

عباس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمرؓ جو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کج کہا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز میں سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

۵۱۸۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے پیچھے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تو بنے اور لا کھی میں۔

۵۱۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۱۹۰- ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

۵۱۹۱- طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ سنا ابن عمرؓ سے۔

۵۱۹۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تو بنے میں نبیذ بنانے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۹۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تو بنے سے۔

۵۱۹۴- طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقُلْتُ وَابْنُ عُمَرَ نَبِيذُ الْحَجَرِ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَكْدَرِ.

۵۱۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَلَتِ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَجْعَهُ فَمَسَّالْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفُوفِ.

۵۱۸۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِحَدِيثِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَكَثْرُ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ.

۵۱۹۰- عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ قَدْ رَعَمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ رَعَمُوا ذَلِكَ.

۵۱۹۱- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۵۱۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْحَجَرِ وَالِدُّبَاءِ قَالَ نَعَمْ.

۵۱۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْحَجَرِ وَالِدُّبَاءِ.

۵۱۹۴- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

منع کیا ٹھلایا کے فیذ سے اور توبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا ہاں منع کیا ہے۔

۵۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور توبے اور اکھی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا۔

۵۱۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں فقیر کا بھی ذکر ہے۔

۵۱۹۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلایا اور توبے اور لا اکھی برتن سے اور فرمایا فیذ بناؤ مشکیزوں میں۔

۵۱۹۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حتمہ سے میں نے کہا حتمہ کیا ہے؟ کہا ٹھلید۔

۵۱۹۹- زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شراہوں کی جن سے جناب رسول اللہ نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے حتمہ سے اور وہ ٹھلایا ہے اور وہاں سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور فقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے فیذ بنانے کا مشکوں میں۔

۵۲۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۲۰۱- معید بن المسیب سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ کے منبر کی طرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ کے پاس اور پوچھا آپ سے شراہوں کو۔ آپ نے منع کیا ان کو توبے اور جوہین اور حتمہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ قَالَ نَعَمْ

۵۱۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ

۵۱۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْفَقِيرَ

۵۱۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَرِّ وَالذَّبَاءِ وَالْمَرْفَةِ وَقَالَ اتَّبِعُوا فِي الْأَسْقِيَةِ

۵۱۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَتَمَةُ قَالَ الْحَرَّةُ

۵۱۹۹- عَنْ زَادَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرِيَةِ بُلْغِيكَ وَفَسِّرْهُ لِي بُلْغِيْنَا فَإِنَّ لَكُمْ لَعَةً سِوَى لَفْنَةٍ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَهِيَ الْحَرَّةُ وَعَنْ الذَّبَاءِ وَهِيَ الْفَرْعَةُ وَعَنْ الْمَرْفَةِ وَهِيَ الْمُفْقِرُ وَعَنْ الْبَقِيرِ وَهِيَ التَّحْلَةُ تَنْسُجُ نَسْجًا وَتَنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُتَّبَعَ فِي الْأَسْقِيَةِ

۵۲۰۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۲۰۱- عَنْ مَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمَنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ وَقَدْ عَنَيْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَتَنَاهَاهُمْ

سے میں نے کہا اے ابو محمد! اور لا کھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے انہوں نے کہا اس دن میں نے لا کھی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں سنا لیکن وہ مکر وہ جانتے تھے لا کھی کو بھی۔

۵۲۰۲- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبیس اور لا کھی اور تو بنے سے۔

۵۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تو بنے اور لا کھی سے۔

۵۲۰۴- ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا ہے اور لا کھی سے اور چوبیس برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا غیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے گھڑے میں پتھر کے۔

۵۲۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

۵۲۰۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ گھڑا ہرام کا تھا یعنی پتھر کا۔

۵۲۰۷- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

۵۲۰۸- حضرت بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

۵۲۰۹- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے

عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّبِيرِ وَالْحَتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمَرْقُفَ وَفَتَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَغَدَّ كَانَ يَكْذِبُ.

۵۲۰۲- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّبِيرِ وَالْمَرْقُفِ وَالِدُّبَاءِ.

۵۲۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءِ وَالْمَرْقُفِ.

۵۲۰۴- قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَرِّ وَالْمَرْقُفِ وَالنَّبِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبِذُ لَهُ فِيهِ نَبَذَ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نَبَذَ لَهُ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ.

۵۲۰۷- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَكُنَّا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)).

۵۲۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظَّرُوفِ وَإِنَّ الظَّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يَجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۵۲۰۹- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ

برتنوں میں پینے سے اب بچہ ہر برتن میں پر نہ پوئشہ لانے والی چیز۔

۵۲۱۰- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نمیز بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جولا کھی نہ ہو۔

باب: ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

۵۲۱۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ سے پوچھا لوگوں نے حج کو (شہد کی شراب کو)؟ آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۲۱۲- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۲۱۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۲۱۴- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی میں اس کو) بیڑ (کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو صحیح کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔

۵۲۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا

فِي ظُرُوفِ الْإِذَامِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

۵۲۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشِّبِّ فِي الْأَوْجَةِ قَالُوا أَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْحَصُوا لَهُمْ فِي الْحَرِّ غَيْرِ الْمَرْفُوتِ.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

۵۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْبَيْعِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَانَ وَصَالِحٍ سَأَلَ عَنْ الْبَيْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمَعَاذُ بْنُ جَحَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَيْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَنَا

شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتَّى يَغَيَّرَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنْ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا جب انھوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہد سے جو پکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا جو بنایا جاتا ہے جو ہے۔ آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

۵۲۱۶- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَغْيِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ ((وَبَشَرًا وَلَا تُنْفَرُوا وَبَشَرًا وَلَا تُعْمَرُوا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبَيْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبْنَدُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الدَّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُبْنَدُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ جَمَاعَ الْكَلِمِ بِحَوَائِجِهِ فَقَالَ ((أَتَيْتِي عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنْ الصَّلَاةِ))۔

۵۲۱۶- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو فتویٰ دیجئے دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے یمن میں ایک تو بیع کا شہد سے بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو بخور یا جو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔

۵۲۱۷- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِيمًا مِنْ حَيْثَانَ وَحَيْثَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طَبِئَةِ الْحَبَالِ)) فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَبِئَةُ الْحَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ غَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ))۔

۵۲۱۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حیشان سے آیا اور حیشان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پوچھا اس شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ حواری سے بنتا تھا اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پئے اس کو طبیۃ الخبال پلاوے گا (آخرت میں)۔ لوگوں نے عرض کیا طبیۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ پسینہ ہے جنہیوں کا۔

۵۲۱۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِرِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ

۵۲۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

۵۲۱۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شراب حرام ہے۔
۵۲۲۰- ترجمہ وہی جو گزر چکا۔

۵۲۲۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب : جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے

۵۲۲۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

۵۲۲۳- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو توبہ پئے گا۔ امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا عبد اللہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۲۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پئے وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب توبہ کر لے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يَذْمُنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

۵۲۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۲۰- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۲۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۲۲۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا خَرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

۵۲۲۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا خَرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَها قَبْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ

۵۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ

(۵۲۲۱) یہ جملہ اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جن سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

۵۲۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنُلُ حَدِيثَ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۵۲۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِباحَةِ النَّبِيدِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب: جس نبید میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے

۵۲۲۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِذُ لَهُ أَوَّلُ النَّبْلِ فَيُشْرِبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَحِيءُ وَالْعَدَّةَ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْعَدَّةَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ.

۵۲۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبید بھگو دیتے آپ اس کو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

۵۲۲۷- عَنْ يَحْيَى النَّهْرَافِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيدَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةٍ الْآخِرِينَ فَيُشْرِبُهُ يَوْمَ الْآخِرِينَ وَالثَّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّ.

۵۲۲۷- یحییٰ نہرائی سے روایت ہے لوگوں نے نبید کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے لیے نبید بتایا جاتا تھا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

۵۲۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشْبِذُ لَهُ الْزَيْبُ فِي السِّقَاءِ فَيُشْرِبُهُ الْيَوْمَ وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ إِلَى مَسَاءِ الْثَالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهْرَأُ.

۵۲۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکرنہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر نہ ہو)۔

۵۲۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشْبِذُ لَهُ الْزَيْبُ فِي السِّقَاءِ فَيُشْرِبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءَ الْثَالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَأَهُ.

۵۲۲۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

۵۲۳۰- عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَيْعِ الْحَمْرِ وَخَيْرِهَا

۵۲۳۰- یحییٰ نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا شراب کی بیج اور تجارت کو انھوں نے کہا تم

(۵۲۲۶) اگر اس میں تیزی نہ آئی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو تو خادم کو دے دیتے ورنہ بہا دیتے۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شراب کے ہوتا ہے۔

وَالْتِجَارَةُ فِيهَا فَقَالَ أَسْلِمُوا أَنْتُمْ فَأَلَوْا نَعَمْ قَالَ
فَإِنَّ لَنَا بَصُوحَ بَيْعِهَا وَلَنَا شِرَاوُهَا وَلَنَا التِّجَارَةُ فِيهَا
قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنْ الشَّيْبِ فَقَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي سَكَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ فِي خَدَّيْهِمْ وَتَغَيَّرَ وَثَاءُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِقَ
ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَيْبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنْ
الَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَتَلَاكَ
الْمُسْتَقْبَلَةَ وَبِشْنِ اللَّغْدِ حَتَّى أَكْمَسَى فَشَرِبَ وَسَفَى
فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَيْنِي مِنْهُ فَأُخْرِقَ.

۵۲۳۱- عَنْ ثَمَامَةَ بَعْنِي ابْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ
قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ الشَّيْبِ فَذَعَتْ
عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنِهَا
كَانَتْ تَنَبِّئُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ: الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَتَبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنْ
الَّيْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلَفُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

۵۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: كُنَّا نَنَبِّئُ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي
أَعْلَاهُ وَلَهُ غَزَلَاءُ تَنَبِّئُهُ غُدُوَّةً فَيُشْرِبُهُ عِشَاءً
وَتَنَبِّئُهُ عِشَاءً فَيُشْرِبُهُ غُدُوَّةً.

۵۲۳۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو
أَسِيدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَامِلًا مِنْهُمْ
وَهِيَ الْعُرُوسُ فَإِنَّ سَهْلًا تَذَرُونَ مَا سَقَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَقَعْتُ لَهُ

مسلمان ہو؟ وہ بولے ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نہ اس
کی صحیح درست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان
سے نبیؐ کو پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
میں لٹکے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے نبیؐ بنایا
تھامز گھڑوں میں اور چوبیسین برتن میں اور تو بے میں آپ نے
حکم دیا وہ پہلایا گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک مشک میں انگو اور پانی ڈالا
گیا وہ رات بھر یونہی رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور
دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر
تیسرے دن جو بچا آپ نے حکم دیا وہ پہلایا گیا۔

۵۲۳۱- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیؐ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشی
لوٹڑی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے نبیؐ بنایا کرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لیے مشک میں
رات کو نبیؐ بھگوئی اور ذات انگواری اور پھر لٹکارتی صبح کو آپ اس
میں سے پیتے۔

۵۲۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیؐ
بھگوتے اور ذات لگادیتے اس میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور
رات کو آپ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ پیتے۔

۵۲۳۳- سہل بن سعد سے روایت ہے ابواسید ساعدی نے اپنی
شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام
کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو
اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا رات کو اس نے چند بھگوریں
بھگودیں تھیں ایک گھڑے میں جب آپ کھانا کھا چکے تو اس کا

(۵۲۳۳) ۶۶ نووی نے کہا اس حدیث سے انکار کہ میزبان بعض مہمانوں کی خدمت میں کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بفرطیکہ اور وہ
کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ کی زندگی خاطر کرنے سے۔

شریت آپ کو پلایا۔

۵۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا گیا وہ۔

۵۲۳۶- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابواسید کو حکم کیا پیام دینے کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری۔ رسول اللہ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچالیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوا ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو۔ وہ بولی میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے)۔ سہل نے کہا پھر رسول اللہ اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے

تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّبْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلْنَا سَفَتَهُ بَابَهُ.

۵۲۳۴- عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَهْلٍ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلْنَا سَفَتَهُ بَابَهُ.

۵۲۳۵- عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَانَتُهُ فَسَقَتُهُ نَحْصَهُ بِذَلِكَ.

۵۲۳۶- عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَبِلَتْ فَزَوَّجْتُ فِي أَحْمَرَ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنْكَسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَخَذْتُكَ مِنْهُ فَقَالُوا لَهَا أَتَذَرِينَ مِنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيُخْطِبَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اصْبِرْنَا

(۵۲۳۶) ہذا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یا پہنا وہ سب حبرک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت تشریف رکھتے تھے وہ اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے بال دینے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا عاجزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملتان کی بیٹی نے آپ کا پینا اٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر مٹا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نفاذ بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہی

اصحاب۔ پھر آپ نے فرمایا اے سہل! ہم کو پیلا۔ سہل نے کہا میں نے یہ پیالا نکالا اور سب کو پیلایا ابو ہریرہ نے کہا سہل نے وہ پیالا نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں پیا (برکت کے لیے)۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالا سہل سے مانگا۔ سہل نے دے دیا۔

۵۲۳۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیہ اور پانی اور دودھ پیلایا۔

باب: دودھ پینے کا بیان

۵۲۳۸- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹکے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دیا اور لے کر آیا۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

۵۲۳۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (شرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو دودھ پیلا آپ میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے دعا کی (اس کو نجات ملی)۔ پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابو بکرؓ نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دیا وہ لے کر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

لِسَهْلٍ)) قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَسْرَحَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْعَفْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أُبَيُّ بْنُ كُبَرٍ يَنْسُخِقُ قَالَ ((اسْقَيْنَا يَا سَهْلُ))

۵۲۳۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرْبَ كُلَّهُ الْأَفْسَلُ وَالْتِيذُ وَالْمَاءُ وَاللَّبَنُ.

باب: جواز شرب اللبن

۵۲۳۸- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ غَطِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كَنْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ.

۵۲۳۹- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُهُ سَرَّاقَةً بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَاعَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْخُ اللَّهُ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهُ قَالَ فَغَطِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرُّوا بِرَاعِي عَصَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ.

(۵۲۳۸) خودی نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہو گا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا نہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہو گیا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہو گا۔

۵۲۳۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپ نے دونوں کو دیکھ اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی)۔ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

۵۲۳۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور باتوں کا بیان

۵۲۳۲- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا قبیح سے (قبیح ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا)۔ ابو حمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

۵۲۳۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۲۳۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو نمیز پلاؤں؟ آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نمیز کا لایا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا پھر اس کو پیا آپ نے۔

۵۲۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَبَّيْنَا بِمَدِينَةِ يَدُ الْيَلْبَاءِ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَّيْنا بِقَدْحَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَنَا جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْجَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا لَلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۵۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدُ الْيَلْبَاءِ.

بَاب فِي شَرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

۵۲۴۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أُنْبِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحَيْنِ مِنَ الْبَقِيعِ أَحَدُهُمَا مَخْمُورٌ فَذَكَرَ ((أَلَا خَمْرُهُ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ غُودًا)) قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُبَيِّرُ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تَوْكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَنْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

۵۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أُنْبِئَ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدْحَيْنِ لَسْنِ بِمِثْلِهِ قَالَ ((لَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ))

۵۲۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَحِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْقِي فَجَاءَ بِقَدْحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا خَمْرُهُ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ غُودًا قَالَ فَشَرِبَ))

۵۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا خَمْرُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ غُودًا))

۵۲۴۶- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((غَطُّوا الْبَنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِنُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءَ وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ بَنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَخَذَكُمْ بِمَا أَنْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ إِنْ أَنْتُمْ غُودًا وَتَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَتِيْبَةً فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ))

۵۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَكْفِنُوا الْبَنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْبَنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَرُّضَ الْعُودِ عَلَى الْبَنَاءِ

۵۲۴۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَاكَ بِمَثَلِ حَدِيثِ الْبَيْتِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمِّرُوا الْبَنَاءَ وَقَالَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ))

۵۲۴۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفَوَيْسِقَةُ تُضْرَمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ))

۵۲۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ جُحُ الْلَّيْلِ أَوْ أَمْسَتُمْ فَكْفُّوا صَبِيَّاتَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُ جَنِيْدًا إِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا

۵۲۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابو حمید کہتے تھے نبيع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی تیزی رکھ رہا۔

۵۲۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سو ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام پڑھے اس لیے کہ چوبیس لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی جتنی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے)۔ قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مست نکلنے دو اس لیے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند

دروازے نہیں کھولیں اور اپنی مشکوں پر ڈالت لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

۵۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیاطین بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔

۵۲۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں دبا اترتی ہے پھر وہ دبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

۵۲۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک

اسم اللہ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقْتَعُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرْبَتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمَرُوا آيَتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِنُوا مَصَابِيحَكُمْ))۔

۵۲۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْنُ إِيمَاءُ أَخْرَجَ عَطَاءٌ الْإِنَاءَ لَا يَقُولُ ((ادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ غَرْ وَجَلْ))۔

۵۲۵۲- عَنْ أَبِي جَرِيحٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَخَمَرُوا قِرْبَتَهُمْ كَرَوَانَةَ رُوحٍ۔

۵۲۵۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَرْسُلُوا فَوَاحِشَكُمْ وَصَبَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ))۔

۵۲۵۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُ حَدِيثَ زُهَيْرٍ۔

۵۲۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((عَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ)) نَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سَقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ۔

۵۲۵۶- عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِوَسْطِهِ

(۵۲۵۵) اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاۓ یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو دبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں کو دبا بچھل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دبا حکم الہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے دبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو دبا ہو جاتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم دبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ دبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوٹلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز ہے۔

دن دیا اترتی ہے اور لیٹ نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے نوک
کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون اول وہ مہینہ ہے جب
آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے
جو دلو^۱ میں آتا ہے)۔

۵۲۵۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا امت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

۵۲۵۸- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رات کو مدینہ
مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب
سونے لگو اس کو بجھا دو۔

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب

کامیان

۵۲۵۹- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے
جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ
کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے
کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا
آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس

غیر اُنہ قال فَبَانَ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ
وَرَأَى فِي أَحْبَرِ الْحَدِيثِ قَالَ الثَّلَاثُ فَأَنَا عَاجِمٌ
عِنْدَنَا يَنْقُوتُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الدَّوَلِ.

۵۲۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
(لَا تَشْرَكُوا النَّارَ فِي ثِيَابِكُمْ حِينَ تَتَأَمُّونَ).

۵۲۵۸- عَنْ أَبِيهِ مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى
أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ
عَدُوُّ لَكُمْ فَإِذَا بَسْتُمْ فَأُطْفِئُوهَا عَنْكُمْ)).

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وَأَحْكَامِهِمَا

۵۲۵۹- عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ
وَأَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ
كَأَنَّهَا تَدْفِعُ فَلَحَبَّتْ لِنَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ
فَأَحْذَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهَا ثُمَّ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ

ہم نہیں بجز اس کے کہ چوتھ کے دھیر یا کو کلوں کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں تنجاست کو دور کریں سڑی چیز کو داب دیں ڈامر
گندھک کے دھوئی دیں کانور سو لگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے
ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب نکھل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کارا کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
(۵۲۵۹) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی
سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے اور کھانے میں یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لیوے اور چٹا ہٹ یا حیض بسم اللہ
کہنے کا مانع نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں

۱۔ کانون الاول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو۔

۲۔ عربی مہینہ کا نام فصول الشتاء میں آتا ہے۔

کا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیانہ جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

۵۲۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھلایا۔

۵۲۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۶۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عز و جل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے۔ اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہو اور کھانا بھی ملا۔

۵۲۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

كَانَمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الشَّيْطَانُ بَسَجَلُ الطَّعَامِ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهَ جَاءَ بِهَذِهِ الْحَارِيَةِ لِيَسْتَجِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ يَدَهَا فَجَاءَ فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيَّ لِيَسْتَجِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ يَدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا)).

۵۲۶۰- عَنْ حُلَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَانَمَا نَطْرُدُ)) وَفِي الْحَارِيَةِ ((كَانَمَا نَطْرُدُ)) وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْحَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ.

۵۲۶۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْحَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ.

۵۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا قَبِيَّةَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَالْعِشَاءَ)).

۵۲۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَى

لہ شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان کھاتا ہے اس لیے کہ عظام یہ محال نہیں ہے اور شرع نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انجمنی مختصراً

اِنَّهُ قَالَ ((وَانْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ
وَانْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ ذُخُوْنِهِ))

۵۲۶۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ
((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِالشِّمَالِ))

۵۲۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا
شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ))

۵۲۶۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَلْبٍ
۵۲۶۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ
مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ))
يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَابِعٌ
يَرِيدُ فِيهَا ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا))
وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ))

۵۲۶۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا
أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتُ)) مَا مَنَعَكَ يَا
الْكَبِيرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا بَنِي فِيهِ

۵۲۶۹- عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

(۵۲۶۵) ہذا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اسے ہاتھ سے کھانا اور چمکا سنبھ ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے۔ اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(۵۲۶۸) اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام ہمر بن راعی المعیر تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی باعذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بدعا کرنا درست ہے۔

قَالَ كُنْتُ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيرُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي ((يَا غُلَامُ سَمَّ اللَّهُ وَكُلَّ بَيْمِيكَ وَكُلَّ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَخَذُ مِنْ لَحْمِ خَوَلِّ الصَّخْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأُسْقِيَةِ

۵۲۷۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأُسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا

۵۲۷۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاحْتِنَاتُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ

بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَلَا أَكُلُ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَحَبُّ

۵۲۷۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ

اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور داسنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔

۵۲۷۰- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

۵۲۷۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسے نہ ہو کوئی کیز او غیرہ منہ میں چلا جاوے)۔

۵۲۷۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

۵۲۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۵۲۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

۵۲۷۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے؟ انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

۵۲۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

(۵۲۷۵) ابن عباس سے روایت ہے آپ نے زمرم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نمی تیز نہیں ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نوی)

۵۲۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔
۵۲۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.
۵۲۷۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

۵۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ))

۵۲۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

۵۲۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

۵۲۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ.

۵۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۸۴- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَائِمًا يَسْأَلُ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

بَابُ مَكْرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

۵۲۸۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

۵۲۸۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

۵۲۸۶- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹے میں پیتے۔)

۵۲۸۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب

۵۲۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَنَفَّسُ فِي

سیری ہوتی ہے اور پیاس بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ انسؓ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

۵۲۸۸- ترجمہ: یعنی جو اوپر گزرا۔

الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ ((إِنَّهُ أَدْوَى وَأَنْفَرًا وَأَقْرَأُ)) قَالَ أَنَسٌ فَإِنَّا أَنْتَفُسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّسَنِ وَتَحْوِيهِمَا عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ

۵۲۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَبِيَّ يَمِينٍ قَدْ شِيبَ بَسَاءٌ وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ ((الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ))

۵۲۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا بَيْنَ عَشْرٍ وَمِائَتٍ وَأَنَا بَيْنَ عَشْرِينَ وَكُنْتُ أَسْهَانِي يَحْتَسِنُنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارُنَا فَحَبَسَنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ حَامِيٍّ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَخَرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِعَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَغْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ))

۵۲۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَارُنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَيْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شَتَّهُ مِنْ مَاءٍ بَشَرِيٍّ فَلَهُ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب : دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے دائیں طرف سے تقسیم کرنا

۵۲۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ تھے آپ نے دودھ یا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر دائیں طرف سے (اگرچہ دائیں طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

۵۲۹۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اس وقت میں میں دس برس کا تھا اور میری ماںیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کتواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا جناب رسول اللہ نے اس کو پیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب ابو بکرؓ کو دیجئے وہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا اور فرمایا اپنے سے شروع کرنا چاہیے پھر بائیں سے۔

۵۲۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملا یا اپنے اس کنویں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابو بکرؓ آپ کی بائیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَغَمْرٍ وَرِجَاحَةَ وَأَعْرَابِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شَرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيدُ بِإِثْمِهِ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَوَكَّأَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَأْمَنُونَ الْيَأْمَنُونَ الْيَأْمَنُونَ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

طرف بیٹھے تھے اور عمر سامنے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ آپ نے اعرابی کو دیا اور ابو بکر کو اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا دائیں طرف والے مقدم ہیں پھر دائیں طرف والے انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے۔

۵۲۹۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْبَاحُ فَقَالَ بَلْغَامٌ ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْذِرُ بِأَصْبَغِي وَمِنْكَ أَهْلًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ.

۵۲۹۲- سهل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپ نے پیا اور دائیں طرف آپ کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دینا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔ وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

۵۲۹۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُطْبَةٍ وَلَمْ يَقُولُوا خُتْلُهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةٍ يُعْقَبُ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِثْمَهُ.

۵۲۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

۵۲۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَكَلْنَا أَوْ شَرَبْنَا فَلَا يَمْسَحُ يَدُهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا))

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے ۵۲۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برائے مائیں بلکہ خوش ہوں)۔

۵۲۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۲۹۵- ابن عباس سے بھی نہ کورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۵۲۹۲) کچھ بعضوں نے کہا کہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی بارہائی کا لڑ نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس لیے کہ وہ بڑا راض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور دائیں طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور ایک ہے اس کی تخصیص پلانے کی سے منقول ہے۔ (نبوی)

ﷺ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا))

۵۲۹۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد

۵۲۹۶- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَزَمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ

۵۲۹۷- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

۵۲۹۷- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا

۵۲۹۸- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

۵۲۹۸- عَنْ كَعْبِ الْخُبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا

۵۲۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۲۹۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ لُثَيْبِ صَلِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۵۳۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں چاٹتے برکت کس میں ہے۔

۵۳۰۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةَ

۵۳۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَقَعَتْ لَفْسَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا سَمَانَ بِهَا مِنْ أَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغَهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَنْتَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ))

۵۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹاندے۔

۵۳۰۲- عَنْ سَمُرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا

أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ.

۵۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ))

۵۳۰۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ)) إِنِّي أَخْبِرُ نَحْدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ))

۵۳۰۵- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعِقِ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۵۳۰۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَهُ أَنْ نَسَلْتَ الْقِصْعَةَ قَالَ ((فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ))

۵۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّنَهُنَّ الْبَرَكَةُ))

۵۳۰۸- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَلَيْسَلْتُ أَحَدَكُمْ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِي

۵۳۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے پھر بے وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چالے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

۵۳۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالے کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت

أَيَّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يَبَارِكُ لَكُمْ))

ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا

دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

کرے

۵۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ أَحْمَامٌ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَفَّ فِي وَجْهِهِ الْخُرُوعُ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَذْغَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنْ فَضَّضَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) قَالَ لَا يَلْ أَذْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۵۳۰۹- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ اور آپ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی اس نے اپنے غلام سے کہا اے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ کی دعوت کرنا اور آپ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے۔ پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ کے پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچویں تھے پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاوے گا۔ اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ

۵۳۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۰- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُو حَدِيثَ جَرِيرٍ قَالَ لَصُرْتُ مِنْ عَمِي فِي رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۵۳۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۱- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۵۳۱۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۵۳۱۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حَارًّا لِرَسُولِ اللَّهِ

(۵۳۰۹) اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(۵۳۱۲) امام نووی نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور معذرت کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا

کا ایک ہمسایہ شور با عہد بناتا تھا۔ وہ قارس کا تھا اس نے ایک بار شور بانیار رسول اللہ کے لیے اور آپ کو بلائے آیا۔ آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر وہ دوبارہ بلائے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر سہ بار آپ کو بلائے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا تیسری بار میں ہاں۔ پھر وہ نوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہؓ) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے

۵۳۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے آپ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے؟ اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپ کے ساتھ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اس کی عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے؟ وہ بولی ہمارے لیے مٹھاپانی بیٹے گیا ہے۔ (اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْجَا بَكَانَ طَلَبِ
لَمْ يَصْبَحْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِدَعْوَةٍ
فَقَالَ ((وَهَذِهِ)) بَعِثْنَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ بِدَعْوَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَهَذِهِ)) قَالَ لَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا)) ثُمَّ
عَادَ بِدَعْوَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((وَهَذِهِ)) قَالَ نَعَمْ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَامَا
يَتَدَفَّعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنَزَلَهُ.

باب: جواز استباعہ غیرہ الی دار من
یقین برضاہ بذلك وبتحقیقہ تحقیقاً تاماً
واستحباب الاجتماع علی الطعام

۵۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ نَوَائِلَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ((هَا
أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَ
الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ ((وَأَنَا وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا
فَقُمُوا)) فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَتْ
مَرْحَبًا وَاهَلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوک کی ہوں گی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔
اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ویمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۳۱۳) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیو گزر رہی۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھر اور وفات کے وقت زہرہ گرو تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جائز دست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو اور اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْنِ فُلَانًا)) قَالَتْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ الْإِنصَارِيُّ فَيُظَرُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَخَذَ إِلَيْهِمْ الْكَرَمَ فَصَبَّحْنَا نَبِيًّا قَالَ وَانْطَلَقَ فَجَاحِظُهُ يَعْنِي فِيهِ بَسِيرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَاتَّخَذَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكَ وَالْخُلُوبَ فَابْعَثْ إِلَيْهِمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَبَعْثَ دَهْنُ شَعْبَقٍ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّكُمْ وَعُمَرُ وَالَّذِي بَعْثَنِي بَيْنَهُ لِمَسْأَلٍ عَنْ هَذَا الشَّيْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا الْبَعِثُ

۵۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذَ اتَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا أَفْعَدْتُمَا هَاهُنَا)) قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَبِيبِ بْنِ خَلْفَةَ

۵۳۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا حَضَرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى مَرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي حَرَابًا فِيهِ ضَاعَ مِنْ شَعِيرِ

حدیث سے معلوم ہوا اچھی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے غلامد راضی ہو۔ اسے میں وہ مرد انصاری آگیا اس نے رسول اللہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نکس میں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خرعہ لے کر آیا جس میں گدرا اور سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ۔ پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا۔ اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا۔ جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ نے فرمایا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوئے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملے۔

۵۳۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پایا ہوا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ

(۵۳۱۵) جو تو وہی ہے کہا اس حدیث میں آپ کے دو بھوئے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ کو معلوم ہو جانا خوشتر ہے

وَلَمَّا بُهِيمَةُ دَاخِلٌ قَالَ فَذِيحْتِهَا وَصَحَّتْ
فَضَرَبَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَامَتْ بِهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ
وَلَيْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمِنْ مَعَهُ قَالَ فَحَتَّ بِسَارَرَةٍ مَحْتًا يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَدْ ذِيحْتِهَا بُهِيمَةُ لَنَا وَظَلَمْتِ
صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالِ أَنْتِ فِي نَفَرٍ
مَعَكَ مَصْنُوحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ((يَا أَهْلَ الْخَيْدِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ
لَكُمْ سُورًا فَحِي هَذَا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَّا تَنَوَّلْتُمْ بُرْمَتَكُمْ
وَلَا تَخْبِرُونَ عَجِيذَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ)) فَحَتَّ
وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَاعِ
النَّاسِ حَتَّى حَتَّ إِسْرَافِي فَقَالَتْ بَكَ وَبَكَ
فَقُلْتُ قَدْ مَعَيْتُ لَدَيْ قُلْتُ لِي فَأَخْرَجْتُ لَهُ
عَجِيذَتَا فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ غَمَدَ إِلَى بُرْمَتِهَا
فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((ادْعِي خَابِرَةَ
فَلْتَخْبِرْ مَعَكَ وَالْقَدْجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا
تَنْزِلُوها)) وَهَمَّ أَنْفَ فَأَقْبَسَهُ بِاللَّهِ لَأَكْلُوا حَتَّى
تَرَكَوهُ وَأَخْرَعُوا وَإِنْ بُرْمَتَا لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ
عَجِيذَتَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتَخْبِرُ كَمَا مَرَّ

بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی۔ میں نے اس کا گوشت کاٹ کر
ہانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بوند
عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے
ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے میں بہت سے آدمیوں
کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور
ایک صاع جو کا آٹا جو ہرے پال تھا تیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں
کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لے جائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پکارا
اور فرمایا اے خندق والو! جو بڑے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔
اور آپ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آنے کی روٹی مت
پکانا جب تک میں نہ آؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول
اللہ بھی تشریف لائے آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے
تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہو گا اور تجھے
ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو
نے کہا تھا (پر رسول اللہ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنائی)
آخر اس نے وہ آٹا نکالا رسول اللہ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی
تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکاوے (میری عورت سے
فرمایا) اور ہانڈی میں سے ذوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت۔
جابر نے کہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا
ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور
ہانڈی کا وہی حال تھا اہل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی
روٹیاں بن رہی تھیں۔

اس سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جائے گا دوسری روایت میں حضرت انس سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا سی
آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں ان کا قصہ آگے آتا ہے۔

۵۳۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أُعْرِفُ فِيهِ الْخُجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ حِمَارًا لَهَا فَلَقَتْ أَخْبَرَ بِعَضِيهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِعَضِيهِ ثُمَّ أُرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ وَهُوَ جَائِعٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَلطَّعَامِ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ مَعَهُ) ((قَوْمُوا)) قَالَ فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَكَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقُوا أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ أَخْبَرَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكُتِّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سَلِيمٍ شَكَّةَ لَهَا فَأَذْنَتْ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ

۵۳۱۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کھانے کو؟ وہ بولی ہاں ہے۔ پھر اس نے جو کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھادیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھادیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کھانا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا ان کو خبر کی۔ ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ کو گوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے! وہ وہی روٹیاں لے کر آئی۔ آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلیم نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ دیا وہ دیا سالن تھا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے

(۵۳۱۶) آپ نے اس دس کو بلایا کیونکہ پال چھوٹا ہو گا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے رد و صفہ نہ کر سکتے ہوتے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دینی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گھبرا گئے پر وہ پریشان نہیں ہوئیں۔

۱۔ ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں۔

يَقُولُ ثُمَّ قَالَ ((اَلَّذِيْن لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ)) لَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((اَلَّذِيْن لِعَشْرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((اَلَّذِيْن لِعَشْرَةٍ)) حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ ۝۳۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْعُوَةٍ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَخَرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((أَدْخِلْ عَشْرَةً)) فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا ۝۳۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَسَاقَ الْحَدِيثِ يَنْخُورُ حَدِيثُ ابْنِ نَعْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَخَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((ذُونَكُمْ هَذَا)) ۝۳۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّمْ سَلِّمَ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً

فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ۔ انہوں نے بھی کھایا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھایا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۵۳۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو۔ ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلا لے۔ انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ دس دس کو اندر بلا لے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے شروع کیا تھا۔

۵۳۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو

ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ مَوْصِغُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَسَحَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَفْذَنْ لِعَشْرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ ((كُلُوا وَاسْمُوا اللَّهَ فَكُلُوا)) حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ كُلَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَغَرَجُوا سَوْرًا.

۵۳۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ طَعَامُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ بَنِيَّةٌ يَسِيرُ قَالَ ((هَلُمَّ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ))

۵۳۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَقْضَوْا مَا أَتَوْا بِهِمْ.

۵۳۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَطْنَهُ جَانِبًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سَلِيمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَأَهْدَيْنَاهُ لِحَبْرَانَا.

۵۳۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ خَصَّبَ بَطْنَهُ بَعْضَانِيَةً قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكَتُ عَلَى

آئے دسے۔ انہوں نے دس کو اجازت دی وہاں نہ آئے۔ آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ نے اور گھروالوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا ختم رہا۔

۵۳۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔

۵۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھروالوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے مسایوں کو بھیجا۔

۵۳۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹتے بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے)۔ پس آئے ام سلیم کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹتے ہمارے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے کھایا اور ابو طلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے مسایوں کو حصہ بھیجا۔

۵۳۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ڈر کیا نہیں۔ میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی

آپ نے کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابو طلحہؓ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیمؓ کے جو ملخان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھی ہے یہ سن کر ابو طلحہؓ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی ہاں کچھ نکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لادیں تو ہم آپ کو چہین بھڑ کر کھلا سکتے ہیں اور جو دور کوئی بھی آپ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

۵۳۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَجَرٌ فَقُلْتُ لِمَ عَصَيْتَ أَصْحَابَهُ لِمَ عَصَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَصْنَهُ فَقَالُوا مِنْ الْحُجْرِ فَلَمَّحْتُ إِلَيْهِ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ رَاجِعٌ أَمْ سَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا مَخَابِدٌ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَى بَصْنَهُ بِعَصَانِهِ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْحُجْرِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَيَّ أَنَّمَا فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ لَعَنَ عِنْدِي كَسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٍ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحْدَهُ أَسْبَغْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قُلْنَا عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ.

۵۳۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ لَحْوٌ خَبِثٌ.

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان

۵۳۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

۵۳۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ حَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّحْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دَبَّاءٌ وَقَدِيدٌ. قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الدَّبَّاءَ مِنْ حَوْلِي الصَّخْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدَّبَّاءَ مِنْذُ يَوْمَئِذٍ.

(۵۳۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کب عذاب ہے اور شوربا درست ہے۔ اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اسی کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھانا اگر بیزاران کو برائہ معلوم ہو تو یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ کے جوٹھے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک مبارک کو اپنے موبوں پر ملتے۔ (تووی)

۵۳۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَحَمِيءَ بِمَرْقَةٍ فِيهَا دَبَّاءٌ فَحَقَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْخُلٍ مِنْ ذَلِكَ الدَّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَصْنَعُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا رَأَيْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدَّبَّاءُ.

۵۳۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَبَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ هَذَا نَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ فَمَا صَنَعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَفْئِدَةٍ عَلَيَّ أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دَبَّاءٌ إِنَّا صَنَعْنَا بَابُ امْتِحَابٍ وَصَنَعَ النَّوَى خَارِجَ الثَّمَرِ

۵۳۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَزُطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَانِي بِبُسْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُنْقِي النَّوَى بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ وَيَخْتَصِمُ السَّيَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شَعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِإِقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِبْصَعَيْنِ ثُمَّ أَتَانِي بِبُسْرٍ فَسَرَبْتُ ثُمَّ تَوَلَّاهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِحَامِ دَابَّيْهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفُ عَنَّا لَهُمْ وَارْحَمَهُمْ)).

۵۳۲۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں شور مچا آیا جس میں کدو تھا رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالنا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

۵۳۲۷- انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ کی اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں غنیمتہ رکھنا مستحب ہے
۵۳۲۸- عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وضو (وطب) ایک کھانا ہے جو کھجور اور پیڑ اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھلایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے)۔ پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو پیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجئے ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللہ! برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

(۵۳۲۶) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضروری ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرورت نہ کرے اور کدو حرارت صفر کو بخا دیتا ہے اور لٹکی کو رفع کرتا ہے اور اما القرع صغریٰ بخار اور تپ دق کو بڑا مفید ہے۔

۵۳۲۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكُرْ فِي إِقَاءِ التَّوْبَى بَيْنَ سَتَعَيْنِ

بَابُ الْإِقَاءِ بِالرُّطْبِ

۵۳۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْإِقَاءَ بِالرُّطْبِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قَعُودِهِ

۵۳۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا يَأْكُلُ نَمْرًا.

۵۳۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَسِمِهِ وَهُوَ مُخْتَفِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْثَلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ زُهَيْرٌ أَكْثَلًا حَيْثًا.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي جَمَاعَةٍ

۵۳۳۳- عَنْ حَبَلَةَ بِنِ شَحْبِيمٍ قَالَتْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا النَّسْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَنَا تَقَارَبُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ كَجُورِ كَيْ سَاتَه ككڑی كھانا

۵۳۳۰- عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کھاتے ہوئے کجور کے ساتھ۔

بَابُ كِيُو كَر مِيْه كے كھانا چاہیے

۵۳۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اقواء کے طور پر بیٹھے تھے کجور کھا رہے تھے۔

۵۳۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کجوریں آئیں آپ ان کو وہ بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی انگوٹوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہو گا)۔

بَابُ كِيُو كَر مِيْه كے كھانا چاہیے

دو كجوریں كے بار نہ كھائے

۵۳۳۳- جبکہ بن حنیم سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر ہم کو کجوریں کھاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی

(۵۳۳۰) اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کجوری حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کجور سے جو شدت صفر کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

(۵۳۳۱) اقواء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگاوے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے۔

(۵۳۳۳) دو لقمے یا دو کجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہو گا۔ دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ کھا جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ بھی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکاء کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضا مندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف ہو کر دوسرے (نووی مختصر)۔

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لیوے۔ شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے۔

۵۳۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

۵۳۳۵- جلد بن حکیم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے۔
باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا

۵۳۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھروالے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔
۵۳۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھروالے بھوکے ہیں دوبارہ یہی فرمایا تین بار۔

باب: مدینہ کی کھجور کی فضیلت

۵۳۳۸- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

۵۳۳۹- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر

صلى الله عليه وسلم نهى عن الإفراق إلا أن يستأذن الرجل أباة قال شعبه لا أرى هذه الكنية إلا من كلمة ابن عمر يعني الاستئذان
۵۳۳۴- عَنْ شُعْبَةَ بَهْدَا الْأَسَدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَنَا فَوَلَّهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْلٌ

۵۳۳۵- عَنْ حَلَةَ بْنِ سُوَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ ثَمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ
باب فِي ادِّخَارِ الثَّمَرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

۵۳۳۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَخْوَغُ أَهْلُ بَيْتٍ عَنْهُمْ الثَّمَرُ))
۵۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))

باب فضل تمر المدينة

۵۳۳۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مَبْعَ ثَمَرَاتٍ مِمَّا يَنْ لَابِتِهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمَسِّي))

۵۳۳۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ ثَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ

بِطَرَّةٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔

۵۳۴۰- عَنْ سَمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ أَلْفَقُوا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۵۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِمَةِ

شِفَاءً أَوْ إِنِّهَا تَرِيقُ أَوَّلِ الْبَكْرَةِ))

بَابُ فَضْلِ ثَمَرِ الْمَدِينَةِ

۵۳۴۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَكْرِهْ مِنْ

حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

۵۳۴۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ

الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّ

إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى

مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۵۳۴۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۴۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۴۱- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ

میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔

باب: کھنسی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

۵۳۴۲- سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں

نے سنا آپ فرماتے تھے کھنسی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی

اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترجمین کے تھا مگر یہ بھی خود رو

ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۵۳۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنسی اس من میں سے ہے جس کو اللہ

تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۵۳۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۷- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنسی اس من میں سے ہے جس کو اللہ

تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۵۳۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْمَأُ مِنَ الْمُسْنِ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب : راک کے سیاہ پھل کی فضیلت

۵۳۴۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر اظہر ان میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کبث کہتے تھے (کبث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے)۔ آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۵۳۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَكْمَأُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَحْبِبُ الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهُ رَعْنَتْ أَنْعَمَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ

باب : سرکہ کی فضیلت

۵۳۵۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ۔

۵۳۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نَعَمْ الْأَدَمُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ))

۵۳۵۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((نَعَمْ الْأَدَمُ)) وَلَمْ يَشْكُ.

۵۳۵۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے۔ آپ نے سرکہ منگو لیا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے کہ سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے۔

۵۳۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عِنَّمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَدَمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا نَعْلٌ فَذَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ ((نَعَمْ الْأَدَمُ الْخَلُّ)) ((نَعَمْ الْأَدَمُ الْخَلُّ))

۵۳۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند کھڑے روٹی

۵۳۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَحْبِبُ الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهُ رَعْنَتْ أَنْعَمَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

(۵۳۴۹) یہ کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے مخلوق کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چراتے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نوی)

کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے؟
لوگوں نے کہا کچھ نہیں سر کہ ہے آپ نے فرمایا سر کہ تو اچھا
سالن ہے۔ جابرؓ نے کہا اس روز سے مجھے سر کہ سے محبت ہو گئی
جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور طلحہؓ نے کہا (جو اس حدیث کو
روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ
حدیث جابرؓ سے سنی مجھے بھی سر کہ پسند ہے۔

۵۳۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۳۵۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا
تھا رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ
کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ
آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت
دی تو اس بی بی نے پردہ کیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے؟ لوگوں
نے کہا ہاں۔ پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال
کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ نے ایک روٹی لی اس
کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا
پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے آدھی اپنے سامنے رکھی
اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے؟ لوگوں نے کہا
نہیں سر کہ ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ سر کہ تو بہتر سالن ہے۔

باب: لہسن کھانا درست ہے

۵۳۵۶- ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا
وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ نے کھانا بھیجی اور اس میں سے
نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا کیا

یَوْمَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ حُبْرٍ فَقَالَ
((مَا مِنْ أَدَمَ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ
قَالَ ((فَإِنَّ الْخَلَّ نِعَمَ الْأَدَمَ)) قَالَ جَابِرٌ فَمَا
رَأَيْتُ أَحَبُّ ((الْخَلُّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا
رَأَيْتُ أَحَبُّ الْخَلِّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

۵۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
عَلِيٍّ إِلَىٰ قَوْلِهِ ((فَنِعَمَ الْأَدَمَ الْخَلُّ)) وَلَمْ
يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ
إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّىٰ أَتَىٰ
بَعْضُ خُجَرِ بَنَاتِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدْنَىٰ لِي فَدَخَلْتُ
الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ عَدَاءِ)) فَقَالُوا
نَعَمْ فَأَتَىٰ بِثَلَاثَةِ أَقْرَصَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَىٰ نَبِيٍّ فَأَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ
قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّلَاثَ
فَكَسَرَهُ بِأَثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ
بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ أَدَمَ)) قَالُوا لَا إِلَّا
شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَنِعَمَ الْأَدَمَ هُوَ)).

باب: إِبَاحَةُ أَكْلِ الثُّومِ

۵۳۵۶- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ
بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّهُ فِيهَا

لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یونی وجہ سے مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے سنا جو چچ آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

۵۳۵۷۔ ترجمہ وی سے خواہر پر غور کر

۵۳۵۸۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور

ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے۔ ایک بار ابوایوب رات کو جا گے

اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے

میں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے

ابوایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا

مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے) آنے والوں کے لیے اور

اسی لیے حضرت نیچے کے مکان میں رہتے تھے) ابوایوب نے کہا

میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں۔ یہ سن کر

آپ اوپر کے درجہ میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے

درجہ میں آ رہے۔ ابوایوب حضرت کے لیے کھانا تیار کرتے تھے

پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا

کھانا واپس جاتا تو ابوایوب آدمی سے پوچھتے آپ کی انگلیاں

کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے برکت کے لیے۔

ایک بار ابوایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا

تو ابوایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں؟ لوگوں نے

کہا آپ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابوایوب گھبرائے اور اوپر گئے

اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے برا

معلوم ہوتا ہے۔ ابوایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی

ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابوایوب نے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے اور فرشتوں کو لہسن کی بو

سے تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نہیں کھاتے۔

لَوْ مَا فَسَلَتْهُ أَحْرَامٌ مَوْفَاكَ ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ
مِنْ أَجْلِ رَجَاءِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ))

۵۳۵۷۔ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذِهِ الْإِسْلَامِ

۵۳۵۸۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مِنْ عِلْوٍ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ السُّفْلَى وَالْأُثْرَى

أَيُّوبُ هِيَ الْعِلْوُ قَالَ فَأَنشَأَهُ أَبُو أَيُّوبَ لَيْتَهُ فَقَالَ

نَمُشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَتَنَحَّوْا فَتَنَحَّوْا فِي جَانِبِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((السُّفْلَى أَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا أَطْلُو

سُقُفَةً لَنْ تَحْتَهَا فَتَحْوِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُتْرَةِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلَى

فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُمَامًا إِذَا جَاءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ

أَصَابِعِهِ فَيَتَّبِعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ يَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا

فِيهِ ثَوْمٌ فَلَمَّا رَدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَمْ بِالْأَكْلِ

فَفَرَّغَ رَمَقًا وَإِلَيْهِ فَذَلِكَ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ))

قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا نَكَرُهُ أَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلِي

باب الحرام الضیف

۵۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي سَجَّهْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَعِصٌ بِسَاتِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْتُ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ ((مَنْ يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْطَلِقُ بِهِ إِلَيَّ رَحِمَهُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صَبْيَانِي قَالَ فَعَالِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَبَعًا فَأَطْفَعُ السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِنَاكُلُ فَقَرَّبَنِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئَهُ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((قَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَبِيْعِكُمْ بِضَيْفِكُمْ اللَّيْلَةَ))

۵۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السَّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَتْ فَتَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَيُؤَثِّرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

باب مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے

۵۳۵۹- ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے جی تکلیف ہے (کھانے پینے کی)۔ آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کھلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ تیسری تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے۔ آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے؟ رات اللہ اس پر رحم کرے۔ تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی کچھ نہیں ابھی میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور سب بہانے مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھ رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

۵۳۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا سو اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے۔ اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت تری۔ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

(۵۳۵۹) آپ کو سوخت غیر کو لذت عربی میں اس کو ایسا کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت آتی۔ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة اور بچوں پر ایسا اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ذرا نہ ہو۔ مہمان کو کھانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

۵۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُصَيِّفُهُ فَقَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يُصَيِّفُ هَذَا رَحِمَةُ اللَّهِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ أَنَا طَلْحَةُ فَأَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَيَافِي الْحَلِيبِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ زُورٌ الْأَمْرَ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفُ

۵۳۶۲- عَنْ الْعُقَدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَمْسَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَخَعَلْنَا نَعْرَضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَيَّدَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِيهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَشْرَبُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ااخْتَلَبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيُشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُ نَصِيبُهُ وَتَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبُهُ قَالَ فَيَحِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْبَقَطَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيَصِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيُشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيَنْجِفُونَهُ وَيُصِيبُ عَنْدهُمْ مَا يَبِ حَاجَةً إِلَيَّ عَلَيْهِ الْحَرُوعَةُ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنُ وَغَلَّتْ فِي بَطْنِي وَغَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ بِإِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَذَمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَتَحَكَّ مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَحِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَيَهْلِكُ فَذَهَبَ ذَلِكَ وَأَخْبَرْتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ

۵۳۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مہمان۔ آپ کے پاس کچھ نہ تھا اس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرنا ہے خدا اس پر رحم کرے۔ ایک انصاری بولا جس کو ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

۵۳۶۲- مقداد بن الاسود سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)۔ ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ کے پاس آئے آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا ان کا دودھ دو بیوہ ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم نے ان کا دودھ روہیا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ لی لیتا اور رسول اللہ کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا شیطان نے کہا یہ حضرت محمد تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو تھک دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی لیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملے گا اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا تو نے حضرت کا حصہ پی لیا اب وہ آویں گے اور دودھ کونہ پاویں گے پھر تجھ پر بد دعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو گئی۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر

إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي حَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي حَرَجَ قَدَمَيَّ وَجَعَلْتُ لِي نَجِيئِي النَّوْمَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى النَّسِجَةَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى - شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ الْآنَ يَدْعُو عَلِيٌّ فَأَهْرَبْتُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي)) فَإِنْ فَعِمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَسَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْغُرَّتِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ خَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُمْلٌ كُلُّهُنَّ فَعِمَدْتُ إِلَى بِنَاءِ بَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَخْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَبِيبْتُ فِيهِ حَتَّى غَلَّتْ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَاشْرَبْتُ ثُمَّ قَالَتِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَاشْرَبْتُ ثُمَّ قَالَتِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَى وَأَصَبَتْ دَعْوَتُهُ ضَجَّكَتُ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَخَذِي مَوَاتِلَكَ يَا مِقْدَادُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنْ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ أَدْرِيْتَنِي فَرَقِظَ صَاحِبِيَا فَيُضِيانَ مِنْهَا)) قَالَ

کھس جانا اور جب سر ڈھانپنا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول اللہ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلاوے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موتی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ کے لیے دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ کے گھروالوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آگئی (اتنا زیادہ دودھ نکلا)۔ اور اس کو میں لے کر آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیایا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پیچے آپ نے پی پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور پیچے۔ آپ نے پی پھر مجھے دیا۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس وقت میں ہنسیا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی دو کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اتر اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے۔ میں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی

فَقَاتُ وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ مَا أَنَا فِي إِذَا أَصْبَحْتُ
وَأَصْبَحْتُ مَعَكَ مِنْ أَصَابِيهَا مِنَ النَّاسِ.

۵۳۶۳- عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ السُّعَيْبَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ:

۵۳۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ
صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ
مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَقَامُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ أَيْتَعُ أَمْ عَصِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هَبْهُ فَقَالَ لَا بَلْ
يَبِيعُ فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاءَ فَصَبَّغَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يَشْوَى قَالَ وَأَيْمُ اللَّهِ مَا
مِنْ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حُرَّةٌ حُرَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدٌ
أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا غَنًا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ
قَصَصَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أُجْمَعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَعَلْنَا
فِيهِ الْفَضْلَيْنِ فَحَسَنَتُهُ عَلَى الْبُعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

۵۳۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّصْلَةِ كَانُوا نَاسًا فَقَرَأَ وَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَرَّةً
(مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيُذْهِبْ بِثَلَاثَةٍ
وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيُذْهِبْ بِخَامِسٍ
بِسَادِسٍ) أَوْ كَمَا قَالَ وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهَوَّأْنَا وَ ابْنِي وَ أُمِّي وَ لَا أَذْرِي هَلْ

پرواہ نہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے
ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

۵۳۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۶۴- عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ
کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا
ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی
پھر وہ سب گوندھا گیا۔ بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے ہاں
بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکنا ہوا۔ رسول اللہ نے
فرمایا تو بیچتا ہے یا نہیں دیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں بیچتا ہوں۔ آپ
نے ایک بکری اس سے خرید لی اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ
نے حکم دیا اس کی کبھی بھونے کا۔ راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو
تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے کچھ اس
کبھی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا
حصہ رکھ چھوڑا اور دو بیالوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب
نے ان میں سے کھیا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو
میں نے لا لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہنا۔ (اس حدیث میں آپ کے دو
معجزے ہیں ایک تو کبھی میں برکت دوسرے بکری میں برکت کہ

۵۳۶۵- عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے اصحاب صفہ
محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو
آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو
وہ پانچ یا چھ کو بھی لے جاوے اور حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو
لے آئے اور رسول اللہ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و
عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے
ہوا) عبد الرحمن نے کہا ہمارے گھر میں تھا اور میرے باپ اور
میری ماں راوی نے کہا شاید بی بی بی کو بھی کہہ اور ایک خادم جو
میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا۔ عبد الرحمن نے کہا ابو بکرؓ

قَالَ وَ امْرَأَتِي وَ خَادِمَتَيْنِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعَشَنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ لَبَسْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبَسْتُ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَخَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسْتُكَ عَنْ أَصْيَابِكَ أَوْ قَالَتْ حَبَسْتُكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتُهُمْ قَالَتْ أَبُو حَتَّى تَجِئُنِي قَدْ غَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُواهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاحْتَبَأْتُ وَ قَالَ يَا غَنَمُ فَجَدَعٌ وَ سَبٌّ وَ قَالَ كُلُوا لَاهِنَيْنَا وَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ فَلَيْسَ اللَّهُ مَا كُنَّا فَأَحْذَرْنَا مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا وَرَيْنَا أَسْتَلْبِيهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعْنَا وَ صَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُحْتُ بَيْتِي فِرَاسٌ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَ قَرَّةٌ عَيْنِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِنَالِ مِرَارٍ قَالَ فَآكَلَتْ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينُهُ ثُمَّ أَكَلَتْ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَانَ وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَعَرَفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ نَاسٌ اللَّهُ أَعْلَمُ كَمِّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَآكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

نے رات کا کھانا رسول اللہ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ کو منظور تھی ابو بکرؓ گھر میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آئے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمنؓ نے کہا میں (ابو بکرؓ کی ننگی کے ڈر سے) چھپ گیا انہوں نے مجھ کو پکارا اے ست مجھول یا احمق تیری ناک کے اوپر برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی بھی عبدالرحمنؓ نے کہا قسم خدا کی ہم جو ختمہ اٹھاتے نیچے سے اتار ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہؐ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے، تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکرؓ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے)۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں)۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہؐ کے پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ

تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

۵۳۶۶- عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان آئے اور میرے باپ رات کو رسول اللہؐ سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا۔ جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھادیں ہم بھی نہیں کھادیں گے۔ میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچے گا۔ انھوں نے نہ مانا۔ جب ابو بکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تھا (عبد الرحمن نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے) انہوں نے پکارا عبد الرحمن۔ میں سرک گیا پھر کہا اے نالائق میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آجب میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے مہمانوں سے پوچھنے میں ان کے پاس کھانا لے گیا تھا انہوں نے کہا ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ آویں۔ ابو بکر نے ان سے کہا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کھادیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابو بکر نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابو بکر نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابو بکر نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے

۵۳۶۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَصْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ مَا نَطْعَمُ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افْرُغْ مِنْ أَصْبَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَفْسَيْتُ جِئْتُ بِبِرَاقَتِهِمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ لَنَا فَيَطْعَمَنَا فَعِنَّا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَاجِدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَصْعَمُوا حِفَّتُ أَنْ يُعْصِبَنِي مِنْهُ أَذَى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدُ بِشَيْءٍ أَوْلَى مِنْهُمْ فَقَالَ افْرَغْتُمْ مِنْ أَصْبَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالَ إِنَّهُ أَفْرَغَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَحَفَّتْ خِفَّتُهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَتَحَفَّتْ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَفْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِنْ حِفَّتْ قَالَ فَحِفَّتْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَلَّ هَؤُلَاءِ أَصْبَافُكَ فَمَلَّاهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِبِرَاقَتِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى يَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عِدًّا فِرَاكُمُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ الْبَلَّةُ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَصْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَالْبَلَّةِ فَطُؤُكُمْ وَإِلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عِدًّا فِرَاكُمُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَا أَدْرَأِي هَؤُلَاءِ الشَّيْطَانُ هَلُمُّوا فِرَاكُمُ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمُّوا فَاسْكَلُوا وَآكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا

وَحَيْثُ قَالَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ ((بَلْ أَنْتَ أَتَرُهُمْ وَأَخِيرُهُمْ)) قَالَ وَكَمْ يَتْلُو كِفَارَةً.

بَابُ فَضِيلَةِ الْمَوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

۵۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْارْبَعَةِ))

۵۳۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ وَطَعَامُ الْارْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

۵۳۶۹- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَلِ خَلِيفَتِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

۵۳۷۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ))

۵۳۷۱- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةَ وَطَعَامُ أَرْبَعَةَ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ))

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

۵۳۷۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ))

اچھا ہے عبدالرحمن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو بکرؓ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینے ضروری ہے۔)

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت

۵۳۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔

۵۳۶۹- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرل۔

۵۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

۵۳۷۱- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۵۳۷۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۲) نوٹ: لے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی علیہ

۵۳۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۴- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھانا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۷۵- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

۵۳۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی خیافت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا توفہ پورا بھی نہ پی سکا تب رسول اللہ صلی

۵۳۷۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۵۳۷۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ مُسْكِينًا فَحَقَّلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَحَقَّلَ يَأْكُلُ أَكْثَرًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُذْخِرُ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)).

۵۳۷۵- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)).

۵۳۷۶- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عُمَرَ.

۵۳۷۷- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ.

۵۳۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۵۳۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفًا وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابُهَا ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاءٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَمَلَهُمْ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عیاض نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں بائیں اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرتا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرتا کافی ہے۔ اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفاتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور فساد اور حسد اور مونا یا اور لالچ وغیرہ۔ ابھی مختصر

((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَهْقَاءَ))

بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ

۵۳۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

۵۳۸۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۳۸۲- عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۳۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهُهُ سَكَتَ.

۵۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے

۵۳۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

۵۳۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۳۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



کِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

۵۳۸۵- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔

۵۳۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

۵۳۸۷- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پئے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتنا تارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

۵۳۸۸- معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے میں براء بن عازبؓ کے پاس گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا سات باتوں سے حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دیئے کا اور قسم کو پورا کرنے

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۵۳۸۵- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحَ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي اِنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُخْرِجُ رُجُوْهُ فِي بَطْنِهِ نَارًا جَهَنَّمَ))

۵۳۸۶- عَنْ نَافِعٍ يَمْتَلِ حَدِيْثُ سَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ((اَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِي اِنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ اَلْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

۵۳۸۷- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُخْرِجُ رُجُوْهُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ))

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۵۳۸۸- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ ذَعَلْتُ عَلَى الْمِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ السَّرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَابْتِرَاقِ الْقَسَمِ اَوْ

(۵۳۸۶) جو نووی نے کہا اجزاء ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شائع ہے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور دواؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ اسٹی مختصراً

کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا۔ قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباچ سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کچھ سے ہیں)۔

۵۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

۵۳۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنے زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں بچے گا وہ آخرت میں اس میں نہ بچے گا۔

۵۳۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

۵۳۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۴- عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حدیث کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگ۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ

الْمُقْسِمِ وَالْمُظْلَمِ وَالْحَائِثِ لِلدَّخْلِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ لِسَبَابِمْ وَنَهَانَا عَنْ عَوَاتِيمِ أَوْ عَنْ تَحْتِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبِ بِالْفِضَّةِ وَعَنْ الْمَيَابِرِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُسْبِ الْحَبِيرِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ.

۵۳۸۹- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ مَثَلُهُ إِنَّا قَوْلُهُ وَإِنْ زَارَ الْقَسِمِ أَوْ الْقَسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَاتَهُ وَإِسْنَاءِ الصَّالِ.

۵۳۹۰- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ مِنْ حَدِيثِ زَعْبٍ وَقَالَ إِنْ زَارَ الْقَسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۳۹۱- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَاءِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ خَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ.

۵۳۹۲- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَاءِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِنَّا قَوْلُهُ وَإِسْنَاءِ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ نَدَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ حَائِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

۵۳۹۳- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَاءِهِمْ وَقَالَ وَإِسْنَاءِ السَّلَامِ وَحَائِمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ.

۵۳۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيثَةٍ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْتَفَى حَدِيثَهُ فَحَايَهُ وَهَمَّانَ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُعْهِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ أَنْ لَا يَسْتَفِينِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیجا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن۔

۵۳۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۰- عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیفہؓ نے پانی مانگا ایک محوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیجا کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔

فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيَّاجَ وَالْخَبِيرَ فَإِنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حَدِيثَةِ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَتَمَّ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵۳۹۶- عَنْ ابْنِ عُكَيْمٍ فَطَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيثَةِ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حَدِيثَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حَدِيثَةِ.

۵۳۹۸- عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَدِيثَةَ غَيْرَ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حَدِيثَةَ اسْتَسْقَى.

۵۳۹۹- عَنْ حَدِيثَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا.

۵۴۰۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَةُ فَسَفَاهُ مَحْجُوسِي فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَلْبَسُوا الْخَبِيرَ وَلَا الدِّيَّاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا))

۵۴۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَبْرَاءَ جَدَّ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبَسْتَهَا لَلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوُفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لِمُ أَكْمَلُهَا لِنَفْسِهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَمَّا لَهُ مُشْرِكٌ كَأَيْمَنَكَ.

۵۴۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْرٍ حَائِثٍ مَالِكٍ.

۵۴۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرَ عَطَّارًا التَّيْمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سَبْرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى لَمَنُوكَ وَيَصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَّارًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سَبْرَاءَ فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبَسْتَهَا لَوُفِدِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَخْلَفَهُ قَالَ وَلَبَسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)) فَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةٍ

۵۴۰۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول اللہ! آپ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطار کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطار اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا)۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

۵۴۰۲- ترجمہ وہی جو لوگوں کو گزارا۔

۵۴۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطار تھمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عطار کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے اچھے آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ پہنا کریں تو رسول اللہؐ نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس

(۵۴۰۱) نوٹی لے کیا ہے جو زانر سے ریشم کا ہونگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سات ماہوا ہو اور ریشم زیادہ ہو تو اس کا پہنا حرام نہیں البتہ عورتوں کو زانر ریشم بھی پہننا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی مسلمان کرنا ہر دینا درست ہے۔

کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سر بندھن بنادے۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ نے عطار دے کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر)۔ اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہؐ نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنادے۔

۵۴۰۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے مردہ آویں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیاج کا (استبرق اور دیاج دونوں ریشمی کپڑے ہیں)۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

سیرا فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ ((شَقَّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ)) قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدُ مَا قُلْتَ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ)) فَزَاحَ فِي حُبَّتِهِ فَظَرَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظْرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْعُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

۵۴۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ مُبَاعٍ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْجَعْ هَذِهِ فَجَمَلُ بِهَا لِلْعِيَةِ وَاللَّوْقِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ)) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَبَّةٍ دِيَّاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ ثُمَّ أَوْ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ)) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبِعْهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ))

۵۴۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۶- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو عطار کی اولاد میں سے تبا پہنے دیکھا دیا کیا حریر کا تو رسول اللہؐ سے عرض کیا آپ اس کو خرید لیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہنے گا جس کو آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس ایک ریشی جوڑا تھخہ میں آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچ کر)۔

۵۴۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

۵۴۰۸- یحییٰ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیا ہے اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا دیا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

۵۴۰۹- عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکرؓ کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھ کو اسماءؓ نے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشی نقش ہوں دوسرے ار جو ان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) دین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رجب کے مہینے

۵۴۰۵- عَنْ ابْنِ مَيْهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَارِدٍ قُبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَوْ خَبِرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَوُ الشَّرِيفَةِ فَقَالَ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ)) فَأَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيرًا فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسَلَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا))

۵۴۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَتَفَعَّلَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا

۵۴۰۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرِيقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلِظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَعَشْرُونَ مِثْلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِيقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا))

۵۴۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ خَالَ وَلَدَ عَطَاءٍ قَالَ أُرْسَلْتَنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَعْنِي أَنْتَ نَحَرَمَ أُنْبِيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِيشَرَةَ الْأَرْجُونَ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَا مَا ذَكَرْتِ مِنْ رَجَبٍ

فَكَيْفَ مَنْ يَصُومُ الْيَدَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا تَلْبَسُوا الْخَبِيرَ مِنْ نَا خَلْقٍ لَهُ فَحَقَّتْ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِثْرَةُ الْأَرْجَوَانِ فَهِيَ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أَرْجَوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَحَبَرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ حَبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْتُ إِلَى حَبَّةِ طَيِّبِ السِّنِّ كَسَرُوا بَيْتًا لَهَا لَبَنًا دِيْبَاجٍ وَفَرَّجَتْهَا مَكْشُوفِينَ بِالذِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَامَتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَتَحْنُ تَغْمِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ روزہ باسثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو۔ اور ار جو انی زین پوش تو خود عبداللہ کا زین پوش ار جو انی ہے۔ یہ سب میں نے چاکرا اسم سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ کا یہ جبہ موجود ہے پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کمر وانی (مغسوب ہے، طرف کسری کے یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیا کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنخاف تھے دیناج کے۔ اسم نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ اس کو پہنا کرتے تھے۔ اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنخاف حریر یعنی ریشم کی چادر ایک انگلی تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے)۔ (نووی)

۵۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَحْطُبُ يَقُولُ أَلَا نَا تَلْبَسُوا نِسَاءَ كُمُ الْخَبِيرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَا تَلْبَسُوا الْخَبِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبْسَةٍ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ))

۵۴۱۰- عبداللہ بن زبیرؓ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبر دار ہو اے لوگو امت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۱۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرِيحَانَ يَا عُمَةُ بْنُ قُرْقُذٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَذْبِكَ وَلَا مِنْ كَذْبِ أَيْلِكَ وَلَا مِنْ كَذْبِ أَمْلِكَ فَأَنْشِعْ

۵۴۱۱- ابو عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذر باحجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقہ! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا اکلیا ہوا ہے نہ تیرے

(۵۴۱۰) نووی نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اس کے بعد جماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ مونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ اتنی مختصر

الْمُسْلِمِينَ فِي رَحَالِهِمْ وَمَا تَشَبَّحَ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ
وَأَيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّ وَزَيَّ أَهْلَ الشَّرِّهِ وَكَبُوسَ الْحَرِيرِ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ
إِنَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْصَعَيْهِ
الْوُسْطَى وَالسَّيَّانَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ غَاصِمٌ
هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِبْصَعَيْهِ.

۵۴۱۲- عَنْ غَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ.

۵۴۱۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ
فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِنَّا مِنْ
لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْأَعْبَرَةِ إِنَّا هَكَذَا وَقَالَ
أَبُو عُثْمَانَ يَأْبِصَعَيْهِ اللَّيْثِي بَيَانُ الْإِبْهَامِ فَرَضِيَهُمَا
أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

۵۴۱۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ
فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ.

۵۴۱۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا
كِتَابُ عُمَرَ وَأَخْبَنُ بِأَذْرِيحَانَ مَعَ عُثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ
أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْحَرِيرِ إِنَّا هَكَذَا إِبْصَعَيْنِ
فَالِ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَمَّنَا أَنَّهُ يُعْنِي الْأَعْلَامَ.

۵۴۱۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُمَرَ.

۱۴۱۷- عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ حَطَبَ بِالْحَجَابَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِنَّا

پاپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں
جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو
پہنچاؤ) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے
اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ
کی انگلی اور گلہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو (یعنی دو انگلیاں حریر اگر
حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)۔

۵۴۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۳- ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقہ کے پاس تھے تو
حضرت عمرؓ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسولؐ نے فرمایا نہیں پہننے
کا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملے ولا نہیں مگر اتنا
درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگلیوں
کے پاس ہیں جتنی گھنٹیاں ہوتی ہیں طیالہ کی پھر میں نے طیالہ کو
دیکھا (ٹیالہ جمع ہے طیلان کی اور وہ سیاہ چادرین ہیں عرب کی)۔

۵۴۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۵- ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمرؓ
کی کتاب آئی اور ہم آذر بایجان میں تھے عتبہ بن فرقہ کے ساتھ یا
شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا ابا بعد رسول اللہؐ نے منع کیا ہے
حریر سے مگر اتنا دو انگلیوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے
میں کہ مراد آپ کی نقش ہیں۔

۵۴۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۴۱۷- سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا مع فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگلیاں یا تین یا چار

انگیوں کے برابر۔

۵۳۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک روز دیہا کی قبائلی جو تھخہ میں آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا آپ نے تو یہ نکال ڈالی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے منع کیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہتے گئے یا رسول اللہ ﷺ جس چیز کو آپ نے پسند کیا مجھ کو دی میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔ پھر حضرت عمرؓ نے دوبارہ درہم کو بیچ دی۔

۵۳۲۰- حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنادے۔

۵۳۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۲۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اکیدر دوما کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تختہ ریشمی کپڑے کا بھیجا آپ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سر بندھن بنادے۔ تیوں فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہراؓ رسول اللہ کی صاحبزادی۔ وہ پہری فاطمہ

مَوْضِعُ اصْبَغْتَنِي اَوْ ثَلَاثَ اَوْ اَرْبَعِ

۵۴۱۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَمَا فَتَاءٌ مِنْ دِيَارِجِ الْأَهْدَى لَهُ أَنَّهُ أَوْشَكَ أَنْ تَزْعُمَ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ فَإِنْ أَوْشَكَ مَا تَزْعُمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((بِهَافِي عَنْهُ جَبْرِيلُ)) فَخَاءُ عُمَرَ يُكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْرِهْتَ لِمَا وَأَعْطَيْتَنِي فَمَا لِي قَالِ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَ تَلْبِسَهُ إِنَّمَا أُعْطَيْتَكَ تَبِيعَهُ)) فَبَاغَهُ بِأَلْفِي دِرْهَمٍ

۵۴۲۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ سَبْرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَغَرِقْتُ الْمَضْجَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبِسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا عُمَرُ بَيْنَ النِّسَاءِ))

۵۴۲۱- عَنْ أَبِي عَوْفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ مُعَاوَةَ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي

۵۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ الْأَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا خَبِيرٌ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((تَشَقُّقُهُ خُمُرًا بَيْنَ الْقَوَاطِمِ)) وَ قَالَ أَبُو الْخَرِّ وَأَبُو

(۵۳۲۲) چنہ رومہ ایک شہر تھامدینہ سے تیرہ منزل پر۔ وہاں کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرت سے اعتقاد رکھتے تھے لیکن اختلاف ہے کہ وہ نجرانی مرایا مسلمان ہو کر وہ صحیح ہے کہ وہ کافر مر اور خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں۔

كَرِيمٌ بَيْنَ النَّسْوَةِ.

بنت اسد حضرت علیؑ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔

۵۴۲۳- حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کو غصہ میں پایا۔ پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

۵۴۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

۵۴۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۲۷- عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبائلی حریر کی تحفہ میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

۵۴۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو حریر پہنتا خارش وغیرہ کسی عذر سے

درست ہے

۵۴۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمن بن عوفؓ کو اور زبیر بن عوامؓ کو حریر کی قمیض پہنے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی

۵۴۲۳- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ سِيرَةٍ فَحَرَجْتُ فِيهَا فَوَائِثُ الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَتَفَقَّطَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ.

۵۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةٍ سَنَدِسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لَتَلْبَسَهَا وَأَنَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لَتَنْتَفِعَ بِمَنْعِهَا)).

۵۴۲۵- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَبَسَ الْخَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

۵۴۲۶- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبَسَ الْخَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

۵۴۲۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُرْوَجَ خَبِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَوَّغَهُ زَوْغًا شَدِيدًا كَالْكَارِءِ لَهُ ثُمَّ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

۵۴۲۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَابُ إِباحَةِ لَبَسِ الْخَبِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ

بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

۵۴۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْخَبِيرِ فِي السَّفَرِ مَنْ

تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

۵۴۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حَکْمَةُ كَانَتْ يَهُمًا أَوْ رَجْعًا كَانَتْ يَهُمًا.

۵۴۳۰- عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ

فِي السُّنَنِ.

۵۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر

ہے۔

۵۴۳۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ أَوْ رَخِصَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنِ عَوْفٍ فِي ثُبَسِ الْحَرِيرِ لِحَکْمَةٍ كَانَتْ يَهُمًا.

۵۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۴۳۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن

بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے

جوڑوں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی

جہاں کے سفر میں۔

۵۴۳۳- عَنْ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بَنَ

عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخِصَ لَهُمَا فِي

قُمَّصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا.

باب: کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں

۵۴۳۴- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو

کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت

پکڑو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثُبَسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعْصَفَرِ

۵۴۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ

مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا)).

۵۴۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

وَقَالَ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

۵۴۳۶- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں

نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالوں آپ

۵۴۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى

النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ

مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ ((أَفَأَمَّلْتَ أَفَرَأَيْتَكَ بِهَذَا)) قُلْتُ

(۵۴۳۳) نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث ان پر

حجت ہے۔

(۵۴۳۶) نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ

اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور عتقی نے ہاشمہ

شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ انہی مختصر

أَغْسَلَهُمَا قَالَ ((بَلْ أَخْرَفَهُمَا))

۵۴۳۷- عَنْ سَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْفُسَيْيِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَحْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ.

۵۴۳۸- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

۵۴۳۹- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّحْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْفُسَيْيِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالْمُحَرَّدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ.

بَابُ فَضْلِ لُبْسِ ثِيَابِ الْحَبِيرَةِ

۵۴۴۰- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا يَا نَسِيبُ بْنُ مَالِكٍ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَحَبَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيرَةُ.

۵۴۴۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَبِيرَةُ.

بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي الثِّيَابِ وَالْإِقْبَصَارِ

عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ

۵۴۴۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَعْرَجَتْ إِلَيْنَا زَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكَسَاءً مِنَ الثِّيَابِ يُسَوَّنَهَا الْمَلَبَّدَةُ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا جلادے ان کو۔

۵۴۳۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۵۴۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

۵۴۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

۵۴۴۰- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے انس سے کہا رسول اللہ ﷺ کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑی دار خط خط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

۵۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر مرقوم۔

باب: موٹا جھوٹا کپڑا یمن لینا اور تواضع کرنا

لباس میں

۵۴۴۲- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کھل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں

ہوئی۔

۵۴۴۳- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کبیل پہن لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔
۵۴۴۴- ترجمہ دہی جو اوپر گزر اس میں مونا تہ بند مذکور ہے۔

۵۴۴۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو اٹھے اور آپ ایک کبیل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا۔

۵۴۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکیہ چڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا کچھونا جس پر آپ سوتے تھے چڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

۵۴۴۸- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قالین یا سوزینوں کا بیان

۵۴۴۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزیاں بنائیں؟ میں نے کہا ہمارے پاس سوزیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب قریب ہوں گی (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جائیں گے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے)۔

۵۴۵۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس سوزیاں ہیں؟ میں نے کہا

سَلَّمَ قُبْصَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

۵۴۴۳- عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَعْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزْرًا وَكِسَاءً مَثْنًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبْصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ خَاتَمٍ فِي حَبِيبَةِ إِزْرًا غَلِيظًا.
۵۴۴۴- عَنْ أُيُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزْرًا غَلِيظًا.

۵۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ

۵۴۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَسَادَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَكَيُّ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشَوُهَا لَبَنًا

۵۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشَوُهُ لَبَنًا

۵۴۴۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ضَبَجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ

بابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْصَاطِ

۵۴۴۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((أَتَخَذُتُ أَنْصَاطًا)) قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْصَاطٌ قَالَ ((أَمَّا إِنَّمَا سَتَكُونُ))

۵۴۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ

ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب ہو چادریں گی۔ جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب سوزنیاں ہوں گی (تو جابر اس کو دور کرتے تھے مکر وہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

۵۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا

مکر وہ ہے

۵۴۵۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔

باب: غرور سے کپڑا کا حرام ہے

۵۴۵۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر بکھینچے غرور سے۔

۵۴۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۴۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ عِندہ وَ سَلَّمَ ((اَتَّخَذْتُ اَنْصَاطًا)) قُلْتُ وَ اَتَّيْتُ لَنَا اَنْصَاطًا قَالَ ((اَمَّا اِنْهَا سَبْكُوْنَ)) قَالَ جَابِرٌ وَ عِنْدَ امْرَأَتِي سَهْطٌ قَالَا اَقُولُ نَحْبُهُ عَنِّي وَ نَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((اِنْهَا سَبْكُوْنَ))

۵۴۵۱- عَنْ سَمِيَّانَ بَهَذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فَادَعَاهَا

بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنْ

الْفَرَاشِ وَاللِّبَاسِ

۵۴۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((فَرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَ فَرَاشٌ لِّامْرَأَةٍ وَ الثَّالِثُ لِلصِّفِّ وَ الرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ))

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلًا

۵۴۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا))

۵۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَالِكٍ وَ زَادَ فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الَّذِي يَجُورُ قِيَابَةً مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۵۴۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

(۵۴۵۲) یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوں کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو یہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ جَرَّ قُوَّةً مِنْ
الْحَيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِشَلَّةٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ تَبَايَهَ

۵۴۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
رَأَى رَجُلًا يَحْرُ إِزَارَهُ فَقَالَ بَيْتٌ أَنْتَ فَاتَّقِ
لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْذُنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يَرِيدُ
بِذَلِكَ إِلَّا الْمَحْيَلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے
ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو
کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیسٹ کا تھا۔ ابن عمر
نے اس کو پچھانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی
ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی
طرف نہ دیکھے گا۔

۵۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي
يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رَوَاتِهِمْ
جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا قُوَّةً

۵۴۶۱- محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں
نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبد الحارث کے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں
بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس
شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکاوے؟ انہوں نے کہا
میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا
قیامت کے دن۔

۵۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ
يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ
عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا
جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَحْرُ إِزَارَهُ مِنَ الْحَيَلَاءِ
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۶۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں رسول اللہ
ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ نے
فرمایا اے عبد اللہ! اپنی ازار اونچنی کر۔ میں نے اٹھائی آپ نے فرمایا
اور اونچنی کر میں نے اور اونچنی کی۔ پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ

۵۴۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ
إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ رَدُّ فَرَدْتُ فَمَا زِلْتُ

بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پتلی کے نصف تک۔

۵۴۶۳- محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکاوے۔

۵۴۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَتَخَرَّهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَتَصَافِ السَّافِينَ.

۵۴۶۳- عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ رِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَخْرُ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ خَالِ الْأَمِيرِ خَالِ الْأَمِيرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَخْرُ إِزَارَهُ نَظْرًا)).

۵۴۶۴- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَقْفَرٍ كَانَ مَرَدًا أَنْ يَسْتَحْفِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُنْثَرِ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَسْتَحْفِفُ عَلَى الْمَسِينَةِ.

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکڑ کر چلنا

حرام ہے

۵۴۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جارہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اتر آیا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)۔

۵۴۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اتر رہا تھا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنسا چلا جاتا ہے۔

۵۴۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: تحريم التبخر في المشي مع

إعجابه بشيائه

۵۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أُعْجِبَتْهُ جُمُوعُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خَسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةُ)).

۵۴۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُ هَذَا.

۵۴۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ يَمْشِي فِي بُرْدِيهِ لَمَّا أُعْجِبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۵۴۶۳) نووی نے کہا اسہال یعنی لٹکانا اور قیام سے غم میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے کروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسہال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قیام اور ازار دونوں نصف سات تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَخَوَّرُ فِي بُرْتَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۵۴۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

۵۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَخَوَّرُ فِي خَلَةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

باب تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

۵۴۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

۵۴۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۵۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر۔

۵۴۷۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الشَّيْثَانِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَنَسٍ

۵۴۷۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے آگ کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اور وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

۵۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَتَرَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((بَعِيدُ أَحَدِكُمْ إِلَى حِمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدُّ خَاتَمِكَ انْتَفِعَ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخَذَهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۷۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا ٹک آپ بھٹیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا ٹک اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم خدا کے تعالیٰ کی اب

۵۴۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَرَعَهُ فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمَى

(۵۴۷۳) چہ نو دئی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

بِهِ ثُمَّ قَالَ ((وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَتَنَزَّلَ النَّاسُ حَوْلَ بَيْتِهِمْ وَلَقِطُوا الْخَبِيثَ لِيُحْتَمَى

۵۴۷۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبِيرِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَكَتْ فِي خَبِيرِ عَقْبَةِ بْنِ عَالِدٍ وَحَلَّتْ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى

۵۴۷۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۵۴۷۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بَغْرِ أُرَيْسٍ نَقِشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بَغْرِ أُرَيْسٍ وَلَمْ يُقَلَّ مِنْهُ

۵۴۷۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ حَقَلَ فِصَّةٌ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَقِّبٍ فِي بَغْرِ أُرَيْسٍ

۵۴۷۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اتَّخَذَ خَاتَمًا)) مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ))

میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۵۴۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

۵۴۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا ”محمد رسول اللہ“۔

۵۴۷۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا ”محمد رسول اللہ“ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کر اویے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا گنبد اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی معقیب کے ہاتھ سے اریس کنوئیں میں گر گئی۔

۵۴۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔

(۵۴۷۶) جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی ہی زمانہ سے خلافت میں غفلت پڑا اور نقش شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بدعتوں نے اس کو مکروہ کر دیا ہے پر یہ قول ضعیف ہے۔

۵۴۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (بِهَذَا) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لِمَا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

۵۴۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رُومَ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَحْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فَضْهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْشُرُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

۵۴۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَلَحَ خَاتَمًا مِنْ فَضْهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

۵۴۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَفِصْرَ وَالْحَاشِيَّ فَقِيلَ لَهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَفْتُهُ فَضْهُ وَتَقَشَّرَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ فِي طَرَحِ الْخَوَاتِمِ

۵۴۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقِ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقِ قَلْبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں کو خط لکھنا چاہا تو آپ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

۵۴۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا تو لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہربنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا محمد رسول اللہ۔

۵۴۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) تو لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو آپ نے ایک مہربنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۵۴۸۲- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے کسریٰ (بادشاہ امیران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور ہاشمی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا تو لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتی بنوائی جس کا پھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

۵۴۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر

پھینک دیں (سوئے کی انگوٹھیں پھینک دیں سب نے)۔

۵۴۸۴- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

۵۴۸۵- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

۵۴۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حصے کا تھا (یعنی عقیق)

کا جس کی کان جھش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبش

سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

۵۴۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

نے ایک انگوٹھی اپنی چاندی کی دہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ

آپ اندر کو پھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۵۴۸۸- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

باب: ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۴۸۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو

بتایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

باب: وسطی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی

پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۴۹۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ

نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم

کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلیاں بتائی (دوسری

روایت میں ہے کہ سہا پر اور وسطی کو بتلایا اور وسطی اور اس کے پاس

والی کو) اور منع کیا مجھ کو قفس کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

سَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۴۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي

يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاجِدًا

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبَسُوهُمَا

فَطَرَخَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۴۸۵- عَنْ ثَابِتٍ جُرِجِحَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَقْلَمًا.

۵۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصَّةً حَبَشِيًّا.

۵۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فَصَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ

كَانَ يَجْعَلُ فَصَّةً مِثْلَ يَمِينِي كَجَعَلُ.

۵۴۸۸- عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ

حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى.

بَابُ فِي لَبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخَنْصَرِ مِنَ الْيَدِ

۵۴۸۹- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي يَدِهِ

وَأَشَارَ إِلَى الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْبُسْرَى.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخْتُمِ فِي الْوُضْئِ

وَالْيَدِ تَلِيهَا

۵۴۹۰- عَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي

يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ

خَاتَمِي فِي يَدِهِ أَوْ النَّبِيَّ ﷺ تَلِيهَا كَمَا يَأْتِي عَصِيمٌ

فِي أَيِّ الشَّيْءِ وَنَهَانِي عَنْ لَبْسِ الْقَفْسِي وَعَنْ

جُلُوسٍ عَلَى الْمَبَايِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَفْسِي فَخِيَابٌ

بیٹھتے سے۔ انہوں نے کہا کسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زمین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خانہ مکدوں کے لیے اور غوانی چادریں۔

۵۴۹۱- ترجمہ و نقل جو اوپر گزرے۔

۵۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۵۴۹۳- ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیاں لگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

باب : جوتی پہننا مستحب ہے

۵۴۹۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سار رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)۔

باب : پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے پایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا

مکروہ ہے

۵۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اٹارے تو بائیں سے شروع کرے اور

مُضَلَّغَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمِيَاهُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ يُعَوِّثُهُنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَصَائِفِ النَّارِ جُوانِ

۵۴۹۱- عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

۵۴۹۲- عَنْ أَبِي بُرَّةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَايَ يُعْنِي النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۵۴۹۳- عَنْ أَبِي بُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ نَهَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمُ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ خَلِيهِ قَالَ فَأَوْنَأُ إِلَى الْوُسْطَى وَالْيَمِينِ

باب استِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

۵۴۹۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزْوَتَانَا ((اسْتَحْبِبُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ))

باب استِحْبَابِ لُبْسِ النِّعْلِ فِي الْيَمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْبُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

۵۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ

(۵۴۹۳) اور نووی نے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا چاہئے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

وَلْيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْشَأُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۷- عَنْ أَبِي رَزِيحٍ قَالَ سَمِعَ عَلِيًّا بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَضْرَبَ يَدَهُ عَلَى جَنْبِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَشَدَّوْا وَأُفْلِلَ أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْشَأُ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلَحَهَا))

۵۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْمَعْنَى.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ

وَالْإِحْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۵۴۹۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْنِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتُمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاتِبًا عَنْ فَرَّاحٍ.

۵۵۰۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدُكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شَيْءٌ لَعَلَّهُ فَلَا يَنْشَأُ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلَحَ شَيْئُهُ وَلَا

چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

۵۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں مہوچ آجائے گا احتمال ہے اور بد نما بھی ہے)۔

۵۴۹۷- ابو رزین سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

۵۴۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی

کپڑے میں احباء سے محفلت

۵۴۹۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرم گاہ کھولے ہوئے (جس کو احباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

۵۵۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے میں

گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

باب: چٹ لیٹنے اور چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان

۵۵۰۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چٹ لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

۵۵۰۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک نہ بند میں اور مت کھابائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر چٹ لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پا جامہ پہنے ہو تو چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت سے یہ ثابت ہے)۔

۵۵۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چٹ نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر۔

۵۵۰۴- عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا چٹ لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔

۵۵۰۵- ترجمہ دینی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

۵۵۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَائِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ))

بَابُ فِي مَنَعَ الْأَسْتَلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضَعَ إِحْدَى الرَّجُلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

۵۵۰۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۵۵۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتِمِلُ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلَقْتَ))

۵۵۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى))

۵۵۰۴- عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ غَمٍّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۵۵۰۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ نَهَى الرَّجُلِ عَنِ التَّرَعُّفِ

۵۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَنِ التَّرَعُّفِ قَالَ فَتَيَّةٌ قَالَ
خِصَابُ نَبِيِّ لِرَجُلٍ.

۵۵۰۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِصَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ
أَوْ حُمْرَةٍ وَتَخْرِيجِهِ بِالسَّوَادِ

۵۵۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَّا بَابِي فَخِصَابَةٌ أَوْ
خِصَابٌ غَامٌ الْفَتَحُ أَوْ يَوْمَ الْفَتَحِ وَرَأْسُهُ وَلَحْيَتُهُ
مِثْلُ الثَّغَامِ أَوْ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى بَسَائِهِ
قَالَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ))

۵۵۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ
فَخِصَابَةٌ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلَحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ
يَاخُضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ))

۵۵۱۰- عَنْ أَنَسِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا
يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ))

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی
مردوں کو۔

۵۵۰۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع
کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا
مستحب ہے

۵۵۰۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ٹغامہ کی طرح سفید تھی
(ٹغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا
کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

۵۵۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

۵۵۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان
کا خلاف کرو۔

(۵۵۱۰) اور خضاب کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزِ مرد کی عادات اور لباس اور وضع میں حتیٰ المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے
کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ
دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا حدیث ان کی وضع اور روش اختیار کریں اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور
وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔

نوٹ: کیا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارے وہاب یہ ہے کہ زرد یا سرخ
خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک کبرہ تڑپکی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور
اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں خضاب کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے دنا
اور دوسرے اور زعفران سے بھی مقبول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور جھرت حسنؓ
اور حسینؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور ابن سیرینؓ اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ اچھی مختصراً

بابُ تحریمِ تصویرِ صورۃِ الحیوان

۵۵۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةِ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ بَنَاتُ السَّاعَةِ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصَا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ ((مَا يُخْلِفُ اللَّهَ وَغَدَهُ وَلَا رُسُلَهُ)) ثُمَّ انْتَفَتَحَ فَإِذَا جَرُّوْهُ كَلْبٌ نَحْبَ سَرِيرِهِ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا)) فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاعْدَتَنِي فَبَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۵۵۱۲- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِيلَ وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَأْتِيهِ فَنَذَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطِئْهُ فَتَطَوَّلَ أَبُو حَازِمٍ.

باب: جانور کی صورت بنانا حرام ہے

۵۵۱۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جبرائیل نے وعدہ کیا رسول اللہ ﷺ سے آنے کا ایک وقت میں پھر وہ وقت آیا اور جبرائیل نہ آئے۔ اس وقت رسول اللہ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے اچھی وعدہ خلاف کرتے ہیں۔ پھر آپ نے اوسرا دھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ؟ انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا۔ اسی وقت حضرت جبرائیل آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت۔

۵۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۵۱۱) نوادگی نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے نہ ابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا دروپہ یا شرابی میں یا بیہوش میں یا برتن میں یا دیوار میں البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر چاند ار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں بٹکی جاوے یا تمام پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے پچھونے پر جو رونا خدا جاوے یا کیمیا وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس صورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علمائے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا۔ اور بعض حلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت جس پردے پر تھا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی صورت کی شخصیتیں نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے و درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا ان میں بچوں کی کڑیاں مشقی ہیں ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے کڑیوں کا بھی خرید کر مانیے بچے کے لیے کر دہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا کہ کڑیوں سے کھیلنے کی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی۔ واللہ اعلم بالصواب

۵۵۱۳- ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ نے فرمایا جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملے گا مگر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا۔ قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر سارا دن آپ اسی طرح رہے بعد اس کے آپ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچہ کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مور۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے قتل کا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

۵۵۱۴- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مور ہو۔

۵۵۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۳- عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَكْرَأْتُ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ جِبْرِيلُ كَانَ وَعْدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْرٌ كَلَبٍ تَحْتَ قُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَخَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أُنْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ ((قَدْ كُنْتَ وَعْدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا نَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِيهِمْ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ حَتَّى يَبْتَهَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلَبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَبِشُرْكَ كَلَبِ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

۵۵۱۴- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَانِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۵- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَانِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَحْكَارُ فِي الْإِسْنَادِ.

(۵۵۱۳) کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے۔ نووی نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو بڑی وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں کیونکہ وہ امان کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا اکیٹ کا وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ (احمدی مختصر)

۵۵۱۷- ابو طلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر مورت ہو۔ بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو ام المؤمنین میمونہ کا رہیب تھا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا)۔ عبید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

۵۵۱۸- ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا۔

۵۵۱۹- ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔

۵۵۲۰- زید نے کہا میں یہ سن کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایک بار آپ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر

۵۵۱۷- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ لَمْ أَشْكُ زَيْدَ بَعْدَ مَعْدَنَاهُ فَإِذَا عَنِي نَابَهُ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَيْسِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنْ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ نَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِنَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ.

۵۵۱۸- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ فَصَوَّضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَعْدَنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ نَصَائِرُ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا فِي النَّصَائِرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِنَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ نَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ.

۵۵۱۹- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ)).

۵۵۲۰- قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ)) فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأَحْدُثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ

(۵۵۲۰) اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اٹھانا منع ہے مگر یہ کراہت عزیمتی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

رَأَيْتُهُ حَرَجَ فِي عَزَاقِهِ. فَأَخَذْتُ نَعَطًا فَسَرَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَنِي حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُو الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)) قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَنِي وَحَشَوْنَاهُمَا لِيَمَّا قَسَمَ بِكَ ذَلِكَ عَنِّي.

۵۵۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَّالٌ حُلَاثٌ وَكَانَ الدَّاحِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ لَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قِطِيعَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلِمَهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَتَّبِسُهَا.

۵۵۲۲- عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَعْبُدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَقْضِهِ.

۵۵۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَرَرْتُ عَلَى بَابِي دُرْتُوكًا فِيهِ الْحَيْلُ ذَوَاتُ الْأَخْبِجَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

۵۵۲۴- عَنْ وَكَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدَمٍ مِنْ سَفَرٍ.

۵۵۲۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْتَرَّةٌ بِفَرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوْتُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُسْتَهْنُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)).

لگا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

۵۵۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندے کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو نکال دو جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی نیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

۵۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقش پرندہ لگایا تھا جس پر پردہ لگھوڑوں کی مور میں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔

- ۵۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَمَتَّكَ يَدَهُ.
- ۵۵۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا مِنْ.
- ۵۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَرَتْ سَهْوَةٌ لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَأَتْ مَتَّكَ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعَنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.
- ۵۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخْرِبْهُ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَادَةً.
- ۵۵۳۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
- ۵۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَرَتْ تَمَطُّا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَحَافَهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ.
- ۵۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا تَصَبَّتْ سِرًّا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَرَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعَنَهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى نَبِيِّ زُهْرَةَ أَمَّا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ
- ۵۵۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر آپ بھگے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔
- ۵۵۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔
- ۵۵۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا بچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا اور دو تکیے بنائے۔
- ۵۵۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ اوھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے نیچے بٹا ڈالے۔
- ۵۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔
- ۵۵۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سر کا دیا میں نے اس کے دو تکیے بٹا ڈالے۔
- ۵۵۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بٹا دیئے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن

عطا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

۵۵۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ توشک کیسی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور نکیہ لگانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۵۵۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو بچے بنا ڈالے آپ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

۵۵۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ سورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔

۵۵۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اَنْ عَائِشَةُ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفِقُ بِهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكُنِّي فَاذْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ.

۵۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ تَمْرُقَةً فِيهَا نِصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَسَافَا أَذْنِبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرُقَةِ)) فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتُرْسِلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنْ أَتَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلْهُ الْمَلَائِكَةُ))

۵۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْقَطَيْنِ فَكَانَ يَرْفِقُ بِهِمَا فِي النَّيْتِ.

۵۵۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

۵۵۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۵۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۳۸- ترجمہ وہی جاوے پر گزرا۔

۵۵۳۹- مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں سروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ سروق نے کہا یہ کسری (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت مریم کی تصویریں ہیں۔ سروق نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۴۰- سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے؟ ابن عباسؓ نے کہا میرے پاس وہ پاس گیا پھر انھوں نے کہا پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جائدار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۱- نصر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے

اللہ ﷻ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسُ فِيهِ

۵۵۳۸- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ بِيحْنِي وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ)) وَحَدِيثُ سَعِيدَانَ كَحَدِيثِ وَكَيْفِ

۵۵۳۹- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَأَهَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ نَبَأَ مَسْعُومٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ))

۵۵۴۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرِ فَأَقْبَنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَذُنٌ مِنِّي فَذَنَا مِنِّي ثُمَّ قَالَ أَذُنٌ مِنِّي فَذَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتَيْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورَةً نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَ قَالَ إِنَّ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعْ الشَّحَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقْرَبُ بِهِ نَصْرَ نَبِيِّ عَمَلِي

۵۵۴۱- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَخَفِلَ بُغْيَتِي وَلَمْ يَقُولْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ

پاس آؤ وہ پاس آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی منورت بنادے اس کو قیامت میں تکلیف دی جاوے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۵۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مردان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون تصور وار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چوٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

۵۵۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مردان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سورتیں ہوں۔

باب: سفر میں گھنٹی اور کتار کھنے کی کراہت

۵۵۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکرر ہے اور یہ نبی تخریبی ہے)۔

۵۵۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الصُّورَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَذُنُهُ فَبَدَأَ الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

۵۵۴۲- عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۵۴۳- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)).

۵۵۴۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يَصُورُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً.

۵۵۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ تَصَاوِيرٌ)).

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ ۵۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)).

۵۵۴۷- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باج ہے۔

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت
۵۵۴۹- ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالکؒ نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

۵۵۵۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔
۵۵۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغ دیا۔

۵۵۵۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے

۵۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحَرَسُ مُزَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ (۱)
۵۵۴۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اسْتَفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ ((لَا يَتَّقِينَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قَطَعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

۵۵۵۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.
۵۵۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْمَلِيَّ وَسَخَهُ))

۵۵۵۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ

(۱) یہ نووی نے کہا مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر ہر اس سے نہیں رکھتا۔ اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا نہ جنت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے۔

بِحِمَارٍ لَهُ فَكُورِي فِي حَامِرَتِهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُورَى الْحَامِرَتَيْنِ.

کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر داغ۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْإِنْسَانِي

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے

۵۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْعِلَامَ فَلَمْ يُصَيِّنْ شَيْئًا حَتَّى تَعْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَّتِيَّةٌ وَهُوَ يَسْمُ الظُّلْمَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۵۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ام سلمہ نے بچے کو جنم دیا تو مجھ سے کہا اے انس اس بچے کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پادے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جاوے اور آپ کچھ چاب کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ میں تھے اور ایک کملی حوریت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

۵۵۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّةً حِينَ وَلَدَتْ انْطَنَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْبَدٍ يَسْمُ غَنَمًا قَالَ شَعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاو آپ چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھ تو رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

۵۵۵۶- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبْدًا وَهُوَ يَسْمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

۵۵۵۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۵۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيسَمَ وَهُوَ يَسْمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

۵۵۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

(۵۵۵۳) نوٹ: کہا آویں کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزئیہ کے جانوروں پر درج ہے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ (۱)

۵۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ بَنَافِعُ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحَلَّقُ بَعْضُ

۵۵۶۰- عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُثَيْدٍ اللَّهُ. ۵۵۶۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُثَيْدٍ اللَّهُ مِثْلَهُ وَالْحَقُّ التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ.

۵۵۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرَافِ

۵۵۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرَافِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِذَلِكَ مِنْ مَحَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَبَاذًا أُنِيتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۵۶۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَمَصِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغْيِرَاتِ

بَابُ قَزَعِ كِي مَمَانَعَتِ

۵۵۵۹- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ بَنَافِعُ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحَلَّقُ بَعْضُ

۵۵۶۰- تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُهَا

۵۵۶۱- تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُهَا

۵۵۶۲- مَذْكُورُهُ بِالْإِسْنَادِ اسْتَدْعَى بَعْضُ مَرُودِيٍّ

بَابُ رَاسْتَوِی مِی بَیْضَنَی کِی مَمَانَعَتِ

۵۵۶۳- ابُو سَعِیدُ الْخُدْرِی سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْهَى عَنِ الْجُلُوسِ فِی الطَّرَافِ فَقَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِی الطَّرَافِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِذَلِكَ مِنْ مَحَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَبَاذًا أُنِيتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۵۶۴- تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُهَا

بَابُ بَالَوِی مِی جَوِشْ لَکَانَاوَرِ لَکَوَانَاوَرِ گودنااور گدانااور منہ کی روئیں نکالنااور نکوانااور دانتوں کو کشاودہ کرنااور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو

(۵۵۵۹) نووی نے کہا قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے لیکن ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بد نما ہے۔ انہی

خلق اللہ

بدلتا حرام ہے

۵۵۶۵- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا رسول اللہ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چمک نکلی ہے ہال گر گئے۔ کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے بالوں میں؟ آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۷- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی اس کے ہال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے بالوں میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اس کو۔

۵۵۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے ہال گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے ہال گر گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانے والی پر۔

۵۵۶۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرِيْسًا أَصَابَهَا حَصَّةٌ فَتَمَرَّقُ شَعْرَهَا أَفَاصِلُهُ فَقَالَ ((لَعْنُ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))

۵۵۶۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكَيْعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّقَ شَعْرَهَا

۵۵۶۷- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَهَاَهَا

۵۵۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَارِثَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرَهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۵۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَاصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعْنُ الْوَاصِلَاتِ))

(۵۵۶۵) ✽ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی عقیدہ ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۵۵۷۰۔ اس حدیث میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گدائے والی پر۔

۵۵۷۲۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۳۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدائے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوب صورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو بچہ جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر بچہ ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدائے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والوں پر؟ عبد اللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ عورت بولی میں نے تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈال مجھے نہیں ملا۔ عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعض بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبد اللہ نے کہا چاہے وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۵۵۷۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۰۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((لَعْنُ الْمُوصَلَاتِ))

۵۵۷۱۔ عَنْ زَيْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوُثْمَةِ وَالْمُسْتَوْثِمَةِ.

۵۵۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۵۵۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَغَفِّلَاتِ وَالْمُغْفِرَاتِ الْمُغْفِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَنَعَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ يُلْحِقُنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعْنَتُ الْوَاصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَغَفِّلَاتِ الْمُغْفِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتُ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تَأْكُمُ الرَّسُولُ فَجَدُّهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَاتْتَهُوا فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ تَرَى شَيْئًا فَجَاءَتْ بِإِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نَجِمْعُهَا.

۵۵۷۴۔ عَنْ مَنصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى

حَدِيثُ خَرِيرٍ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ
الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ
الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ.

۵۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَجْرُودٌ عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ
أَمْ يَعْقُوبَ.

۵۵۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُو
حَدِيثُهُمْ.

۵۵۷۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑا لگانے سے۔

۵۵۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّرَ
النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

۵۵۷۸- حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں
نے سامعہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا گچھا
اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم
کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس
سے (یعنی جوڑا لگانے سے) اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح
تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و
عشرت، شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

۵۵۷۸- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ
وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَتَنَازَلْنَ فَصَّةٌ مِنْ شَعْرِ كَانَتْ
فِي بَيْدِ حَزْرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَهَلْ
عُلِمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ
مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ ((إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ
حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ)).

۵۵۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ
أَنْ فِي حَدِيثِ مُعَمَّرٍ ((إِنَّمَا غَذِبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ))

۵۵۸۰- سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے
انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہہ میں یہ
سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ ص کو اس کی
خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغا بازی)۔

۵۵۸۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ
مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرِ
فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنْ أَخَذَ يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَاءَ الزُّورُ.

۵۵۸۱- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ
نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے

۵۵۸۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحَدْتُمْ زِيَّ سَوِّهِ وَإِنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ

بَعْضًا عَلَى رَأْسِهَا حِرْقَةً قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا
الرُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكْتَبُ بِهِ النِّسَاءُ
أَشْعَارُهُنَّ مِنَ الْحِرْقِ

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ

الْمَائِلَاتِ الْمُتَمِيلَاتِ

۵۵۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ
مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَتْنُمَةِ الْبُخْتِ
الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِجْلَهَا وَإِنْ
رِجْلَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا))

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن تنگی ہیں
آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں
۵۵۸۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دو قسمیں
ہیں دوڑنیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن
کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دوسوں کی طرح کے لوگوں کو اس
سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر تنگی ہیں
(یعنی ستر کے لائق اعتنا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے
سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہیں
جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا تنگی ہیں) سیدھی راہ سے
بھگانے والی خود بھگنے والی ان کے سر پہنتی اونٹ (ایک قسم ہے اونٹ
کی) کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں
گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی حانا کہ جنت کی خوشبو
اتنی دور سے آتی ہے۔

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس

کو کہنے کی ممانعت

۵۵۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک
عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (سوت سے) کہوں کہ
خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جو کہے
فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو
غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی
فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

۵۵۸۴- اسامہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ

وغيره والتشيع بما لم يعط

۵۵۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا
لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُتَشِيعُ
بِمَا لَمْ يُعْطِ كَذَابٌ قَوْمِي زُورٌ))

۵۵۸۴- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَتْ

امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَمْسُحَ مِنْ مَالِ
 زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمُسْمَحُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
 كَلَابِسَ نَوَافِي دُور))

رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ
 کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے
 مجھے یہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ
 ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
 فریب کے دو کپڑے دیکھ لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا
 حالانکہ اصل میں دنیا دار فریبی ہے)۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۵۵۸۵- ترجمہ دہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۸۵- عَنْ مِثْلَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.



کِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ الثَّهْيِ عَنِ التَّكْنِي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ باب: ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

۵۵۸۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَحُلًا بِالتَّبِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَسْمَوُا بِأَسْمَاءٍ وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَةٍ))

۵۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا التبیع میں اے ابو القاسم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر دیکھا۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی)۔ آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

۵۵۸۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَحَبَّ أَسْمَانَكُمْ ابْنِي اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

۵۵۸۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۵۵۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَ رَوَايَتِ هِيَ هَمِ مِی سَ اِی ک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر آیا رسول اللہ کے

۵۵۸۸- عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ((إن أحب أسمائكم ابني الله عبد الله وعبد الرحمن))

(۵۵۸۶) نووی نے کہا اس سکہ میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک توشہ فی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے۔ مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ ممانعت درست کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت منسوخ ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچوں کو نام کا سمر رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمرؓ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ (انتہی مختصر)

(۵۶۸۷) اسی طرح عبد الرحیم، عبد الملک، عبد القدوس، عبد السلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین، عبد الباقی، عبد الحسن وغیرہ۔

بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَيْدٌ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا تَدْعُكَ تَسْمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا، میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (قیمت یا زکوٰۃ کا مال اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیان بخش)۔

۵۵۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۸۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا، میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ اجازت نہ دیں۔ آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔

۵۵۹۰- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُبُوا))

۵۵۹۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں باعث ہوں تم کو۔

۵۵۹۲- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُبُوا))

۵۵۹۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس

آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔
۵۵۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَحْسَنُ الْأَنْصَارِ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي)) .

۵۵۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ مِنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قِيلَ رَوَى حَدِيثَ الْآنَصَارِ عَنْ دُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُسَيْنٌ وَسَلَمَانُ قَالَ حَصِينٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَ قَالَ سَلَمَانُ ((فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) .

۵۵۹۵- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنْ غُلَامٍ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَا تُكَبِّدُ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُعَمِّدُ عَيْدَ فَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) .

۵۵۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي)) .

۵۵۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ .

۵۵۹۸- عَنْ الشَّعْبَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ يَا أَعْتِ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بَكْرًا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحُونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)) .

۵۵۹۵- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ سَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَا تُكَبِّدُ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُعَمِّدُ عَيْدَ فَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) .

۵۵۹۶- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ سَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَا تُكَبِّدُ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُعَمِّدُ عَيْدَ فَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) .

۵۵۹۷- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ سَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَا تُكَبِّدُ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُعَمِّدُ عَيْدَ فَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) .

۵۵۹۸- عَنْ الشَّعْبَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ يَا أَعْتِ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بَكْرًا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحُونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)) .

تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

باب: برے ناموں کا بیان

۵۵۹۹- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے اُفح اور رباح اور یسار اور نافع۔

۵۶۰۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور یسار اور نافع اور نافع۔

۵۶۰۱- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نافع (اس کے وہی معنی ہیں جو اُفح کے ہیں) اور اُفح نہ رکھو اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نافع یا اُفح) وہ کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

۵۶۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلیٰ اور برکت اور اُفح اور یسار اور نافع اور

بابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ

۵۵۹۹- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ لَمَّا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمِّيَ رَقِيقًا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ وَنَافِعٌ.

۵۶۰۰- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا نَافِعًا)).

۵۶۰۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَصْرُكُ بَابُهُنَّ بَدَأَتْ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيعًا وَلَا أَفْلَحًا فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنَّمَا هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ.

۵۶۰۲- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَابِرٍ وَرَوَّحٍ فَكَمِثِلُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ الْكَلَامَ الْأَرْبَعِ.

۵۶۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ

(۵۵۹۹) نووی نے کہا یہ نبی تزیہی ہے نہ کہ تحرہی اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں اللہ ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے تو اس میں ایک قسم کی بد فالی ہے کیونکہ اُفح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی توکل اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے منع کرنا چاہا، بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے

۵۶۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جلیلہ ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جلیلہ کے معنی نیک اور خوب صورت)۔

۵۶۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جلیلہ رکھ دیا۔

۵۶۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکل گیا نکل جانا (گویا نیک کا چھوڑنا ہے)۔

۵۶۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

۵۶۰۸- زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھ دیا۔

۵۶۰۹- محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام

يُسْمِي بِغُلَى وَبِرَكَّةٍ وَبِأَفْلَحٍ وَبِنِسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبَنَحْوٍ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ غَنَاهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ الْقَبِيحِ

۵۶۰۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةٌ)) قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ.

۵۶۰۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ.

۵۶۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمَهَا بَرَّةٌ فَخَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بَرَّةٌ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۵۶۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةً فَقَبِلَ تَزَوَّجَ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لَهَا ذُوْنُ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۶۰۸- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةً فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

۵۶۰۹- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ نے فرمایا زینب رکھو۔

باب: شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

۵۶۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور یراث نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

۵۶۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور

چیزوں کا بیان

۵۶۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے

سَمِيتُ ابْنِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسَمِيتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُرْكُوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نُسَبِّهَا قَالَ ((سَمَّوْهَا زَيْنَب))

باب: تحريم التسمي بملك الأملاك

۵۶۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أُخْتِ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكَ الْأَمْثَالِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَفِيَانٌ مِثْلُ شَاهَدَانِ شَاهٍ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ ((أُخْتِ)) فَقَالَ أَوْضِعْ ((

۵۶۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْكُرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُعْطِيَ رَجُلٌ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأُخْبِتُهُ وَأُعْطِيَتْ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْثَالِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ))

باب: استحباب تحنيت المولود

وغیره

۵۶۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْآنصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۵۶۱۰) مَلِكُ الْمُلُوكِ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان، قدوس، سمیع، خالق، الخلق وغیرہ۔ مزجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

(۵۶۱۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چہا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ اللہ

پاس لے گیا۔ آپ اس وقت ایک کملی اوڑھنے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا ہے۔ پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کو چوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ باہر گئے۔ وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سیم (ان کی بی بی انس کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں)۔ پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں انہوں نے کھایا۔ بعد اس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہ جاؤ بچہ کو دفن کر دو۔ پھر صبح کو ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے؟ ابو طلحہ نے کہا ہاں۔ آپ نے دعا کی یا اللہ! برکت دے ان دونوں کو۔ پھر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ کے پاس لے جا اور ام سیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے کہ کھجوریں ہیں۔ آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي ﷺ فِي عِبَادَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاولْتُهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْفَاهُنَّ لِي فِيهِ فَلَاكِهِنَّ ثُمَّ فَعَرَّوْا فَالَصَّبِيُّ فَمَضَّجَتْهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَلْمُظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُبُّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرُ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

۵۶۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لَبِيٍّ طَلْحَةَ يَشْكِي فَحَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَنَبَّضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي. قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَشْكَنُ مَعًا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْغَنَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَّغَ قَالَتْ وَارْوُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((أَغْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بَنَمْرَاتٍ فَأَعْلَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَفْعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوا نَعَمْ تَمْرَاتٍ فَأَعْلَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَّجَهَا فِي فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي

طلحہ بالا جناح سنت ہے اور بھتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرنے اور یہ بھی معصوم ہو کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبد اللہ نام رکھنا۔ اسی مختصراً

(۵۶۱۳) اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صبرہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاندان کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھاویں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے۔ اور حضرت کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرے لڑکا عنایت فرمایا۔ نو دی نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد میں اسحق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علماء اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی لک

الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

منہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۴- عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

۵۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَانَ وَكَدَّ لِي غُلَامٌ

۵۶۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا

فَاتَّبَعْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ

ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

۵۶۱۶- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ

۵۶۱۶- عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء

الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَانَا حَرَخَتْ أَسْمَاءُ

بنت ابی بکرؓ (حضرت زبیرؓ کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو

بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حَتْلَى بَعْدَ

ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیرؓ تھے۔ وہ قاب میں آئیں جو مدینہ

اللَّهُ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَلِيعَتْ قُبَاءً فَنَفِيسَتْ بَعْدَ اللَّهِ

منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبد اللہ کو جنم دیا پھر اس کو بے کر

بِقُبَاءٍ ثُمَّ حَرَخَتْ حِينَ نَفِيسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

رسول اللہ کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اس کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْنَكَهُ فَأَخَذَهُ رَسُولُ

(تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا)۔ آپ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي

نے عبد اللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور

حَنْزَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَانَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا

منگوائی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے

سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ

رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ میں تھوک

بَضَفَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرَبِّهِ

دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ

تھوک تھا۔ اسماءؓ نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان

أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَتْهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ

ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ شَهْرٍ أَوْ ثَمَانٍ يُبَايِعُ

برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ

بیعت کے لیے آپ نے جب ان کو آتے دیکھا تو قسم فرمایا پھر ان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ.

سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے)۔

۵۶۱۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ

۵۶۱۷- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ

الزُّبَيْرِ بِسَكَّةَ قَالَتْ فَحَرَخْتُ وَأَنَا مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ

میں اور میرے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیرؓ تھے۔ جب میں مکہ سے

نہ قسم کا واقعہ حاصل میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا۔ اشرف اس کا نام تھا۔ جب میں بار دوم ۱۲۹۳ھ مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ عیاش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم الشریع کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں اشرف احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

نکل تو حل کی مدت پوری ہو گئی تھی۔ پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں اتر کر وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس آئی۔ آپ نے عبد اللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چلایا پھر عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

۵۶۱۸- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

۵۶۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن زبیر کو رسول اللہ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈی تو اس کا لٹنا مشکل ہو گیا۔

۵۶۲۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی زبان پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے زان پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا یہ نام ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

الْمَدِينَةِ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ نَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ حَوْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكُهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ.

۵۶۱۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَمْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ.

۵۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

۵۶۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

۵۶۲۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُمِّي بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلَدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ خَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتَمَلَ مِنْ عَلَى فَخْذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْبَلْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ فَلَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَ

تَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ

۵۶۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسَنِيَّةٌ قَالَ كَانَ فَعْلِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَهُ قَالَ ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ الصُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ

وَأَسْتَحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

۵۶۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بُنَيَّ)).
۵۶۲۴- عَنْ الصُّغَيْرَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا عَنِ الدُّجَالِ أَكْثَرَ مِنَّمَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((أَيُّ بُنَيٍّ وَمَا يُنْعَبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الصُّغَيْرِ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۵۶۲۵- عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَانَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلصُّغَيْرَةِ ((أَيُّ بُنَيٍّ إِنَّ)) فِي حَدِيثٍ تَرِيدُ وَخَاتَمَهُ.

باب: جس کا بچہ نہ ہو اور اس کو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

۵۶۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہو اور کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انسؓ نے کہا اس کا رودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابو عمیر بغیر کہاں ہے؟ (ظہیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکالوں سےھیلا تھا۔

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے۔

۵۶۲۴- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹے تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گا۔

۵۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ نے بیٹا کہا۔

(۵۶۲۳) یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز جاہل نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق جاہل ہوں گے۔

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

۵۶۲۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَتِيَهُ فَأَتَيْتُ بِنْتَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنَّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ أَقِمِ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ وَإِنَّا أَوْجَعُكَ فَقَالَ أُمِّيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ.

۵۶۲۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْتِئْذَانِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَجِئْتُ مَعَهُ فَدْهَنْتُ إِلَى عُمَرَ فَسَلَّمْتُ.

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

۵۶۲۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اتنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے بلوایا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لاؤ ورنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا ابو موسیٰؓ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو۔ ابو سعیدؓ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعبؓ نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

۵۶۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا زیادہ ہے کہ ابو سعیدؓ نے کہا میں ابو موسیٰؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

(۵۶۲۶) جب نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم فذلک شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (انجی مختصر)

نوویؒ نے کہا ابی بن کعبؓ کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث بہت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدینؓ اور اکثر صحابہؓ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰؓ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حد پیشیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمرؓ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰؓ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ دو عین شخصوں کی روایت یہ بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انجی مختصر)

۲۶۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُعْضِبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أُنْشِدْكُمْ اللَّهُ هَلْ سَمِعَ أَحَدُكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ الْإِسْتِثْذَانُ ثَلَاثُ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَوَّلُ فَارْجِعْ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا ذَلِكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ لَدَاكَ مَرَاتٍ فَلَمْ يُؤْذِنْ لِي نَزَحْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ لَكَ ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْتُكَ وَنَحْسُ حَسْبُكَ عَلَى شَغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتُ حَتَّى يُؤْذِنْ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا وَجَعَ ظَهْرُكَ وَبَطْنُكَ أَوْ لَتَاتَيْنِ بَيْنِي بَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ نَوَالَهُ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَخَذْنَا سِنًا فَمَا أَبَا سَعِيدٍ فَقَعْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا.

۵۶۲۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاجِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَشَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ وَإِنَّا فَنَأْجَعُكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَنَابَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْإِسْتِثْذَانُ ثَلَاثُ)) قَالَ فَجَعَلُوا

۲۶۲۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے عصر میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر درجہ لوٹ جا ابی نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔ ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو۔ اٹھ اے ابو سعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

۵۶۲۹- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمرؓ نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا لایا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گو دو بار درجہ میں تم کو ایسی بڑا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے

بُضَحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخَوُكُمْ الْمُسْلِمُ
قَدْ أَمَرَ أَنْ تَضَحَكُونَ أَنْتَ لِقَ قَانَا شَرِيكَتَ فِي
هَذِهِ الْعُقُوبَةِ قَاتَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ

کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے؟ لوگ ہنسنے لگے۔ میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا اے ابو موسیٰ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ گواہ موجود ہیں۔

۵۶۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۳۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى
حَدِيثِ بَشْرِ بْنِ مُضَاضٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ

۵۶۳۱- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیسؓ (یہ نام ہے ابو موسیٰؓ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو۔ پھر وہ بلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہؐ کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا) یعنی سزا دوں گا۔ ابو موسیٰؓ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے۔ پھر ابو سعیدؓ اٹھے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہہ دیا سول اللہؐ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا اور اس کی وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا۔ (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمرؓ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہتا کیا بعید ہے)۔

۵۶۳۱- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَانَتْ وَحْدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ نَادَا لَهُ فَدَعَيْتَهُ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتَقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيْنَهُ أَوْ نَأْفَعَلَنَّ فَخَرَجَ فَاذْهَبَ إِلَى مَخْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُوْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ حَفِيٌّ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

۵۶۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے غافل رہا۔

۵۶۳۲- عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِلَهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

۵۶۳۳- ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے

۵۶۳۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عمرؓ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمرؓ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں سنیں گے۔ جب حضرت عمرؓ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا؟ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعبؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالطفیلؓ (یہ کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعبؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطابؓ کے بیٹے! تم مذاہب مت بنو حضرت کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ حضرت عمرؓ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا میں نے اس کی زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ جھوٹے ہیں۔

۵۶۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْمُسْتِذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ لَقَائِنِي عَلَى هَذَا بَيْنَهُ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَجَدَ بَيْنَهُ تَحِدُّوهُ عِنْدَ الْغُبَرِ غَشِيَةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْنَهُ فَلَمْ تَحِدُّوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْغُشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقْدُ وَحَدَّثْتَ قَالَ نَعَمْ أَنِّي بِنَ كَعْبٍ قَالَ عَدَلُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَمَّا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكْتُبَ.

۵۶۳۴- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُثَنَّى أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا تَكُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا
قِيلَ مِنْ هَذَا

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے میں ہوں کہنا مکروہ ہے

۵۶۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ هَذَا)) قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا))

۵۶۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ هَذَا)) فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنَا أَنَا))

۵۶۳۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اذن مانگا رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.....

۵۶۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے۔ تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۵۶۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي حُجْرٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْبَازُنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

۵۶۳۸- سهل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اس سے اپنا سر کھمارہے تھے جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو گوشت لگا دیتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اذن اس لیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

۵۶۳۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَرْجُلُ بِرَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ طَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) إِنَّمَا جُعِلَ اللَّهُ

۵۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

الْبَازِنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ))

۵۶۴۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْثُ حَدِيثِ
الْبَيْتِ وَثُؤُسٍ

۵۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ
بِهِ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْتَسِبُ لِيَطْعَنَهُ

۵۶۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ
بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُ عَيْنُهُ))

۵۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ
عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَقْتَهُ بِحَصَاةٍ فَتَنَفَّاتَ عَيْنُهُ
مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ))

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

۵۶۴۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ
الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

۵۶۴۵- عَنْ ثِيوَسٍ بَنِيَّ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

باب: جو نظر دفعہ پڑ جائے

۵۶۴۳- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ نے حکم دیا مجھ
کو نگاہ پھیر لینے کا۔

۵۶۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۶۴۲) یعنی اگر وہ ذھیلا وغیرہ اس کو مارے اور اس کی کچھ پھوٹ جائے تو گھردلوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(۵۶۴۳) یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر مرد کو دیکھے گا تو
گناہگار ہوگا۔ نو دیکھنے کے بعد اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ
بھٹکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا اعلان یا پیغام دینے کی صورت میں یا خرید و فروخت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ
بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہی

کِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

باب: سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

۵۶۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

۵۶۴۷- عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اچھے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کسی بڑے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھتے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو۔ وہ حق ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

۵۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))

بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ

۵۶۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ سَمِعْتُ قُتُوبًا بِالنَّاقِيَةِ تَتَخَدَّثُ فَخَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِلمَجَالِسِ الصُّعُودَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعُودَاتِ)) فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِنُغَيِّرَ مَا بَيْنَ قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ وَتَتَخَدَّثُ قَالَ ((إِنَّمَا لَنَا فَأَذُوا حَقُّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ))

(۵۶۴۶) ہذا نوٹی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جاوے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہگار ہو گئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر السلام علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ جواب میں بھی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بخلاف دو علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے۔ البتہ علیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں جو یا سلام کا معنی سلامتی ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انہی مختصر۔

عورتوں کی طرف بد نظریہ کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے۔

۵۶۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

۵۶۴۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

باب: مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے

۵۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکے واسلے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

۵۶۵۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی بحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہو۔

۵۶۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُنْمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَفَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بَيْنَ مَخَالِسِنَا نَحْدُثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَتَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۶۴۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ

السَّلَامِ

۵۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْغَاطِطِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرُ بْنُ مَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدُهُ مَرَّةً عَنْ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۵۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قَبْلِ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَضْحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا غَطَّسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدُّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

۵۶۵۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۳- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ))

۵۶۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرُّفُقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ ((قَدْ قُلْتَ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ قُلْتَ))

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں

تو کیسے جواب دیوے اس کا بیان

۵۶۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔

۵۶۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں؟ آپ نے فرمایا وعلیکم کہو۔

۵۶۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے اسام علیکم (یعنی تم مرو۔ سام کے معنی موت ہے) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)۔

۵۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا اسام علیکم۔

حضرت عائشہ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

۵۶۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں وعلیکم بغیر واو کے ہے۔

قُلْتُ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ

۵۶۵۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنَ
الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ
((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ
السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً))
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ ((أَوْلَيْسَ قَدْ
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۹- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَامِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَتَنَطَلْتُ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَهْ يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالشَّفْهَ)) وَزَادَ
فَأَتَرَنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ
يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۵۶۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ سَلَّمَ قَاسٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَنَّهُمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ ((بَلَى
قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا لَنَجَابُ عَلَيْهِمْ
وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا))

۵۶۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبْدَعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا

۵۶۵۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا
السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنی تمہارے ہی اوپر
موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ نے فرمایا اے عائشہ! بد زبان مت
ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں سنا یہودی نے جو کہا؟ آپ نے
فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا؟ جو
انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

۵۶۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہ
نے فرمایا صبر کر اے عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبان کو پسند نہیں
کرتا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا
لَمْ يَحْيِكَ بِهِ اللَّهُ یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور
سے سلام کرتے ہیں کہ وہ اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

۵۶۶۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہودی کے
چند لوگوں نے حضرت کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔
آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا
کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہنا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس
کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور
ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہودی پر پڑی
مرے اور مارے گئے)۔

۵۶۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا یہودی اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی

(۵۶۶۱) نوویؒ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ وہی کافر بیچ راستہ میں سے نہ چلتے پاوے بلکہ ایک کونے میں ٹھک راستہ پر چلے اگر
مسلمان اس راہ پر چلتے ہوں اور جو جو ہم نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر ٹھک کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گراوے یا لٹو

یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دباؤ تنگ راہ کی طرف۔
۵۶۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَصْنَقِهِ ((
۵۶۶۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ
وَكَيْعٍ ((إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ
جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي
حَدِيثٍ آخَرَ ((إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۵۶۶۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔
۵۶۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۶۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ مَرَّ عَلَى غُلَمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.
۵۶۶۴- عَنْ مَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۶۶۵- سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ثابت بنائی کے
ساتھ جارہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان
کی کہ وہ انس کے ساتھ جارہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا
ان پر اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
جارہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

۵۶۶۵- عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ نَائِبِ
الْبَنَانِيِّ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ
أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ
اٹھاوے

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ
نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ

۵۶۶۶- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے کہا اس حدیث سے یہ نکالو کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ

کر رہے ہیں تو جواب میں صرف و علیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداً سلام کرنا درست ہے
اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محرز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا
درست ہے لیکن نہایت کرے مسلمانوں کی۔ اتنی مختصراً

(۵۶۶۵) جو نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکالو کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ کی تواضع اور انکسار
کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور انجینی بھی کرے
اگر وہ عورت یوزگی ہو اور جو جوان ہو تو انجینی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ اتنی مختصراً

(۵۶۶۶) عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں

ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

۵۶۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذْ نَكَّ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ نَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى أَتَاهَا)).

۵۶۶۷- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب : عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا

درست ہے

۵۶۶۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں مونا پے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سودہ! قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا۔ اسی وقت آپ پردہ کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اس کو رکھنا تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ ہشام نے کہا حاجت سے

بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ الْإِنْسَانِ

۵۶۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِنَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً خَسِيمَةً تَفْرُغُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَرُفِقُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَذَخَعْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَبًا وَكَذَابًا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيَّ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرُغُ النِّسَاءَ جِسْمَهَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ

ازہ تب حضرت نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خد مت میں ہرج ہو گا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نکالی مقرر کر دینا درست ہے۔

(۵۶۶۸) یہ نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ لگا کہ عورت قضاے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاندان کی اجازت کے جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بیویوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جوش رکھنا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنادیا تھا تاکہ ان کا جوش معلوم نہ ہو۔

مراد پانخانہ کی حاجت ہے۔

۵۶۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پانخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے۔ آپ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت وہ ایک لمبی عورت تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اسے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کہا کہ پردہ کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترے۔

۵۶۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے

پاس جانا حرام ہے

۵۶۷۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت شبیہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

۵۶۷۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔ ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! اگر دیور جاوے؟ آپ نے فرمایا دیور تو

فَقَالَ هِشَامُ يَعْنِي الْبَرَارَ.

۵۶۶۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تَفْرُغُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَثَّى.

۵۶۷۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۷۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْبَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ مِنْ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً حَلِيْلَةً فَذَاهَا عُمَرُ أَلَّا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حَرِصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ.

۵۶۷۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنِبِيَّةِ وَالذُّخُولِ

عَلَيْهَا

۵۶۷۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ نَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

۵۶۷۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ

(۵۶۷۳) نہ لڑائی کے لیے نکلے گا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی بچا ناموں کا داد وغیرہ۔

(۵۶۷۴) کیونکہ دیور بھوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیسٹوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

موت ہے۔

۵۷۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۶- ابن وہب نے کہا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقرباء ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سو خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

۵۷۷۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنکھ پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یادو آدمی ساتھ لے کر۔

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

۵۷۷۸- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس

الْحَمْمُ قَالَ ((الْحَمْمُ الْمَوْتُ))

۵۷۷۵- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۷۶- عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْمُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهُهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ.

۵۷۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَأَاهُمْ فَكَّرَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرِ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ))

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يَسْتَحِبُّ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا بِأَمْرًا وَكَانَتْ زَوْجَتُهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فُلَانَةٌ لِيُدْفَعَ ظَنُّ السُّوءِ

۵۷۷۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِخْدَى بِنْتِ

(۵۷۷۷) نووی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہرے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مرد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاَهُ فَخَاءُ فَقَالَ ((يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَلَانَةُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَنِمَّ بِكُمْ أَظُنُّ بِنِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ))

۵۶۷۹- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَخَدَّتَنِي ثُمَّ قُمْتُ بِالتَّقَلُّبِ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَنْبَلٍ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئًا))

۵۶۸۰- عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ (زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ) أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَدَّتَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَقْلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَعْمُورٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَتْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مِثْلُ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي))

کو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلا نے یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہیں)

۵۶۷۹- صفیہ بنت حبی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات کو میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو میرا گھراسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انھوں نے رسول اللہ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حبی ہے (ام المؤمنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)۔

۵۶۸۰- علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنتی کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں۔ پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو نبی بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو۔ پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۶۷۹) نووی نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ ابھی مختصراً

بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَالْأَوْرَاءُ هُمْ

۵۶۸۱- عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْخَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَا أَخَذَهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ))

۵۶۸۲- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى

۵۶۸۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

۵۶۸۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

باب جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے

۵۶۸۱- ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پتل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں ایک نے تو ٹھکانہ لیا اللہ کے پاس اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھٹنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

۵۶۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

۵۶۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

(۵۶۸۳) یہ نبوی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جاوے وہی اس جگہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے سنتی کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس جگہ بیٹھنا درست نہیں انہی مترجم جتنا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جاوے تو اس کا اٹھنا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

۵۶۸۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي خُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

۵۶۸۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ أَبُو عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

۵۶۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

۵۶۸۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے پھر آپ اس جگہ بیٹھے اور عبد اللہ بن عمرؓ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو)۔

۵۶۸۷- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۶۸۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا)).

بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۵۶۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاوے۔

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

۵۶۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

۵۶۸۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے) پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَنَعَ الْمُخَنَّثُ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ

باب : زنانہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

۵۶۹۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مُحَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ

۵۶۹۰- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا اے عبد اللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل

(۵۶۹۰) ﷺ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مخنث کا نام بیت یا تمہیب تھا یا نکاح اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت و بیعت ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ نے منع فرمایا۔

اللَّهُ بَيْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَيَأْتِي أَدْلُكَ عَلَى بَنِي عَمَلَانَ فَإِنَهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدِيرُ بِشَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ))

طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے)۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

۵۶۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْبَارَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ بَعْتُ امْرَأَةٍ قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِشَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ))

۵۶۹۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاس ایک محنت آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہ ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے)۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَهَيْتَ فِي الطَّرِيقِ

باب : اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَكُونَتَهُ وَأُسْوِسُهُ

۵۶۹۲- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی ان کے گھوڑے کو چرائی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیکسی

لہ کر دیا اور محنت و طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے۔ دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بتا دے یہ ملعون ہے۔ ابھی مختصر

(۵۶۹۲) نوویؒ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آنا گوندھنا یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف وہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے۔ اور اس حدیث لہ

وَأَذَقُ النَّوَى بُنَاضِجَهُ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَفِي الْمَاءَ
وَأَحْمَرُ غَرَبَهُ وَأَعْجَنُ وَلَمْ أَكُنْ أَخْمِينُ أَحْمَرُ
وَكَانَ يَحْمِرُ لِي خَارَاتُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ
بِسُوءَةِ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَتَقَلُّ النَّوَى مِنْ
أَرْضِ الرَّبِيرِ الَّتِي أَقْطَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثَلَاثِي فَرَسَخٍ
قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيحَ إِيحَ لِيَحْمِلَنِي
عَلْفُهُ قَالَتْ فَاسْتَحَبَّيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لِيَحْمِلَكَ النَّوَى عَلَى رَأْسِكَ أَشَدُّ مِنْ
رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ
بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَفْتَنِي سِيَّاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا
أَسْتَفِي.

بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوئی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی
بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور پنا بھی
گووند ہتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری
عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں۔
اسماء نے کہا میں زیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ نے ان کو
مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور
ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور انگلی چھ جو کی اور فرسخ تین میل کا) ایک
دن میں وہیں سے گٹھلیاں لارہی تھی راہ میں رسول اللہ اور آپ
کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ
کے بٹھانے کی بولی بولی اٹھ اٹھ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں
مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں کا بوجھ
سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے
بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی)
اسماء نے کہا پھر ابو بکرؓ نے ایک لونڈی مجھے کھینچی وہ گھوڑے کا سارا
کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۹۳- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كُنْتُ أَحْدَمُ الرَّبِيرِ خِدْمَةِ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ
وَكُنْتُ أَسْرُسُهُ فَلَمَّ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدُّ
عَلَيَّ مِنْ سِيَّاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْضَرُ لَهُ وَأَقْوَمُ
عَلَيْهِ وَأَسْوَسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنِّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ

۵۶۹۳- اسماء سے روایت ہے میں زیر کے گھر کے کام کرتی ان کا
ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیکسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی
خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی اس کی
خدمت کرتی سائیکسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی۔ رسول اللہ
ﷺ کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ

تھ سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے۔ ایسے مقطعہ کو مقطعہ وار فروخت کر سکتا اور کبھی
صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جائیں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ
ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے
خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ کی کیونکہ اسماء ابو بکرؓ کی بیٹی اور عائشہؓ
کی بہن اور زیر کی بی بی تھیں گویا آپ کے گھروالوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ (انتہی مختصراً)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّي فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَفْتَنِي سَيَاسَةَ الْفَرَسِ فَأُلْقَتْ عَنِّي مَعُونَتُهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ ذَارِكٍ قَالَتْ ابْنِي بِنْ رَحِصْتُ لَكَ أُمِّي ذَلِكَ الرَّؤِيبُ فَتَعَانَ فَأَطْلُبْ إِلَيَّ وَالرَّؤِيبُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ ذَارِكٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا ذَارِي فَقَالَ لَهَا الرَّؤِيبُ مَا لَكَ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يُبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى نَّ كَسَبَ فَبَعْتُهُ الْخَارِجَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الرَّؤِيبُ وَتَمَنَّا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ ابْنِي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

گھوڑے کا سہارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھائی۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زیرِ تختا ہوں تو ایسا کر جب زیرِ موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سائے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سو امیرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماء کی زیر کی زبان سے اجازت دلوادینے کے لیے)۔ زیر نے کہا اسماء تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دوکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا دلواندی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زیر نے کہا یہ پیسے مجھ کو بہہ کر دو۔ میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاتِ الْإِثْنَيْنِ دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ رِضَا

۵۶۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ الْآخَرَ دُونَ وَاحِدٍ)).

۵۶۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

۵۶۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص کا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر۔

۵۶۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا

۵۶۹۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کا پھوسی نہ کریں

(۵۶۹۳) یہ بھی تحریری ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی)

تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا۔

۵۶۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُخْزِنَهُ ((

۵۶۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ))

۵۶۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

۵۶۹۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرائیل یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ ہم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچا دے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

۵۷۰۰- ابو سعیدؓ سے روایت ہے حضرت جبرائیلؑ رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد! تم بیمار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیلؑ نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

۵۷۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سچ ہے۔

بابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقْيِ

۵۶۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ

۵۷۰۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ

۵۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ))

(۵۷۹۹) ہاں نووی نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے براہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کاترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

۵۷۰۲- عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْسِلْتُمْ فَأَغْسِلُوا)).

۵۷۰۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سچ ہے یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

بَابُ السَّحْرِ (۱)

۵۷۰۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي

۵۷۰۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے

(۵۷۰۲) امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگانا سچ ہے۔ اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارو ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بد نظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاویں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا ہونچا دھوے پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کھنی دھوے پھر داہنا پاؤں دھوے پھر بائیں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کھنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوے۔ یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہو اور اپنی طرف کا دھوے اور بعضوں نے کہا اپنی شرمگاہ دھوے۔ پھر یہ پانی جس کی نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر نہیں اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ اچھی مختصر

(۱) جنہ نووی نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی۔ اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں۔ اور اس سے مغموم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں۔۔۔ اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکتہ ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جو رو میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں۔ اور ولی ساحر میں یہ ہے کہ ساحر قاسق ہوتا ہے اور کرامت قاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا قرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اچھی مختصر

(۵۷۰۳) ایک روایت میں ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا۔ اور بخاری کی روایت میں

جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ! تجھ کو معلوم ہو اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلادیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے)۔ جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کہ ہے میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا۔ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نہ کھجور کے بالے کے غلاف میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قسم خدا کی اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زایل اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے)۔ آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

۵۷۰۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

زُرْعِي يَقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحْتَلُّ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَقْنَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْلُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُسْطَرٍّ وَمُسْطَاطَةٍ قَالَ وَحُفٌّ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَيْتِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ أَنَا فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا تُقَاعَةُ الْجَنَاءِ وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْرِقُهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَاقَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ.

۵۷۰۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقِ ابْنُ كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَحْلٌ وَقَالَتْ

لہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت میر سے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا حضرت اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو صحت دی اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور و غل مچاؤں۔ حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھ کر آپکو جادوگر کہتے اور مشہور ہوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَخْرِجْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَأَمَرْتُ بِهَا فَلَفِئْتُ))

بَابُ السَّمِّ

۵۷۰۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْشُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِئَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلِكَ قَالَ ((مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْطَلِكَ عَلَيَّ)) ذَلِكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا تَقْتُلُهَا قَالَتْ نَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: زہر کا بیان

۵۷۰۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کو مار ڈالنا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے)۔ حضرت علیؑ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے)۔ راوی نے کہا میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ کے کوعے میں پاتا۔

۵۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ بَخَالِدٍ

باب: بیمار پر منتر پڑھنا

۵۷۰۷- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے اذهب الباس الخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے۔ ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے۔ جب رسول اللہ بیمار

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الْمَرِيضِ

۵۷۰۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ أَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِكَ شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ مَقَمًا)) فَلَمَّا مَرَضَ

(۵۷۰۵) یعنی نکاح اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بتا دیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت لے کہہ دیا یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردود زینب بنت جحش کی بہن تھی جس کو حضرت علیؑ نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت کو بشر بن براد کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس غیبت عورت کو قتل کیا۔ لعنة الله عليها۔ (نور)

ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا دیا
 ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ
 آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا
 ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا یا اللہ! بخش دے مجھ کو
 اور مجھ کو بلند رفق کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے
 ساتھ)۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام
 ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی)۔ آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ نے آپ کو
 اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

۵۷۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو
 فرماتے تھے اذهب الیاس اخیر تک۔

۵۷۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُلُ
 أَحَدْتُ يَدَهُ لِأَصْنَعُ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ
 فَأَتَرَعُ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 وَاجْعَلْ لِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) قَالَتْ فَذَهَبَتْ
 أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى.

۵۷۰۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرِيرٍ فِي
 حَدِيثِ هُثَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَةِ يَدِهِ قَالَ وَفِي
 حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحَةُ يَمِينِهِ وَقَالَ فِي عَقِبِ
 حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ
 فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

۵۷۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ
 أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ شَفِيعَهُ أَنْتَ الشَّافِي لَا
 شِفَاءَ إِلَّا بِشَفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۵۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((أَذْهَبِ
 الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا
 شِفَاءَ إِلَّا بِشَفَاؤِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) وَفِي
 رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

۵۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ وَحَرِيرٍ

۵۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

يَرْفِي بِهِ الرُّقِيَّةُ ((أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبُّ النَّاسِ
بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ))

۵۷۱۳- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَخَذَ مِنْ أَهْلِهِ
نَفْتٌ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضَةً الَّتِي
مَاتَ فِيهَا جَعَلَتْ أَنْفَتُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحَهُ بِنَفْسِهِ
لِأَنَّهَا كَانَتْ أُعْطِمَ بَرَكَةً مِنْ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بِمُعَوَّذَاتِهِ.

۵۷۱۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ
بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا شَدَّ وَجَعَهُ كُنْتُ أَقْرَأُ
عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْ يَدَيْهِ رَحَاءَ بَرَكَتِهَا.

۵۷۱۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ
حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَخِي مِنْهُمْ رَحَاءُ
بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ
يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ
عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْ يَدَيْهِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ
وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ

۵۷۱۷- عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنْ الرُّقِيَّةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ مِنْ كُلِّ

صلى الله عليه وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذھب الباس الخیر تکلم۔

۵۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۵۷۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب
الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جب آپ بیمار
ہوئے اس بیماری میں جس سے دقات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور
آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں
میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

۵۷۱۵- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے
جب بہت بیمار ہوئے وہ میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر
پھیرتی برکت کی امید سے۔

۵۷۱۶- ترجمہ وہی جو گزر رہا۔

باب: نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا
مستحب ہے

۵۷۱۷- اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ
نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے

(۵۷۱۳) نووی نے کہا دعا اور منتر پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور
صحابہ اور تابعین نے۔ اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ اور آہستہ پھونکنے
کے جواز پر اجماع ہے۔

ذی حُمَہ

سائب یا کچھو کے لیے۔

۵۷۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو تا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ توبہ ارضنا بريقة بعضنا ليشفى به سقيمنا باذن ربنا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ کے حکم سے۔)

۵۷۲۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے منتر کرنے کا نظر ہے۔

۵۷۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پٹلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لیے۔

۵۷۲۴- رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

۵۷۲۵- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھایاں تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔

۵۷۲۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

۵۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْهُلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ.

۵۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ فَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْصِبُهُ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَابَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((بِاسْمِ اللَّهِ تَوْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا))

۵۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْفِي مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۱- عَنْ مِسْغَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثْنًا.

۵۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْفِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرُّقِيِّ قَالَ رَخَّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

۵۷۲۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

۵۷۲۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِحَجَارِيَةِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بَهَا نَظْرَةٌ ((فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَغْنِي)) بِوَجْهِهَا صَفْرَةٌ.

۵۷۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ال خرم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالبؓ کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماءؓ نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی منتر کر۔ میں نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپؐ نے فرمایا کر۔

۵۷۲۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کا نام ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولایا رسول اللہ! میں منتر کروں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے۔

۵۷۲۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپؐ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچا دے۔

۵۷۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۳۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپؐ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

عَنْهُمْ يَقُولُ رَخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَلِ خَزَمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ بِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ نَبِيٍّ أَحْيَى)) ضَارِعَةً تُصَيِّهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ((أَرْقِيهِمْ)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَرْقِيهِمْ))

۵۷۲۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَدْعُهُمْ رَجُلًا مِنْ عَقْرَبٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْقِي قَالَ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۲۸۔ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ أَرْقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي.

۵۷۲۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالَ بَرَقِيٍّ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرُّقَى قَالَ فَأَتَانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ الرُّقَى وَإِنَّا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۳۰۔ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۳۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَنَا عُمَرُو بْنُ حَزَمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عِنْدَنَا رُقِيَّةٌ بَرَقِيٍّ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ الرُّقَى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا أَرَى بِأَسْمَاءَ

مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ))

۵۷۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْحَاظِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((اَغْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

بَابُ جَوَازِ اخْذِ الْأَجْرَةِ عَلَى الرُّقِيَّةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

۵۷۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَهْلِيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنْ سَيِّدَ الْحَيِّ لَيَدِيغُ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيهِ قَطِيعًا مِنْ غَنَمِ قَائِمِي أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقِيتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسْمِهِمْ مَعَكُمْ))

۵۷۳۴- عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَحَقَّلَ يَقْرَأُ أُمُّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأةً وَيُفْلِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ

۵۷۳۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَنَزِلًا فَأَتَيْنَا امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ

۵۷۳۲- عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا فرماتے ہیں اس میں؟ آپ نے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے

۵۷۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے؟ ان کے سردار کو پچھونے کا ٹاٹھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ پھر آپ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! قسم خدا کی میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سو سورہ فاتحہ کے۔ آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگاتا۔ ۵۷۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورہ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۳۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

(۵۷۳۵) ☆ نو دینی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے لام شافعی اور مالک اور اسحق کا یہی ہے

الْحَيِّ سَلِيمٌ يُدْخِلُ فَعَلٌ فَيَكْفُرُ مِنْ رَأْفٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنْ مَّا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقِيَّةَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتُ تُحْسِنُ رُقِيَّةَ فَقَالَ مَا رُقِيَّةُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَفْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ))

۵۷۳۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنْ مَّا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُقِيَّةٍ

سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے؟ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا۔ وہ اچھا ہو گیا۔ ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے؟ وہ بولا میں نے تو سورہ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ کے پاس نہ جائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے۔ بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۵۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درود کے

مقام پر رکھنا

۵۷۳۷- عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درود کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درود کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَادِرِدُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

باب: اسْتِحْبَابُ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ

الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

۵۷۳۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكََا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَضْعُ يَدِكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَادِرِدُ))

قرآن کریم اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ اس کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عہد کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تمہارا اور مردہ سب ساتھیوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسةِ فِي الصَّلَاةِ

۵۷۳۸- عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَمَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَائَتِي يُمَسِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي .

۵۷۳۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا .

۵۷۴۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ .

بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّداوِي

۵۷۴۱- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) .

۵۷۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّنُ ثُمَّ قَالَ لَا أُبْرِحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا فِيهِ شِفَاءٌ)) .

باب: وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں

۵۷۳۸- ابو العلاء سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام، خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۵۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

۵۷۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا کاشفی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

۵۷۴۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عیادت کی موقع کی پھر کہنا میں نہیں بھروسہ گا جب تک تم چھپنی نہ لگاؤ۔ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

(۵۷۴۱) نووی نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رو ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے۔ اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قائل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دوا کا حکم ہو اور کافروں سے لڑنے کا قتلے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ ابھی

۵۷۴۳- عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھازخم کا (یعنی قرعہ پڑ گیا تھا)۔ جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا ایک قرعہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر نے کہا اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے کر آیا۔ وہ بولا پچھنے والے کا کیا کام ہے؟ جابر نے کہا میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں۔ وہ بولا قسم خدا کی کھیاں مجھ کو ستاویں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو میں ہی دوائیں ہیں ایک تو پچھتا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انگار سے جلانا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا۔ راوی نے کہا پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگانے اس کو تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

۵۷۴۴- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)۔

۵۷۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس چالاک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصولی) پھر داغ دیا اس پر۔

۵۷۴۳- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْكِي خِرَاحًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْكِي قَالَ خِرَاحٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي بِخِرَاحٍ فَقَالَ لَهُ مَا نَصْعُ بِالْخِرَاحِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرِيدُ أَنْ أُعْنِيَ فِيهِ مِخْجَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنْ الذُّبَابُ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثُّوبُ فَيُؤْذِينِي وَيَسْقُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِخْجَمٍ أَوْ شَرِبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَسْتَهْوِيَ)) قَالَ فَجَاءَهُ بِخِجَامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَحْدُ.

۵۷۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِحَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَخْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ كَانَ أَحَقَّهَا مِنْ الرِّضَاعَةِ أَوْ غَدَامًا لَمْ يَخْتَلِمِ

۵۷۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ ابْنِيَّ بْنَ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَّعَ مِنْهُ عِرْقًا لَمْ يَكُوهُ عَلَيْهِ.

(۵۷۴۳) یہ نووی نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض املاکی یاد موی ہوتی ہیں یا صفر اوکی یا سود اوکی یا بلغمی۔ اگر د موی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر کوئی نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ اتمی مختصراً

۵۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۷- اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۵۷۵۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۵۹- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثْلَهُ

۵۷۵۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْغُوكةَ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي حَبِيبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اِبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)) وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۵۷۵۸- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسَرٍّ صَبَتْ الْمَاءُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَبِيبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۷۵۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْحُمَى قَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۶۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحُمَى مِنْ قَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) أَبُو بَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان

۵۷۶۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ کی بیماری میں۔

۵۷۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(۵۷۶۰) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث پر بعضے لمحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یہ باتھ پاؤں دھونے سے۔ اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹری نٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلا دیں۔ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں لمحدوں کا اعتراض ٹری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

مرصبه فَأَشَارَ أَنَّ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً
لِلْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ
مِنْكُمْ إِلَّا لَدُنَّ غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ))

آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دو امت ڈالو۔ ہم لوگوں
نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں
(تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ
نے فرمایا تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے سوا عباس کے کہ وہ
یہاں موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے
آپ کا حکم نہ مانا)۔

۵۷۶۲- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ أُنْصِتْ
عُكَّاشَةُ بْنُ مِخْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي لِي عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ
الطَّعَامَ فَإِنِ عَلَيْهِ قَدْغَا بِمَاءِ فَرَسِهِ

۵۷۶۲- ام قیس بنت محسن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن
تھیں انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ کے پاس لے
گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔
آپ نے پانی منگو کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

۵۷۶۳- قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَابِي لِي قَدْ
أُغْلِقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ ((عِلَامَةُ تَدْعُونَ
أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ
الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ
الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ
الْجَنْبِ))

۵۷۶۳- (امر قیس نے کہا) میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی
جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) (عذرہ کی بیماری میں) (عذرہ
حلق کا ورم ہے)۔ آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد
کا اس گھاتی سے لازم کر لو عود ہندی (کوت) کو اس میں سات
بیماریوں کی شفا ہے ایک پٹلی کی بیماری کی (پانچر کی) اور اس کی ناس
عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

۵۷۶۴- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ وَكَانَتْ
مِنَ الْمُتَهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي تَابِعْنَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ أُنْصِتُ عُكَّاشَةُ بْنُ مِخْصَنٍ أَخِي بَنِي
أَسَدٍ بْنُ عَزْرِمَةَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ بَابِي لَهَا لَمْ يَتَلَعْ أَنَّ يَأْكُلِ الطَّعَامَ وَقَدْ

۵۷۶۴- ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ
مہاجرہات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج
نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔

(۵۷۶۳) عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہند میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم
اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سردیوں کو اس کا مذاقہ کدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نوہی نے کہا جن
لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور
یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط بدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی
قابل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور چھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سوا اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ انتہی مختصر

أُغْلِقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ قَالَ يُوسُفُ أُغْلِقْتُ
عَمَزْتُ فِيهِ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهَ عُدْرَةٌ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَلَامَةٌ تَدْعُونَ
أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْإِغْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغُودِ
الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ
مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ))

۵۷۶۵- قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَجْبُرْتَنِي أَنْ أَتِيَهَا
ذَلِكَ بَالٍ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَاءٍ فَطَسَّخَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا
۵۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ
السَّوْدَاءُ الشُّورْبُ

۵۷۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ
حَبِيبٍ عُقِيلٍ وَفِي حَدِيثِ سَعْيَانَ وَيُوسُفَ
الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَلَمْ يَقُلِ الشُّورْبُ

۵۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي
الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ))

بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجْمَعَةً لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ

۵۷۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا
فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا

(۵۷۶۹) نووی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں رالی مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہلم مراد ہے۔ کلو نجی کی تعریف اطباء نے بھی بہت
کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو ہادی اور ملتی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پین کے کیزوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں
تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف
دیتی ہو تالود ہانے اور چڑھانے سے (انگلی یا کٹری سے یا گھیرنی سے
چرخہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات
بیماریوں کا علاج ہے۔ ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

۵۷۶۵- عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان
کیا کہ اس کے بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں
پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو لیا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور
اس کو دھویا نہیں۔

۵۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے
اور کالے دانے سے مراد کلو نجی ہے۔

۵۷۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن
اس حدیث میں کلو نجی کا ذکر نہیں صرف کالادانہ بیان ہوا ہے۔

۵۷۶۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے

۵۷۶۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان
کے گھر میں کوئی مر جاتا تو عورتیں جمع ہو تیں پھر چلی جاتیں
صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم

وَحَاصَّتْهَا أَمْرَتْ بِرُمَّةٍ مِنْ ثَلَاثِينَ فَطَبَعَتْ ثُمَّ صَبَّغَ ثَرِيدًا فَصَبَّتْ الثَّلَاثِينَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلُّنَّ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الثَّلَاثِينَ مُحِجَّةٌ لِقَوَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بَعْضُ الْحَزَنِ.

کرتیں ایک ہانڈی کا تلیہ کے (تلیہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد شریذ تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلیہ کو اس پر ڈالی دیتیں پھر وہ کہیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ تلیہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔

۵۷۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُسَيَّ اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَحِيكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

۵۷۷۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے۔ چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُحْيَى غَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ ((لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا)) بِسَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۵۷۷۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُونَ وَالطَّيْرَةِ وَالْكَهَانَةِ

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

۵۷۷۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ

۵۷۷۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

(۵۷۷۰) شہد میں بالخاصیت شفا ہے۔ خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے شہد پلانے سے دست برہتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے۔ یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس لحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیعوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے۔ پھر اگر وہ مشاہدہ ہے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی مع زیادة)

(۵۷۷۲) نووی نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے۔ غلیل نے کہا وہ بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وہ ایک عام مرض ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ لہ

أَيُّهُ أَتَى سَجْعَةً يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونَ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ رَجَزٌ (أَوْ عَذَابٌ) أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ، فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَانْتَمَ بِهِ، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) وَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: ((لَا يَخْرُجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ))

ہے ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔

بلکہ زیادہ مرغل ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وہاں ہے اور ہر وہ طاعون نہیں۔ اور وہ باجو حضرت عمر فاروق کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے اس کو شہید کا ثواب ہے۔ اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے۔ اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون ہو وہاں جاننا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ شہر منہ ہوئے سرغ سے لوٹ آئے پر۔ اور ابو موسیٰ اشعریؓ اور مسروقؓ اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے اور عمرو بن عاصؓ نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہو اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ایمن مسعودؓ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہو اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا۔ اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نودوی)

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا ذلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی مابیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ حیوان ناطق مانت پھر جو چیز ہماری مابیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ هُوَ رَقَمَ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذَا لَا تُمْسِكُونَ إِلَّا قَلِيلًا کہہ دواے محمدؐ موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جیئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیر کی نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی۔ اس لیے اس خیال کی جز پہلے ہی سے کٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

۵۷۷۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ آيَةُ الرَّجَاءِ ابْتَلَى اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرُوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوَهُ))

۵۷۷۴- عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ سَلَطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا))

۵۷۷۵- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا))

۵۷۷۶- عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادٍ إِبْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۵۷۷۷- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْوَجْعَ أَوْ السَّقَمَ رَجَزٌ عَذَبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرْءُ وَيَأْتِي الْآخَرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ))

۵۷۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۵۷۷۹- عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّعَنِي

۵۷۷۳- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

۵۷۷۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۷۵- عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کا اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کس ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۵۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۹- حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ

کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا۔ میں نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے۔ میں ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انھوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

۵۷۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں عطاء بن یسار کا قصہ نہیں ہے۔

۵۷۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ شام کی طرف نکلے۔ جب سرخ میں پہنچے (سرخ ایک

أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ نَبِيُّ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةٌ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ أَنْاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ.

۵۷۸۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

۵۷۸۱- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۵۷۸۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْخَرُ حَدِيثُهُمْ.

۵۷۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْخَرُ حَدِيثُهُمْ.

۵۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ

قریب ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) تو ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قسریں)۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمود ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی)۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہؐ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے مشورہ لیا ان سے۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہے مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ چاہیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ بھیجے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کرادی لوگوں میں کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا)۔ یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ براہ جانتے تھے ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی

حَتَّىٰ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَهْلُ الْأَحْزَابِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبِرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَنَا نَرَى أَنَّ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَا نَرَى أَنَّ تَقْدِمُهُمْ عَلَىٰ هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ تَرْجِعُ بِالنَّاسِ وَلَنَا تَقْدِمُهُمْ عَلَىٰ هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَىٰ ظَهْرٍ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفَرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ جِلَافَهُ نَعَمْ نَفَرٌ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَىٰ قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ ابْنٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا حَصْبَةٌ وَالْأُخْرَىٰ حَذَبَةٌ أَلَيْسَ إِنَّ رَعَيْتَ الْحَصْبَةَ

(۵۷۸۲) اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

رَعَيْتَهَا بِقَارِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْحَدِيثَ رَعَيْتَهَا
بِقَدْرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنْ
عِنْدِي مِنْ هَذَا عَلَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَمِعْتُمْ
بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ
وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) قَالَ
فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی
میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب
کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں
چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ
جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل
تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت
کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا مغلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں
اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الہی ہے) اتنے
میں عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے
انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے
رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وہاں ہے
تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وہاں پھیلے تو بھاگو بھی
نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث
کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

۵۷۸۵- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ
مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا
أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْحَدِيثَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ
أَكُنْتَ مُعْجِزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذَا قَالَ فَسَارَ
حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا السَّجْلُ أَوْ قَالَ هَذَا
الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵۷۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر
وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرواہے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو
اس پر الزام دے گا؟ ابو عبیدہؓ نے کہا بے شک۔ حضرت عمرؓ نے کہا
چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ جگہ
ہے یا منزل ہے اگر خدا چاہے۔

۵۷۸۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْبَخَارِ حَدَّثَهُ وَكَمْ يَقُولُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

۵۷۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۷- عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرخ میں پہنچے ان کو خبر آئی

۵۷۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ
عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَعَ بَلَفُهُ أَنَّ

الْوَبَاءُ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَحْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) خَرَجَ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْ سُرْعٍ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَلَا هَامَةٌ وَلَا صَفَرٌ وَلَا نَوْءٌ وَلَا غُولٌ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ

۵۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْبَابِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الضَّبَاءُ فَيُحْيِي السَّيْعَرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجَرِّبُهَا كُلَّهَا قَالَ ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ))

۵۷۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَمُوتُ حَدِيثُ يُونُسَ

شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو موت نکلو وہاں سے بھاگ کر۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر۔

باب : بیماری لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفراء اور نوء اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

۵۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفراء اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ ﷺ! اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن پھر ایک خارشٹی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشٹی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشٹی کیا؟

۵۷۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بد شکونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

(۵۷۸۸) نوویؒ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جاویں تو ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں لکھا ہے اس سے مراد ہے اس اعتقاد کی نفی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے۔ اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے۔ اور صفراء سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو حرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو ایک پیٹ کا کیرا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منخوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بدوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے۔ اور ہامہ سے مراد الو ہے۔ اس کو عرب کے لوگ منخوس جانتے تھے یا ان سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ اتنی مختصر جمع زیادہ۔

۵۷۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَذْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِعَثَلٍ حَدِيثَ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَتَ نَمِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ)).

۵۷۹۱- ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔

۵۷۹۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَذْوَى وَيُحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)).

ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہؓ کے چچا زاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابو ہریرہؓ! ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی۔ ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لادا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابو ہریرہؓ غصے ہوئے انہوں نے جس کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَنَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((لَا عَذْوَى)) وَأَقَامَ عَلَى ((أَنَّ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَذْوَى)) فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ)) فَمَا رَأَاهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَذْهَبُ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ آيْتُ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(۵۷۹۱) لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لادے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

پھر معلوم نہیں ابوہریرہؓ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

۵۷۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۳- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوانہ صفر۔

۵۷۹۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔

۵۷۹۶- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری کا لگانہ کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

۵۷۹۷- ابو الزبیر سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

سَلَّمَ قَالَ ((لَّا عَذْوَى)) فَلَا أُذْرِي النَّبِيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ.

۵۷۹۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

((لَّا عَذْوَى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ ((لَّا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۵۷۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۷۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَّا عَذْوَى ((وَلَآ هَامَةٌ وَلَآ نَوَاءٌ وَلَآ حَقْفَرٌ)).

۵۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَّا عَذْوَى وَلَآ طَيْرَةٌ وَلَآ غُولٌ.

۵۷۹۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَّا عَذْوَى وَلَآ غُولٌ وَلَآ حَقْفَرٌ)).

۵۷۹۷- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ﷺ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں غلط نہیں ہو تا بلکہ اس پر قفل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوہریرہؓ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگانا کوئی چیز نہیں۔ پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔ اچھی

(۵۷۹۳) ﴿ نَوَاءٌ ﴾ کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو۔ عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ پھنترے بارش سمجھتے ہیں اور بعضوں نے کہا نواء سے چاند کی منزلی مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا مینہ برستا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(۵۷۹۵) ﴿ طَیْرَةٌ ﴾ جیسے حوام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مستعمل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر رات کو دکھائی دیتی ہے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکا کتا ہے اور لاغول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ایوب کی روایت میں ہے کہ میری بھجور کو غول آکر کھا لیتا اس سے یہ لگتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نوویؒ مع زیادۃ)

آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابرؓ نے ولا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابرؓ سے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوالزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

باب: بد قال اور نیک قال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

۵۷۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد قالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر قال ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! قال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔
۹۷۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگتی اور بد شگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے قال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ۔
۵۸۰۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بد شگونی کوئی چیز نہیں، قال بد کچھ نہیں البتہ نیک قال مجھے پسند ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا غُولٌ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفَرٌ)) فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يَقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ فَإِنْ وَلِمَ يُفَسِّرُ الْغُولُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَعُولُ.

بَابُ الطَّيْرَةِ وَالْقَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ

۵۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْقَالُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْقَالُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ))

۹۷۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثٍ عَقِيلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثٍ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

۵۸۰۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَتَعْجِبُنِي الْقَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ))

۵۸۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَتَعْجِبُنِي الْقَالُ)) قَالَ قِيلَ وَمَا الْقَالُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ))

۵۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْقَالِ الصَّالِحِ))

(۵۸۰۳) شگون بد قالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں قال کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی غول

- ۵۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔
- ۵۸۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔
- ۵۸۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں۔
- ۵۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہو۔
- ۵۸۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۱۰- کھل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔
- ۵۸۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔
- ۵۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيْمَرَةَ وَأَجِبُ الْفَأَالَ الصَّالِحَ.
- ۵۸۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ))
- ۵۸۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْمَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْدارِ)).
- ۵۸۰۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِحَدِيثِ مَا بَلَكَ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوَى وَالطَّيْمَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ.
- ۵۸۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْدارِ)).
- ۵۸۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ.
- ۵۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ)).
- ۵۸۱۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَغْنِي الشُّؤْمُ)).
- ۵۸۱۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ظہیر اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہو گا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔ فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سلام کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا کوئی کام ہو و جد کے لفظ سے یا لڑائی پر جانا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

۵۸۱۲- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فِئِي الرِّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ))

۵۸۱۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكُهَانَةِ وَإِتْيَانِ

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس

الْكُهَّانِ

جانے کی حرمت

۵۸۱۳- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَنْظُرُ قَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ))

۵۸۱۳- معاویہ بن حکم سلمیٰ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ ہم نے کہا ہم براشگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

۵۸۱۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ

۵۸۱۴- ترجمہ یعنی جو اوپر گزرا۔

(۵۸۱۲) ☆ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں۔ امام مالک اور ایک طاقت نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کر دے یا گھوڑے یا غلام کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیچ اور طلاق سے۔ اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے۔ غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالائق ہو۔ انتہی مختصر۔

(۵۸۱۳) ☆ قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت عین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ کی نبوت سے موقوف ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور روپیہ شیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نووی)

الطَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُفَّانِ.

۵۸۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

۵۸۱۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ بَحْتِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ النَّبِيِّاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ)).

۵۸۱۶- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔

۵۸۱۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُفَّانَ كَانُوا يُخَدِّثُونَكَ بِالشَّيْءِ فَتَجِدُهُ حَقًّا قَالَ ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْدِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ)).

۵۸۱۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کابھوں کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بعض بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اڑ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملا تے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

۵۸۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أَنَسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُخَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرُّ الدَّجَاجَةِ فَيَخِطُّونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)).

۵۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۸۱۸- عَنْ أَبِي شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ رَوَايَةِ مُعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۸۱۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری

۵۸۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

(۵۸۱۵) کہ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو چاہے گی یہ اتفاق ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پیغمبر حضرت دانیالؑ تھے نور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو اور ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رماؤں کا امتحان لیا ہے اور ان کی سب باتیں غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا جو علم پیغمبر کو تھا وہ باقی نہیں رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی دھوکو سلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ يَتِمُّونَ هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَتْ بَنَجْمٌ فَاسْتَبَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ كُنَّا نَقُولُ وَلِلَّهِ اللَّيْلَةُ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّبَّحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخِيرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبِيرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

۵۸۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((وَلَكِنْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَقَالَ اللَّهُ)) حَتَّى إِذَا فُرِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَفِي حَدِيثِ مُعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے اسے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

۵۸۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۲۱- عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَتَى عَرُافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً))۔
 ۵۸۲۱- صفیہ رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے روایت کرتی ہیں وہ کہتیں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان

۵۸۲۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَقْدٍ تَقِيطُ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ))۔
 ۵۸۲۲- عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ اقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔



(۵۸۲۱) معاذ اللہ کا بن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا۔ ہمارے زمانے میں بعض یو قوف جاہل ایسے لکھتے ہیں جو شرع کی کچی کچی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور ہنرت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ خدا کی پھکار ان کی عقل پر۔

(۵۸۲۲) اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث انتخاب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلا تو عورت کو اختیار ہے فتح نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ شے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاوے گا۔

کِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا سانپوں کے مارنے کا بیان

۵۸۲۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

۵۸۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

۵۸۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا ایں عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

۵۸۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انہوں

۵۸۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيَصِيبُ الْحَبْلَ

۵۸۲۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَثَرُ وَذُو الطُّفَيْتَيْنِ

۵۸۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَثَرُ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَحَدَّثَنَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

۵۸۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَثَرُ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَتُرَى ذَلِكَ مِنْ سَمِيئِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَيْسَتْ لِي أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِنَّا قَتَلْنَاهَا فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ

نے کہا ٹھہراے عبد اللہ! میں نے کہا رسول اللہ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

۵۸۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ ((إِنْ)) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

۵۸۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّ حَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبُو لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَرَيْدُ بْنُ الْحُطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ)).

۵۸۲۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيُفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِئُ بِهِ ابْنَ الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْعُلَمَاءَ جُلُودًا جَانٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّمِسُّوهُ فَأَقْبَلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

۵۸۲۸- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کچیل پائی۔ عبد اللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو۔ ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

۵۸۲۹- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ اس دن سے عبد اللہ بن عمر نے موقوف کر دیا۔

۵۸۲۹- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبُذْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ.

۵۸۳۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ.

۵۸۳۰- نافع نے سنا ابو لبابہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

۵۸۳۱- عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

۵۸۳۱- ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۵۸۳۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبُذْرِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقَبَاءٍ فَأَنْتَقَلَ إِلَى

۵۸۳۲- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گھر قبائیں تھا وہ مدینہ چلے آئے۔ ایک بار عبد اللہ بن عمر ان کے

الْمَدِينَةِ فَيَتِمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَمْنَعُ خَوْفَهُ لَهُ إِذَا هُمُ بِحَيَّةٍ مِنْ غَوَامِرِ الثِّيُوثِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُمْ يُرِيدُ غَوَامِرِ الثِّيُوثِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَثَرِ وَذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَتَّبِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ.

۵۸۳۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَذَمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِصْرَ جَدٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْحَارَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الثِّيُوثِ إِلَّا الْأَثَرَ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَّبِعَانِ مَا فِي بَطْنِ النِّسَاءِ.

۵۸۳۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لُبَابَةَ مَرَّ بِأَبْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرُصِدُ حَيَّةً يَنْحُو حَدِيثَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

۵۸۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُتْرِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا فَتَحَنُّ نَأْخُذُهَا

سامنے بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمروالے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا ابولبابہؓ نے کہا انکے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھودیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳- نافعؓ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گھرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کینچل دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے۔

۵۸۳۴- نافعؓ سے روایت ہے ابولبابہؓ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

۵۸۳۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت آپ پر سورۃ والمرسلات عرفاً اتری تھی۔ ہم آپ کے منہ

(۵۸۳۴) جگہ نو دیکھی نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیکے ہوئے اور ڈرانے ہوئے جیسا کہ آگے آوے گا مارنا درست نہیں۔ سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنائی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گر وہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طا کفہ علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرانے اور جٹائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرانے۔ اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرانے مار ڈالنا چاہیے۔ اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا امت دینا اور آئندہ امت نکلتا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو۔ ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

۵۸۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

۵۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۹- ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھیں تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اس کے مارنے کو تو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھری دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دعا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لیے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جو رو کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو

مِنْ فِيهِ رَطْبَةٌ إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَأَتَدَرْنَاَهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَفَّاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَفَّاهُمْ شَرُّهَا))

۵۸۳۶- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۵۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحَرِّمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِثْلِهِ.

۵۸۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ

۵۸۳۹- عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ

زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي

بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى

يَقْضِي صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكَ فِي عَرَاجِينَ فِي

نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ قَوْبَتْ لِأَقْلَمِهَا

فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ

أَشَارَ إِلَيَّ بِيْتِهِ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ قَتَى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ

بِعُرْسِي قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى

يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ

قُرَيْظَةَ)) فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا

امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمَحَ

غیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہو گا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کتلی مارے ہوئے بچھو نے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کوچ لے کر پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا۔ بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرایا جوان پہلے مرے۔ پھر ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے ہمارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلادے۔ آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خیردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

۵۸۴۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمروا لے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی)۔ اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے۔ اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو۔

۵۸۴۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمروا لے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتادے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔

يُطْعَمُهَا يَوْمَ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفِفْ عَلَيْكَ رُمَحًاكَ وَأَدْخُلْ لَيْسَتْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ فَأَنْتَضَمَتْ بِهِ ثُمَّ حَرَجَ فَوَكَرَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرِي أَتَيْتُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَحْنًا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْفُونُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۵۸۴۰۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ غُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَتَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ رَسَقَتْ الْحَدِيثَ بِقَعَصَتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِهَذِهِ الثِّيَابِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرَجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفُونُوا صَاحِبَكُمْ))

۵۸۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

۵۸۴۲- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ.

۵۸۴۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَلَفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ.

۵۸۴۴- عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَاءُ قُوسِيْقًا.

۵۸۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ ((الْفُؤَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الْأَوَّلَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الثَّانِيَةِ)).

۵۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ مُنْهَلٍ بِأَنَّ حَرِيرًا رَحَضَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٌ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ)).

باب : گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

۵۸۴۲- ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

۵۸۴۳- ام شریک رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

۵۸۴۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

۵۸۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فویسق کہا حرمہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

۵۸۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری بار میں مارے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

۵۸۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کی سونکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

۵۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((فِي أَوَّلِ صَرَبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

۵۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ))

۵۸۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فِهَلَا نَمْلَةٌ (وَاحِدَةً)))

۵۸۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنْ

۵۸۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاویں گی۔

باب: چوٹی کے مارے کی ممانعت

۵۸۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چوٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ چوٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔

۵۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چوٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا چوٹیوں کا چھتہ نکالا گیا پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چوٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (وہ سروں کا کیا تصور تھا)۔

۵۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۸۴۸) جہٰ نودی نے کہا گرگٹ جس کو وزن اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موزی ہے۔ اور ایک روایت میں جو سونکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تضاد نہیں ہے اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں کہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یوں کہو کہ بعضوں کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو ستر کا اعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک کر پھونک بھڑکا تھا۔ اس واسطے اس بد ذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

(۵۸۴۹) جہٰ پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔ نووی نے کہا ہمارے مذہب میں چوٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ نے منع کیا چوٹی اور شہد کی مکھی اور بد بد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

الْأَنْبِيَاءُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بَجَهَازَهُ
فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِفَتْ فِي النَّارِ
قَالَ فَأَوْخَى اللَّهُ إِلَيْهِ فِهْلًا نَمْلَةً وَاحِدَةً))

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ

۵۸۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَذَبْتُ امْرَأَةً فِي
هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ لَا
هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسْتُهَا وَلَا هِيَ
تَرَكْتُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک
عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا۔ اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں
تک کہ وہ مر گئی۔ پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ (قاضی
عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اس کی
اور بڑھ گئی۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس
گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے
اصرار سے کبیرہ ہو گیا۔ اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم
میں رہے گی)۔ اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں
رکھنا اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اس سند سے بھی
مروی ہے۔

۵۸۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ
سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے
جانور کھاتی۔

۵۸۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۵۸۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

۵۸۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَضَبْتُ امْرَأَةً فِي
هَرَّةٍ لَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تُسَقَّهَا وَلَمْ تَتْرَكْهَا تَأْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

۵۸۵۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا
((رَبَطْتُهَا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ
((حَبَسْتُهَا))

۵۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۵۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ إِطْعَامِهَا

۵۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى رَفِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ))

۵۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بَيْنَ قَدَمَيْهَا أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِهَا فَغَفَرَ لَهَا))

۵۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرُكْبَتَيْ قَدَمَيْهِ كَاذًا يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مَوْقِهَا فَاسْتَقَمَّتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغَفَرَ لَهَا))

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

۵۸۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی باغپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا ہے۔ وہ شخص بولا اس کتے کا یہ حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہو گا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنی ہر حیوان کے جو موزی نہ ہو)۔

۵۸۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنویں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۵۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کی ایک کسی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔



کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب و غیرہ کی کتاب

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

۵۸۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

۵۸۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔

۵۸۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کمبختی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کمبختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔

۵۸۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۵۸۶۶- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

۵۸۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدَيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ))

۵۸۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

۵۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا))

۵۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ))

۵۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۵۸۶۵) نودوی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے۔ یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ قائل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسْبُوا
الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرَمًا (۱)

۵۸۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا
يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا
يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرَمَ فَإِنَّ الْكَرَمَ
الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا
كَرَمَ فَإِنَّ الْكَرَمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرَمَ
فَإِنَّ الْكَرَمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
الْكَرَمَ فَإِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۵۸۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرَمَ إِنَّمَا الْكَرَمُ
الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

۵۸۷۲- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا الْكَرَمَ

برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
خود دہر ہے (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا، کرنے والا اللہ ہی ہے)۔

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۵۸۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے
ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا
معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا ہے۔ اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے
اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

۵۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم
مسلمان کا دل ہے۔

۵۸۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو
کہتے ہیں۔

۵۸۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ
کرم مومن کا دل ہے۔

۵۸۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو
مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۷۲- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ جملہ کہو (یعنی

(۱) عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔ کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مہربانی کے ہیں وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے
بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ہیں۔ جب شراب حرام ہوا تو آپؐ نے انگور کے لیے اس نام
کے بدلنے کی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلا دے۔ دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

(اگور کو)۔

۵۸۷۳- واکل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا عنبہ کہو (اگور کو)۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْخُبْلَةَ ((يَعْنِي الْعَنْبَ.

۵۸۷۳- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعَنْبَ وَالْخُبْلَةَ.

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

بیان

۵۸۷۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، میری جوان عورت۔

۵۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي))

۵۸۷۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان۔ اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

۵۸۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فِتَايَ وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي))

(۵۸۷۴) دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نو دینی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ کے ہے۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو کہے گی اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے۔ قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے۔ اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا ہے اور حضرت نے فرمایا سیدنا حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اشود اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سوا معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے۔ اسی مختصر اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی اس لیے کہ غلامی جو رقیق کی مترادف ہے وہ پالی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا بیغیروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اور صالح اور لوط ہو دود وغیرہ۔

۳۹۲

۵۸۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

۵۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اسْتَيْ رَبِّكَ أَطْعَمَ رَبِّكَ وَصَيَّ رَبِّكَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَيَقُولُ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلَيَقُولُ فَتَايَ فَتَاتِي غَلَامِي))

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبَثَتْ نَفْسِي ۵۸۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي)) هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَكِنْ))

۵۸۷۹- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۵۸۸۰- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ خَبَثَتْ نَفْسِي وَلَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي))

۵۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے۔

۵۸۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کر اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد جوان عورت کہے۔

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے ۵۸۷۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاٹل اور ست ہو گیا (خبیث اور پلید کا فرق لفظ ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

۵۸۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی

ممانعت

۵۸۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک گھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ۔ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

۵۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۵۸۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار گھاس دیا جائے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

۵۸۸۳- نافعؓ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملانہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔



بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ

الطِّيبِ وَكَرَاهَةُ رَدْ الرِّيحَانِ وَالطِّيبِ

۵۸۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكَاً وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرَأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوها فَقَالَتْ بَيْدَهَا هَكَذَا)) وَتَقْضَى شُعْبَةُ يَدَهُ.

۵۸۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكَاً وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ.

۵۸۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيْبُ الرِّيحِ))

۵۸۸۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اسْتَحْمَرَ اسْتَحْمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مَطْرَافٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

(۵۸۸۱) اس حدیث میں حضرت نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نوویؒ نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیخ ناجائز ہے بالا جماع اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جاوے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے۔ اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لبہا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے۔

کِتَابُ الشُّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

۵۸۸۵- عمرو بن شریک سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سوا شعر پڑھے۔

۵۸۸۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيَ)) فَأَنْشَدْتُهُ يَتَنَا فَقَالَ ((هِيَ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ يَتَنَا فَقَالَ ((هِيَ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ يَتٍ.

۵۸۸۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۸۸۶- عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۵۸۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۸۸۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَشْدَيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنَّ كَذَا يُسَلِّمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسَلِّمُ فِي شِعْرِهِ)).

۵۸۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ ماسوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

۵۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)).

۵۸۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ

۵۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ

(۵۸۸۷) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہو اور برائیہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

بَاطِلٌ وَكَاذِبٌ أَمِيَّةٌ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))
 ۵۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَاذِبٌ أَمِيَّةٌ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ
 ۵۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ
 أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ))

۵۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ
 كَلِمَةٌ لِيَدَّ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ))
 مَا زَادَ عَلَيَّ ذَلِكَ.

۵۸۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس
 کے پیچھے بھرے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں
 شعر بھرنے سے۔

۵۸۹۴- سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
 ۵۸۹۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيَّنَّا
 ۵۸۹۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ((لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا
 يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا))

۵۸۹۵- ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے

(۵۸۹۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن
 اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قیامت نہیں اس لیے کہ اس کا پیٹ شعروں
 سے نہیں بھرا۔ بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں قحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں قحش نہ ہو۔ وہ
 کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برابرا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے شعر سننے میں اور پڑھوائے میں اور حسان بن ثابتؓ کو حکم دیا
 آپؐ نے مشرکوں کی جھو میں شعر کہنے کا اور آپؐ کے اصحاب نے آپؐ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفاء اور صحابہ اور
 انصاری سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے افکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے۔ اور جس شاعر کو آپؐ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی
 وجہ سے ہو گا یہ وہ رات دن شعر میں مصروف ہو گا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

نَحْرُ نَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَجِ إِذْ غَرَضَ شَاعِرٌ يُشِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِيْ جَوْفَ رَجُلٍ فَيَحَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيْ شِعْرًا))

۷۸ میل پر مدینہ سے) میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

باب: چوسر کھیلنا حرام ہے

۵۸۹۶- عَنْ أَبِي مُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ ضَعِيفٌ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ حَنِيزٍ وَدَمِهِ))

۵۸۹۶- ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلنا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔



(۵۸۹۶) معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابواسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے۔ اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مگر جم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا قاعدہ ہے نہ دنیا کا شخص انہو اور وقت کا ضائع کرنا ہے۔ وقت کی نئی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

کِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

۵۸۹۷- ابو سلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے (بے تھو کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اور ابو سلمہ نے کہا میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتے جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پروا نہ رہی۔

۵۸۹۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرِى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ حَتَّى نَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۸۹۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرِى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ.

۵۸۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرِى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَنْفُثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)).

۵۹۰۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنْ حَبْلِ قَوْمٍ هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيَهَا.

۵۹۰۱- عَنْ نَحْيٍ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْتَحَوَّلَ عَنْ جَنْبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۵۹۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهَا مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُنْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

۵۹۰۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِذَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تَمْرُضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتَمْرُضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَبَشَرِهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

۵۹۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))

۵۹۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

۵۹۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

۵۹۰۳- حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہؓ سے ملا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

۵۹۰۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے۔

(۵۹۰۲) تاکہ عمدہ تعبیر دے دے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رہے ہو۔

۵۹۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصِلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحَبُّ الْقَيْدِ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الْمَدِينِ)) فَلَا أُدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ مَبْرُورٍ.

۵۹۰۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الْمَدِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ

۵۹۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَدْرَجَ

۵۹۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا جب قیامت قریب آجائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینٹا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے۔ دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے۔ تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

۵۹۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

۵۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

(۵۹۰۵) جہاں امام نووی نے کہا بعض روایتوں میں پینٹا لیس حصوں کا ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیا لیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیا لیس کا۔ خطاب نے کہا رسول اللہ پر تیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیا لیس حصوں کا ایک حصہ ہوا۔ اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنیموں کی صفت ہے۔ انتہی مختصراً

فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَاسْمُهُ الْعَلُّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ
وَلَمْ يَذْكُرْ ((رُؤْيَا جُزْءٍ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۰۹- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ
سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۵۹۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((إِنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى لَهُ))
وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۱۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ
حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۹۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ
مِنْ سِتَّةِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۸- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ

۵۹۰۹- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں
سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۰- انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان کا
خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی
روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں
میں سے ہے۔

۵۹۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے
ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں
سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر

النَّبِيُّ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوَّةِ))

باب قول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى نِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى

۵۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَأَى نِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهِ))

۶۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَأَى نِيَّ فِي الْمَنَامِ فَسَرَّاهُ فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَائِمًا رَأَى نِيَّ فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِهِ))

۵۹۲۱- وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَأَى نِيَّ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ))

۵۹۲۲- عَنْ ابْنِ أَبِي الرُّهَيْيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

۵۹۲۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

نے کہا کہ نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا

۵۹۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ ہی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۶۹۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۵۹۲۱- ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔

۵۹۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۵۹۱۹) جابر ابو قتادہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں۔ نہ شیطان کے انحراف سے ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ ہارزی نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بظاہر نکلنے ہے۔ قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ کو مطابق آپ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے۔ اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(۵۹۲۱) اگر مردہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا یا مردہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے کا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مردہ ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے۔

باب: بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا

بیان

۵۹۲۵- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کہیں کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

۵۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھونڈتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں۔ جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلتا ہے خواب میں۔

۵۹۲۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ))
۵۹۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِهِ))
بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ

المنام

۵۹۲۵- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((لَا تُخْبِرْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ))

۵۹۲۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتُخْرِجُ فَأَشْتَدُّ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ ((لَا تُحَدِّثُ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَحْطُبُ فَقَالَ ((لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ))

۵۹۲۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ

(۵۹۲۵) نووی نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب غلو اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا۔ البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا یا پیر دیکھے تو شفا ہو گی 'قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا' جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا، مغرم دیکھے تو خوشی ہو گی، خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سن کر آپ نے ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کر۔

رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَصَحَّكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى يُكْرَهُ ((إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّيْطَانُ))

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان

بابُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

۵۹۲۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گئی اور شہد چک رہا ہے لوگ اس کو اپنی اپنی لپٹوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاموا وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاموا وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاموا تو وہ ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابو بکرؓ نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گئی اور شہد سے قرآن کی تلاوت اور نرمی مراد ہے۔ اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھا جاوے گا پھر اور

۵۹۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَخَدَّيْنِي حَرَمَلَةً يُنْجَحِي النَّجْبِيَّ وَالْفَقْطُ لَهُ أُخْبِرْنَا ابْنُ وَهْبٍ أُخْبِرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُثَيْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أُخْبِرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَرَى سَبِيًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أُخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أُخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أُخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أُخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أُنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَمَا أُخْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُخْبِرُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ خَلَاوَتُهُ وَكَلْبَتُهُ وَأَمَّا مَا

(۵۹۲۸) اور غلطی بیان نہیں کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہو گا۔ علماء نے کہا کہ ابو بکرؓ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابو بکرؓ کو خود آپ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گئی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی تلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گئی سے مراد حدیث ہے۔ یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معنوم لہ

يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْمَسْتُكَ مِنْ الْقُرْآنِ
وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّمُكَ
اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ
آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ نَهْ فَيَعْلَمُ بِهِ فَأَخْبِرْنِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنْتَ أَصَبْتَ أَمْ أَعْطَاكَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَعْطَاكَ
بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُخَدِّثَنِي مَا
الَّذِي أَعْطَاكَ قَالَ ((لَا تُقْسِمُ))

ایک شخص تھا جسے گا اور اس کا بھی یہی حال ہو گا پھر ایک شخص
تھا جسے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ
بھی چڑھ جاوے گا۔ اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے
ٹھیک تعبیر کی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط
کہا۔ اور ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم آپ بیان کیجئے
میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے فرمایا غلطی مت کر، قسم مت کھا۔

۵۹۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ
ﷺ مُتَصَرِّقًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَلِفُ السَّمَانَ
وَالْعَسَلُ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُوسُفَ.

۵۹۲۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا
رسول اللہ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس
سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا آخر تک۔

۵۹۳۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الثَّيْلَةَ ظِلَّةً
بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۵۹۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا
يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا))

۵۹۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی
خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک

لکھ ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمانؓ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر
حضرت علیؓ نے اس کو جوڑا۔ اور ابو بکرؓ نے قسم کھائی لیکن حضرت نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری
ہے جب اس میں کوئی مفسد نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسد نہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمانؓ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا
نامناسب تھی۔ (نووی مختصر)

فَلْيَقْصُهَا أُعْبِرْهَا لَهُ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً يَنْخَرُ خَدَيْهِمْ.

۵۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بَرُطَبَ بْنَ رُطَبِ بْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ دِينًا قَدْ طَابَ)).

۵۹۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَسْأَلُكَ بِسُؤَالِكَ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاقَلْتُ السُّؤَالَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ)).

۵۹۳۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ

شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترچھوڑے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

۵۹۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

۵۹۳۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجرت کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے۔ اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو وہ کسی عی ثابت

(۵۹۳۲) بلا آپ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی بلکہ یہ تعبیر رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور قال کے مطلب سمجھے۔

(۵۹۳۳) یمامہ اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ جنہوں کے خواب صحیح ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف صحیح ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

أُخْرِى لِعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ لِإِذَا هُوَ مَا جَاءَ
 اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ
 فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ لِإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُخْدِ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ
 مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ
 بَعْدَ يَوْمٍ بَدْرٍ))

ہو گئی آگے سے اچھی۔ اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح
 نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت توئم ہوئی (یعنی جنگ احد کے
 بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے شکر نے زور پکڑا)۔ اور میں
 نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ
 بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سننا اللہ خیر) وہ لوگ تھے
 مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھی
 جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو
 عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

۵۹۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 قَدِمَ مُسْتَلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي
 مُحَمَّدٌ أَمْرٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبَعْتُهُ فَقَدِمْتُهَا فِي بَشَرٍ
 كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي
 يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ
 حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسْتَلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ
 ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ
 أَتَعْدَى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتُ لِيَعْقِرَنَّكَ
 اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ
 وَهَذَا ثَابِتٌ يُحِينُكَ عَنِّي)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ
 فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ

۵۹۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مسیلمہ
 کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب
 کذاب رہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین
 کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور
 کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی
 کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر
 آیا تھا رسول اللہ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ
 ثابت بن قیس بن شماسؓ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا
 ٹکڑا تھا۔ آپ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے
 مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں
 خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو
 میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح
 ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا
 گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ

(۵۹۳۵) ہذا صنعایمیں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا
 تھا اور حضرت کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت کے سامنے میروزد ملی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یہاں عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ
 کذاب حضرت کی شرارت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا لیکن وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے
 مارا گیا۔ حضرت کو خواب میں خدائے تعالیٰ نے فتح اسلام دکھائی صرف یہ دو مرد ہوئے تھے سو خدا تعالیٰ نے ان کو بھی برہاد کیا۔

فِيكَ مَا أُرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَتَفَحَّطَتْهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرتؐ نے کیا فرمایا کہ تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا؟ ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے۔ خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار۔ میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔

۵۹۳۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنِيَّةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعُ فِي يَدَيَّ أُسُورَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَأَهْمَانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَتَفَحَّطَتْهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

۵۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے۔ وہ مجھے بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعاء کا رہنے والا دوسرا یمامہ کا۔

۵۹۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا))

۵۹۳۷- سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔



نہ معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں اس کی تعبیر مشکوک سی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زپور اگر مرد خواب میں دیکھے پہنے ہوئے تو بد ہے مگر ہنسی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عموماً خدمتِ ملے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (تحفۃ الخیار)

شرعی احکام کا دلنشین دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غنصفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دلقریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اہل حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زیست۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حَقِّ سِتْرِیَط
اَرْدُو بازار لاہور

بیتِ نبویؐ